

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

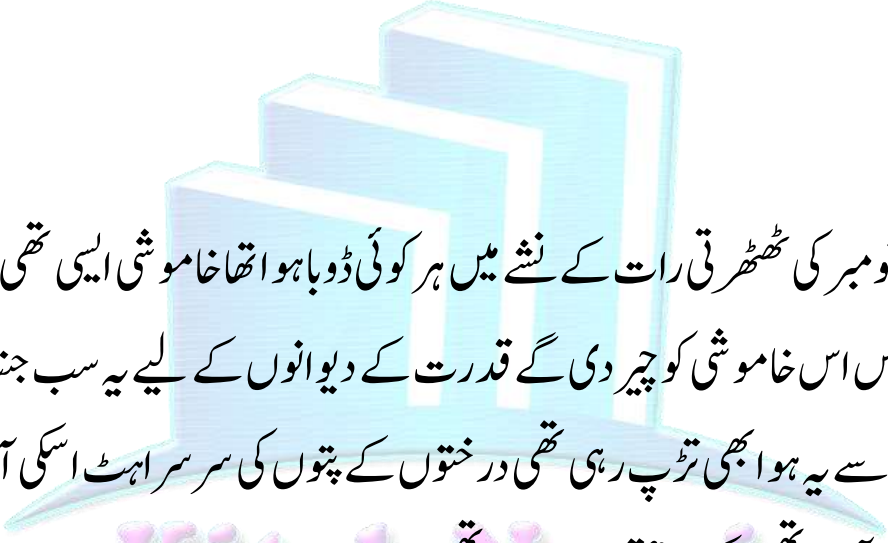
samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com



اسلام آباد میں اتری نومبر کی ٹھٹھرتی رات کے نشے میں ہر کوئی ڈوبا ہوا تھا خاموشی ایسی تھی کے اگر کوئی سانس بھی لے گا تو اسکی سانس اس خاموشی کو چیر دی گے قدرت کے دیوانوں کے لیے یہ سب جنت تھا مگر سلیم ہاوس میں مرہا کی سسکیوں سے یہ ہوا بھی تڑپ رہی تھی درختوں کے پتوں کی سرسراہٹ اسکی آہوں کو دبانا چاہتی تھی مگر اسکے رونے کی آواز تھی کے بڑھتی ہی جا رہی تھی

Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

مرہا خاموش ہو جاومت رواتنادیکھو تو زرا اپنی حالت کیا ہو رہی ہے اٹھو اور گرم پانی سے نہالو "ایہا اسے اپنے " ساتھ لگائے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی جس کی سسکیاں اسکا دل چیر رہی تھی کتنی بے بس تھی وہ کے اپنی بہن کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی

کیسے بجیا کیسے خاموش ہو جاؤں تم دیکھو تو بھائیوں نے کس بے دردی سے مارا ہے "وہ روتے ہوئے اپنے پھٹے " ہوئے ہونٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی اسکی بھوری کانچ سی آنکھوں میں کرچی کرچی ہوا دکھ تھا، افسوس، بے بسی سب تھا۔

بس لاڈو بس خاموش ہو جاو اللہ سب ٹھیک کر دے گا "وہ اسے تسلی کے لیے صرف اتنا ہی کہہ سکتی تھی ورنہ " اسکی درد سے تڑپتی آواز سن اس میں تو بولنے کی بھی ہمت نہیں تھی

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا بجیا کچھ ٹھیک نہیں ہو گا میرا کوئی بھی نہیں ہے کوئی بھی نہیں ہے امی ابو خود تو چلے گئے مگر " مجھے اس دنیا میں چھوڑ گئے جو ظالم ہے جس کے پاس صرف اور صرف کمزور پر ظلم کرنے کی طاقت ہے بجیا میرا اللہ دیکھنا میرا بدلہ ضرور لے گا "وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے رگڑتی ہوئی وہ بے حس بن کر بولی

www.kitabnagri.com

نامیری جان ایسے نہیں کہتے وہ بھائی ہیں ہمارے "ایہا نے روتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اسکے " دکھ کا سوچتی تو خود بھی اپنے بھائیوں کی ظلم پر اسکی رگیں تن جاتی وہ سوچ ہی سکی کے کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے

Page 5



میں اسکی راہ تکتی رہی  
دعاوں میں تاثیر نارہی  
وہ بدعائیں دیتے رہ گئے  
میں دعاوں کو ترستی رہی

از طیبہ زینب

تم مایوس مت ہو گڑیا اپنی قسمت خود بد لنی ہے تمہیں کل سے یونی جانا ہے نا اٹھو چلو نہالو "نبیہ نے خود پر "  
ضبط کیا اور چھوٹی بہن کی ہمت بندھانے کے لی آگے بڑھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایسی حالت میں جاؤ گی بجیا لوگ سوال کریں گے تو کیا جواب دوں گی "وہ اپنی خالی ویران آنکھوں سے نبیہ "  
کو دیکھ سوال کرنے لگی

اللہ سے محبت کرتی ہونا؟ "نبیہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا "

ہاں کرتی ہوں بہت کرتی ہوں۔۔۔۔۔ مگر شاید وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے؟" اس نے کڑا سوال کیا اور "آخری بات پر اسکی خود کی آواز مدھم پڑ گئی ابیہا چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی

مرحاجب محبت کی جاتی ہے تو بھروسہ بھی کیا جاتا ہے تم اللہ پر یقین رکھو دیکھنا وہ تمہارے لیے آسانیاں پیدا " کر دے گا "نبیہہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ اسکے پھٹے ہوئے ہونٹ کو آہستہ سے سہلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بجیا میں آج پھر ایک بار اس پر بھروسہ کر اپنا فیصلہ اسکی عدالت میں دے رہی ہوں وہ ہی مجھے " انصاف دے گا " وہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف آ گئی

Kitab Nagri

باہر روشن چمکتا چاند ہر طرف روشنی پھیلا رہا تھا مگر وہ روشنی اس تک کیوں نہیں پہنچ رہی تھی؟؟؟؟؟ یہ سوال وہ ناجانے کب سے خود سے کر رہی تھی اب تو وقت بھی بھولنے لگا تھا

وہ کیوں اس کی روشنی سے محروم تھی؟؟؟؟؟ سورج،، چاند سب اللہ کی تخلیق ہے اس پر سب کا حق ہے مگر " وہ کیوں صرف اسے دیکھنے تک محدود ہے؟؟؟؟؟ وہ بھی تو اللہ کی تخلیق ہے پھر وہ ان چمکتے ستاروں میں سیاہ رات

جیسی کیوں ہے؟؟؟؟؟ یہ چاند-----یہ چاند کیوں اسکی بے رنگ زندگی کو اپنی روشنی سے نہیں  
.....چمکاتا؟؟؟؟؟ وہ کیوں اندھیروں میں جی رہی ہے؟؟؟؟؟ کیا اسکی زندگی ایسے ہی رہے گی؟؟؟؟؟

اس نے باہر چاند کی روشنی سے منور رات کو دیکھتے ہوئے خود سے کئی سوال کر ڈالے

نہیں میری زندگی روشن ہوگی-----اس کی تاریکی کو اجالے تک کا سفر کروانے والا کوئی تو ہوگا"  
-----"وہ ساری زندگی یہ عزاب نہیں جھیلے گی-----"

ایک مبہم سے امید نے دل میں سر ابھارا

گڑیا تم اب رونا مت "ایہا نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایسے کہنے لگی جیسے یہ رونا یہ دکھ اس کے بس "  
میں ہوں مگر وہ بھی کیا کرتی اسے اور روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی ایہا کی بات پر اسکی سوچوں کا تسلسل ٹوٹ گیا

www.kitabnagri.com

بجیا گڑیا مت کہا کرو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں ٹوٹ جاؤں گی "وہ گلوگیر لہجے میں بولی جتنی ازیت وہ جھیل رہی "  
تھی یہ تو یا وہ جانتی تھی یا اسکا خدا کہتے ساتھ ہی وہ روکی نہیں بلکہ باہر چلی گئی اندر کی گھٹن کو وہ باہر کی روح کو  
سکون دینے والی ہو اسے ہی ختم کر سکتی تھی



جاوید اکرام اور سانیہ کی کل پانچ اولادیں تھی سب سے بڑے تین بیٹے اور دو چھوٹی بیٹیاں سب کچھ صحیح تھا ایہا کی پیدائش کے چار سال بعد گھر میں مرحا کی پیدائش ہوئی مگر اسکی پیدائش پر ہی اسکی ماں کی سانسیں رک گئی اور اسکے ساتھ ہی دنیا والوں نے مرحا پر سانسیں تنگ کر دیں وہ اپنے بابا کی سب سے زیادہ لاڈلی تھی پانچ سال تک وہ اسے کسی مرغی کی طرح اپنے پروں میں چھپائے ہوئے تھے ورنہ بڑے بھیا اور ان سے چھوٹے بھیا کی بیویوں کے لیے وہ کسی عزاب سے کم نہیں تھی مگر یہ سہارا بھی اس سے چھین گیا جب وہ محض پانچ برس کی تھی پھر نو سالہ ایہا نے اسے بڑی بہن ہونے کے ساتھ ساتھ ماں کی طرح پیار دیا

سب سے بڑے بھیا کا مران جاوید اور انکی بیگم شازیہ انکے دو بچے تھے سب سے بڑی رانیہ جو کالج میں تھی اس سے چھوٹا اکیل جو نویں جماعت میں تھا، ان سے چھوٹے عمران جاوید انکی زوجہ اکیلہ تھیں انکے تین بچے تھے ایک بیٹا شاہ ویز جو گیارہویں جماعت میں تھا اس سے چھوٹی دو بہنیں حرا اور اریشہ سب سے چھوٹے بھیا ارمان جاوید کی بات طے تھی انکی خالہ زاد روہی کے ساتھ ایہا ان سب بہن بھائیوں میں سب سے پیاری تھی اسلیے اسکے سترہ برس کے ہوتے ہی شازیہ بھابھی نے اسے اپنے اکلوتے بھائی علیم کے لیے مانگ لیا اس طرح وہ انکے ظلم سے بچ گئی کیونکہ وہ سب سے بڑی بھابھی کے اکلوتے بھائی سے منسوب تھی اور علیم سکندر نے ہی ایہا کو میڈیکل میں ایڈمیشن لے کر دیا تھا اس طرح پندرہ سالہ مرحا بھائیوں اور بھابیوں کے رحم و کرم پر آگئی

ایک غم کی تحریر رقم ہوتی تھی لوگوں کے رویوں نے اسے کم ہمت کر  
نسمت رہی تھی وہ اسکی زہانت تھی ورنہ اسکے لیے تو کوئی ایسا بھی نا تھا ج  
پر ہی اسے اسلامہ آباد کی ٹاپ یونی میں ایڈمیشن مل گیا تھا مگر یہاں بھی  
مدنا آئی تو اسے ہمیشہ کی طرح اسکے بھائیوں سے پٹو اڈالا اور بھائی بھی ا  
ان ہی نادیا تھا

**Kitab Nagri**  
www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

<http://www.kitabnagri.com/>

Page 11

ہاں یاد ہے مجھے تم دونوں ایسا کرویونی پہنچو میں بھی تھوڑی دیر تک پہنچتا ہوں یہ ناہو کے ہمارا آج کا پلان "

خراب ہو جائے آج فریشرز کا دن ہے اور ہم ہر سال کی طرح ہی اسے منائیں گے " اسکی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے مسکراہٹ ایسی تھی کے کوئی بھی جان دے بیٹھے

کہتے ساتھ ہی وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم آیا جہاں ایک سے بڑھ کر ایک سوٹ اسکی وارڈروب کی زینت بنا ہوا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر کپڑے لیے اور ہاتھ لینے چل دیا تھوڑی ہی دیر بعد وہ باہر آیا ڈارک مہرون فول بازو کی شرٹ میں اسکی سفید رنگت اور بھی واضح ہو رہی تھی بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہی جو گرز پہنے ماتھے پر گیلے ڈارک بھورے بال منتشر تھے چہرے پر داڑھی بڑھائی ہوئی تھی جو اسکے تیکھے نقوش کو اور بھی زیادہ رعب دار بناتی تھی کسرتی جسم اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اسکی وجاہت کو اسکی کالی زہین آنکھیں اور نکھارتی تھیں وہ شمس علوی تھا جسکی دنیا دیوانی تھی مگر اسے صرف اپنی فکر تھی وہ دیوانہ تھا تو صرف ایک کا اور وہ تھا وہ خود شمس علوی

www.kitabnagri.com

وہ ہاتھ پر برانڈڈ واچ پہن رہا تھا جب ایک ملازم اندر آیا







"شمسِ علوی کچھ بھی کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ وقت کو بھی اپنے تابع کرنا جانتا "

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لوگوں کے لیے ہوتی ہوں گی چیزیں ناممکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر شمسِ علوی نے اپنی

"زندگی میں ناممکن کو بھی ناممکن کر دیا ہے"

علینہ نے مودب سے کھڑے نبیل کو اشارہ کیا اور وہ انکا اشارہ سمجھ شمس کے پیچھے گیا

www.kitabnagri.com

"شمس بابار و کو-----"

Page 15

"ناٹ اگین مسٹر مینیجر-----"

اس کا انداز اکتایا اکتایا ضرور تھا مگر ایک احترام بھی تھا نبیل انکا بہت پرانا مینیجر تھا وہ ان چند لوگوں میں سے ایک تھے جنہیں شمس اپنی زندگی میں اہمیت دیتا تھا

"شمس بابا آپ دادی سے بھی نہیں ملے آج"

وہ اسکی طرف دیکھ کر نہیں بولے بلکہ نظریں جھکی ہوئی تھیں

دادو سے کہنا آج صبح ہی وہ ایک ایسی شکل دیکھ چکا ہے کسی اور کی شکل بھی اسکی نفرت کا اثر زائل نہیں " کر سکتی

وہ قطعیت سے کہتا مغرور چال چلتا اپنی گہرے سبز رنگ کی جیپ تک آیا اور ایک جمپ لگا کر اس پر سوار ہو گیا جیپ کو چابی دی گاڑنے بھاگ کر گیٹ کھول دیا اس نے فراٹے سے جیپ باہر نکالی کچھ ہی دیر میں اسکی جیپ ہو اسے باتیں کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی

کمرے کی ملبگجی سی حالت تھی گھر کا سارا بیکار سامان ادھر ہی رکھا ہوا تھا وہ بھی ایسے ہی فرش پر بیٹھی تھی جیسے وہ بھی کوئی فالتو سامان ہو

"مرحاً اٹھ جاو۔۔۔۔۔ کب تک ایسے بیٹھی رہوگی۔۔۔۔۔ آج پہلا دن ہے اگر آج ہی لیٹ ہو گئی تو " پریشانی ہو گی تمہیں

ایہا بولتی ہوئی اسکے کمرے میں آئی اسے بزار سافرش پر بچھی چھوٹی سی چٹائی پر دیکھ کر وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولی اسکی حالت دیکھ اسے بہت دکھ ہوتا تھا وہ اس سے چار سال بڑی تھی مگر مر حاسکے لیے اسکی بیٹی کی طرح تھی

" رہنے دو بچیا اگر نہیں جاؤ گی تو کوئی فرق تھوڑی یڑ جائے گا "





کہتے ساتھ ہی ابھیانے اپنا نیا جوڑا اسکے آگے کر دیا

"پر بجیا یہ تو علیم بھائی نے تمہارے لیے بھیجا تھا نا"

وہ سامنے پڑے نفیس سے گرم فروزی سوٹ کو دیکھ کر بولی جسکی شال پر سفید پر ہلکی پھلکی کڑھائی ہوئی تھی

تو کیا ہوا اگر بجیا کی بہن پہن لے گی تو----- ویسے بھی علیم ایسے نہیں ہیں----- تم یہ بہانے " چھوڑو اور جلدی سے تیار ہو جاو----- دیر ہو جائے گی ورنہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھیانے اسے سوٹ پکڑا کر جلدی سے تیار ہونے کے لیے بھیجا اور خود نیچے اتر آئی تاکہ اسکے لیے ناشتہ تیار کر سکے

وہ تقریباً دس منٹ بعد نیچے آئی گیلے بال اس نے ایسے ہی جوڑے میں باندھ لیے تھے انہیں سلجھانے کی ضرورت اس نے محسوس نہیں کی تھی سانولا مگر شفاف چہرہ کسی بھی احساس سے عاری تھا وہ کچن میں ہی چلی آئی

Page 20

وہ تلخی سے مسکرائی ایک زخمی مسکراہٹ

وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

اس کی آواز خود بخود آنسوؤں سے بھیگ گئی

" اللہ پر بھروسہ رکھو میری گڑیا انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم مایوس مت ہو ا کرو "

"بجو آنکھوں کے زخم تو ڈھک دیے انکا کیا کرو گی"

اس نے ہاتھ سے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا جہاں جا بجا نیل پڑے تھے

"تم آج نقاب کر کے چلی جانا گڑیا"

www.kitabnagri.com

ایہا کہتے ساتھ ہی اسکے سامنے سے ہٹ گئی اسکے لیے اپنی بہن کے یہ دکھ برداشت کرنا عذاب تھا جو اپنوں کے ہی عطا کر داتھے

اچھا تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بجا مجھے تو اب اس سب کی عادت ہو گئی ہے "

"\_\_\_\_\_ تم بھی مت اداس ہو

Page 23



Page 24

"تم لیٹ ہو شمس"

بلکل نہیں میرا وقت میرے حساب سے ہی شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر دیر ہونے کا تو "

وہ معیز کے کندھے پر ہاتھ مارتا ہوا اتفاقاً سر سے بولا بات کرتے کرتے اس کے لب مسکرائے تھے

شمس اپنی ذات کا رعب جھاڑنا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم نے ہی کہا تھا کہ آج جلدی آنا ہے ہم پچھلے آدھے " گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں

طحہ منہ بنا کر بولا اسے شمس کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا

" جگر اس طرح ناراض نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ چلو آؤ اندر چلتے ہیں شکار انتظار کر رہے ہیں شکاری کا "

وہ طحہ کے گلے میں ایک ہاتھ ڈال کر بولا اور اسے اندر کی طرف لے کر بڑھنے لگا جب اسکی نظر سامنے سے نقاب میں ارد گرد سے بے نیاز تیز تیز قدموں سے چلتی لڑکی پر پڑی

مرحاکو بس کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی ایک تو وہ پہلے ہی کم ہمت اوپر سے آج پہلے ہی دن لیٹ سوچتے ہی اسکی آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے اسکو آج اپنے آنے پر افسوس ہو رہا تھا وہ تیز تیز بھاگ رہی تھی جب وہ کسی سے ٹکرا گئی مگر انور کو وہ آگے بڑھ رہی تھی جب کسی نے سختی سے اسکا بازو دبوا لیا اس نے بغیر سوچے سمجھے پیچھے موڑ کر سامنے کھڑے شخص کے منہ پر تھپڑ دے مارا

شمس اس لڑکی کو بھاگتے دیکھ رہا تھا جب وہ اچانک اس سے ٹکرائی مگر کچھ بھی کہے بغیر آگے بڑھ گئی شمس نے اسکا ہاتھ دبوا تو مرحانے موڑ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر دے مارا وہ متحیر سا اسے دیکھ رہا تھا



وہ ہچکیوں کے درمیان بولی اسکی کانچ جیسی بھوری آنکھوں میں آنسو آٹھرے جو شفاف جھیل کا سا منظر پیش کر رہے تھے شمس نے غور سے اسے دیکھا جس کا چہرہ نقاب میں چھپا تھا مگر آنکھیں جیسے کسی ظلم کی داستان سنار ہی تھیں وہ بے خود ہوتا اسے دیکھے گیا اسکا ہاتھ اسکے نقاب کی طرف تھا جب طحہ نے بیچ میں ہی اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"چھوڑ دو شمس معافی مانگ تو رہی ہے"

طحہ نے اسکا مر حاک کی طرف بڑھتا ہاتھ پکڑا اور شمس نے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسے چھوڑ دیا وہ بھاگ کر اسکی نظروں سے دور ہوئی



"کیا سوچ رہے ہو شمس"

طحہ نے جب اسے محویت سے سامنے کھڑی مر حاک کو تکتے پایا تو بولا جو مسلسل گہری سوچ میں گم اسے ایک لڑکی اور لڑکے کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا

"revenge"



\* \* \* \* \*

www.kitabnagri.com

"یہ پی لو۔۔۔۔۔"

انایانی کی بوتل آگے کیے اسے دیکھ رہی تھی جو خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی

"یانی بی لوڈیئر بہتر محسوس کروگی"

"او کے تم ڈرو نہیں آویہاں آرام سے بیٹھ جاو"

"میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔۔ وہ تو بس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو مجھ سے یہ ہو گیا۔۔۔۔۔ باخدا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ بھلا میں کیوں اُن کے ساتھ ایسا کروں گی"

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی پھر اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرا کر پریشانی سے گویا ہوئی

انا کو اپنے سامنے بیٹھی اس کم ہمت لڑکی سے اب ہمدردی ہو رہی تھی جو انجانے میں ایک پہاڑ سے ٹکر لے بیٹھی تھی جسے آج تک کوئی سر نہا کر سکا تھا

"بس بھی کرو آنا تم تو ڈراڈرا کر اسکی جان لوگی شاید۔۔۔۔۔۔ وہ معافی مانگ تو چکی ہے دیکھنا کچھ نہیں ہو گا"

بصیر مرزا کو دیکھ کر بولا جو خوف و حراس میں ڈوبی اب اس جگہ دیکھ رہی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے شمس کھڑا تھا

www.kitabnagri.com

"وہ تو مجھے جان سے مار ڈالیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے سب کے سامنے انہیں اس طرح تھپڑ مارا ہے"

وہ ڈری سہمی سی بولی اسے تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اتنی منحوس کیوں تھی کہ ہر عزاب خود ہی اس تک پہنچ جاتا تھا

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"وہ کسی کو بھی مارتا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

آنانے ایک لمحے کو خاموش ہو کر اسکی نظروں کی تعاقب میں دیکھا جو سامنے ہی دیکھ رہی تھی جیسے اسے خوف  
ہو کے شمس ابھی آجائے گا

آنانے اسکی طرف دیکھ کر جلدی سے اپنی بات مکمل کی

"بس بھی کرو آنا ڈراڈرا کر جان لوگی کیا اسکی"

"تم ڈرو نہیں ہم ہیں تمہارے ساتھ"

Page 33

انانے بھی بغیر لگی لپٹی بصیر کی اتار کے رکھ دی بصیر نے سخت نظروں سے اسے گھورا

" اچھا تم پریشان نہیں ہو لگتا ہے آج تمہارا یونی میں فرسٹ ڈے ہے ؟؟؟؟ "

انانے اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

اس نے بس ہوں کہہ کر اثبات میں سر ہلادیا



" چلو آؤ پھر ساتھ چلتے ہیں میرا بھی آج فرسٹ ڈے ہے۔۔۔۔۔ ہاں یہ یہاں کی پرانی پیداوار ہے "

انانے اسے ضد کر کے کھڑا کیا ورنہ لگ نہیں رہا تھا کہ وہ کھڑی ہوگی اور پاس کھڑے بصیر کی طرف اشارہ کیا



ویسے حیرت ہے کہ تم شمس علوی کو نہیں جانتی۔۔۔۔۔ تمہیں معلوم ہے ہر میگزین کے کور پیج پر ہمیشہ " اسی کی تصویر ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لڑکیوں میں تو وہ اتنا مشہور ہے کہ پوچھو ہی مت۔۔۔۔۔ ہر لڑکی خوشی خوشی اسکے گلے کا ہار بننا پسند کرتی ہے۔۔۔۔۔ اور تم نے تو بچارے کو ملتے ہی شک دے دیا۔۔۔۔۔ پکڑ کے ایک لگا ہی دیا

وہ دونوں ہاتھوں پر تالی مارتے ہوئے کھکھلا کے ہنس دی

" میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ تو بس انکے عمل کا ایک رد عمل تھا "

مرحہ آہستہ منمنائی

Kitab Nagri

وہ پوچھ بھی نہیں رہی خدا را تم اپنی اس نادر معلومات سے اسکا جی۔ کے نا ہی بڑھا تو بہتر ہے اور کچھ دیر کے " لیے خاموش ہو جاو۔۔۔۔۔ میں تمہارا اور شمس نامہ نہیں سن سکتا

وہ جل کر بولا اور اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے

"تم تو ہو ہی سڑے ہوئے کریلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس جیسے چار منگ بندے سے جیل سے ہی ہو گے"

اس نے بھی کندھے اچکا کر آرام سے کہا بصیر کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ اسے انا کی بات ایک آنکھ نہیں بھائی

مرحہ کچھ دیر کے لیے ہی سہی مگر انکے بیچ وہ اپنا دکھ بھول گئی اسکی رونی رونی آنکھوں میں مسکراہٹ کی چمک آئی تھی جسے بہت دور سے کسی نے بہت گہرائی سے محسوس کیا تھا

\*\*\*\*\*

شمس چہرے پر ہاتھ گرائے کر سی ہر اڑا تر چھاسا بیٹھا ہوا تھا اور مسلسل ایک ٹانگ جھلائے جا رہا تھا  
www.kitabnagri.com

"شمس یار بس بھی کر دے اور کتنا سوچے گا"

معیز نے اکتا کر کہا مگر وہ خاموشی سے بس ٹانگ ہلاتا رہا

"یار شمس پلینز اس لڑکی کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا مت کرنا"

طحہ نے بہت نپے تلے الفاظ میں اسے سمجھانا چاہا طحہ کی بات پر اسکی مسلسل ہلتی ٹانگ کو بریک لگ گئے اس نے جھٹ سے بازو اپنی آنکھوں سے ہٹائے اسکی کالی زہین آنکھوں میں ایک چمک ابھری ایک ایسی چمک جس نے کسی کی زندگی میں سیاہی گھولنی تھی

"چلو گھر چلتے ہیں"

اس نے اٹھتے ہوئے کہا لمحہ اور معیز نے چونک کر اسکی طرف دیکھا وہ کبھی اتنی جلدی جانے کی بات نہیں کرتا تھا

"تمہیں شرلن سے نہیں ملنا آج"

معیز نے کچھ عجیب سے لہجے میں کہا جسے شمس نے کوئی اہمیت نہیں دی

"نہیں آج دادو سے بھی مل کر نہیں آیا تو اسی لیے آج جلدی گھر جانا ہے"

وہ ہاتھ میں چابیاں گھماتا گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جب مرزا کی طرف اسکی نظر اٹھی اسی لمحے اس نے اسکی غمزہ آنکھوں میں روشنی کی ایک جھلک دیکھی بے اختیار اسکے دل میں اسکا چہرہ دیکھنے کی خواہش بیدار ہوئی مگر وہ سر جھٹک کر آگے چل دیا

\*\*\*\*\*

فصیح علوی پاکستان کی مشہور و نامور ہستیوں میں سے ایک تھے انہیں اپنی بیوی نوال سے بہت محبت تھی انہوں نے اپنے اور اپنی بیوی کے نام سے ہی مارکیٹ میں اپنا پہلا پروڈکٹ لاونج کیا اور پھر یہ شہرت بڑھتی ہی گئی انکی شادی کے چھ سال بعد انکی زندگی میں شمس علوی آیا اور پھر تو جیسے انکی دنیا ہی مکمل ہو گئی مگر انکی خوشیا طویل عرصے کے لیے نہیں تھیں

کسی نے تاوان کے لیے نوال کی بہن علیہ کو کڈنیپ کر لیا یہاں نوال نے اپنی بہن کو بچانے کے لیے اپنی زندگی واردی

شمس پندرہ سال کا تھا جب اسکی ماں کی میت گھر آئی یہ سب پندرہ سالہ شمس پر کسی عذاب کی طرح نازل ہوا فصیح بھی محبوب بیوی کے بعد ڈھسے سے گئے مگر علیہ کے زندگی میں آنے کے بعد وہ جیسے سنبھل گئے علیہ نے سب معاملات کو احسن طریقے سے سنبھالا مگر شمس کو نا سنبھال پائی وہ ان سے دور سے دور ہوتا چلا گیا

www.kitabnagri.com

علیہ شمس کی خالہ تھی شمس انہیں اپنی اولاد کی طرح ہی عزیز تھا مگر وہ انہیں کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا تھا یہ سب دیکھتے ہوئے فصیح علوی نے وہ فیصلہ کیا جس کی وجہ سے علیہ بیگم کے لیے ناپسندیدگی نفرت میں بدل گئی وہ انکے لیے پتھر ہوتا چلا گیا اسکی شخصیت میں جو ایک اضافہ ہوا تھا وہ تھا مغروریت کا اسکی نظر میں شمس علوی ایک ایسا

نام تھا جو ہر ایک کو زیر کرنے کی طاقت رکھتا تھا مگر شاید قدرت نے اسکی ذات کے غرور کو پاش پاش کرنے کے لیے کسی کو تلاش کر لیا تھا

\*\*\*\*\*

"کیسی ہیں دادو"

وہ انکے کمرے میں داخل ہوتے ہی دھپ سے بیڈ پر گر گیا



"شمس کتنی بار کہا ہے کہ بات کا آغاز سلام سے کیا کرو"

www.kitabnagri.com

وہ اسے کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں اسکے انداز انہیں ایک آنکھ نابھاتے تھے



دادو اگر میں باقاعدگی سے آپ کے پاس آتا ہوں تو اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ مجھ پر نصیحتوں کے " انبار لگادیں

اس کے لہجے میں اکتاہٹ تھی احترام تو کہیں نہیں تھا انہوں نے بے افسوس بھری نظروں سے اکلوتے پوتے کی طرف دیکھا جو ان کے خاندان کا واحد وارث تھا

" تم حدود سے تجاوز کرنے لگے ہو شمس "

انہوں نے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارا اور اسے دیکھنے لگی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

" آپ شاید بھول رہی ہیں ایسی کوئی حد نہیں جو مجھے روک سکے "

وہ ہاتھ ہلاتا ہوا ایسے بولا جیسے اسے انکی بات سے کوئی فرق ہی ناپڑا ہو

تم اگر خود اپنے لیے حدود مقرر کرو گے تو----- پرسکون رہو گے شمس "

"----- تمہاری زندگی بناوٹی نہیں رہے گی

وہ آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی شمس کی آنکھیں بند تھیں اس سکون کے لمحے میں بار بار دو روئی آنکھوں والا چہرہ اسکے سامنے آرہا تھا دادو کی آخری بات پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دی صرف آخری جملہ اسکے زہین میں بازگشت کرنے لگا

" تمہاری زندگی بناوٹی نہیں رہے گی "



اس نے دھیرے سے ان الفاظوں کو اپنے لبوں سے ادا کیا اس کے عنابی لب ایک دم مسکرائے ایک دیوانہ کر دینے والی مسکراہٹ

www.kitabnagri.com

"بناوٹی محبت-----"

اب کی بار یہ الفاظ اس نے دل میں ادا کیے اور اسکے کب سے تڑپتے دل کو جیسے قرار آگیا

وہ اسے اپنے پاس سے سیک دم اٹھتا دیکھ کر بولیں

"دادو اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ آپ مجھے باندھ کر رکھ سکتی ہیں۔۔۔۔۔ تو یہ سب آپ کی غلط فہمی ہے میں " ایک ایسا بہتادریا ہوں جس پر کوئی بندھ نہیں باندھ سکتا

وہ کہتے ساتھ ہی بڑا ساحال کر اس کر باہر آ گیا جہاں ایک سے بڑھ کر ایک گاڑی کھڑی تھی

# Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے سب کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اپنی جیب کی طرف آگیا یہ جیب اسکے ڈیڈ نے اسے اسکی اٹھارویں سا لکڑہ پر بطور تحفہ دی تھی

\*\*\*\*\*

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ شہر کے سب سے مشہور کلب کے باہر کھڑا تھا گاڑی نے اسے بنا کسی کارڈ دیکھے اندر جانے دیا اسے روک کر وہ اپنی شامت خود بھی نہیں بلو سکتے تھے

وہ اندر آیا تو تیز میوزک نے اسکا استقبال کیا وہ ڈانسنگ فلور پر اپر کلاس کے لڑکے اور لڑکیوں کو ٹھہرتے دیکھ دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں ناپسندیدگی اتر آئی وہ آکر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا اس نے ایک ٹانگ سامنے پڑی میز پر رکھی اور دوسری اس کے اوپر اور پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

اس نے سگریٹ کیس سے ایک سگریٹ نکالی اور اسے سلگا کر اپنے لبوں سے لگا لیا سامنے ہی اسے معیز آتا دیکھائی دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہائے بڑی تم نے تو کہا تھا کہ تم آج نہیں آو گے"

وہ آنکھوں میں حدرجہ حیرت لیے شمس سے پوچھنے لگا شمس نے ناگواری سے اس کے ہاتھ میں موجود حرام مشروب کو دیکھا

" کہتے ہو تو واپس چلا جاتا ہوں "

وہ بھی سیکرٹ کا گہرا کش لیتے ہوئے اطمینان سے بولا تو معیز اسکی بات پر ایک دم گڑبڑا گیا

یہاں موجود سب ہی لڑکے اور لڑکیوں کا تعلق اپر کلاس سے تھا معیز بھی ان میں سے ایک تھا مگر شمس کے آگے سب ہی کا نشہ دب جاتا تھا اس لیے ہر کوئی ہی اس سے ڈرتا تھا کچھ اسکی شخصیت کا رعب تھا اور کچھ اسکی حد وجہ سنجیدہ طبیعت کے سبب ہی سب اس کے سامنے گھینگھی بن جاتے تھے اور اسی چیز نے اسکو غرور کا نشہ چڑھا دیا جس کے آگے اسے ہر نشہ پھیکا لگتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

" کیوں تم کیوں جاو جانا ہے تو یہ چلا جائے "

شرلن نے انکے پاس آتے ہوئے کہا جو اس کو دیکھ چکی تھی اس کے پاس آئی اور بڑی بے تکلفی سے اس کے ساتھ جوڑ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اسکی جسارتیں بڑھتی گئی وہ اس وقت شاید بھول چکی تھی کہ وہ ایک لڑکی ہے۔۔۔۔۔ مگر شمس نے بھی اسے نہیں روکا وہ مطمئن سا بیٹھا سگریٹ کے گہرے کش لگا رہا تھا

"طحہ کہاں ہے"

اس نے شرلن کو سائیڈ پر کرتے ہوئے معینز سے پوچھا

"تم تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے یہ اسکی پسندیدہ جگہ ہے"

www.kitabnagri.com

معجزہ منستے ہوئے بولا

"تم اسکی نیچر سے واقف ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکل پار سالوگوں والے جیسی ہے"

---



شمس نے سگریٹ کا ایک اور کش لیتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"اور وہ پارسا بندہ اس وقت بیٹھا شیزہ کی اسائنمنٹس بنا رہا ہوگا"

طہ نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا

"ویسے شمس تمہارا دوست بھی عجیب مجنوں قسم کا بندہ ہے"



شرلن نے ایک ادا سے شمس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا

تم کبھی تو دور رہ کر بھی بات کیا کرو جب دیکھو چپکتی ہی رہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور میرے دوست کے " بارے میں تمہیں اس طرح کے ریمارکس پاس کرنے کی ضرورت نہیں ہے

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس کے بارے میں بات کرنے کا۔۔۔۔۔۔ اگر تمہیں میرا یہاں بیٹھنا برا لگ " رہا ہے تو میں ایسے ہی چلی جاتی ہوں

وہ اٹھ کر اپنی ہیل سے ٹک کر تہی وہاں سے چلی گئی شمس نے ناگواری سے اسے دیکھا

تم اس لڑکی کو ایسے ہی چھوڑ دو گے شمس جس نے پوری یونی کی سامنے تمہیں تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ سوچو " ابھی تو یہ بات صرف یونی میں پھیلی ہے اگر باہر اسکی یہ خبر لیک ہو گئی تو کیا کرو گے۔۔۔۔۔ سب کے سامنے تمہاری کیا عزت رہ جائے گی

طحہ نے شراب کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی اسکی بات پر شمس کی آنکھوں میں ایک سرد تاثر ابھرا

"میں نے کسی کو بھی بخشنا نہیں سیکھا"

اس نے سیکرٹ ایش ٹرے میں مسل اسکی انگلیاں اس سختی سے سگرٹ کو مسل رہی تھی جیسے وہاں کوئی اور ہو  
جس کی ذات کو شمس نے زرا زرا کر دیا ہو



وہ وہاں سے اٹھا اور کلب سے باہر آگیا

"پھوپھو آپکے لیے کال آئی ہے۔۔۔۔۔"

اریشہ نے اسکے کمرے داخل ہو کر کہا وہ تو حیرت میں ڈوب گئی کے ناجانے کس کی کال آئی ہے وہ تو کسی کے لیے  
اتنی ضروری نہیں تھی کے کوئی اسے کال کرتا پھرے بس جب ایہا ہو سٹل ہوتی تھی وہ اسے کال کر لیا کرتی تھی  
مگر وہ تو ایک ہفتے کے لیے گھر ہی آئی ہوئی تھی



"تم نے کال کیوں کی خیریت تو ہے نا"

اس نے سوال کرتے ہوئے سامنے دیکھا سب ہی ٹی وی دیکھنے میں محو تھے

ہاں خیریت ہی ہے۔۔۔۔۔ آج تم سے مل کر اتنا اچھا لگا تھا کہ تم اب شیدت سے یاد آرہی تھی تو سوچا " تمہیں فون ہی کر لوں۔۔۔۔۔ اپنا پرسنل سیل تو تمہارے پاس ہے نہیں اس لیے گھر کے نمبر پر کال کر لی

www.kitabnagri.com

انہی باتوں سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے بھلا وہ اتنی اہم تو نہیں تھی کہ انا اسے یاد کرتی

"تمہارا بہت شکریہ انا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم بہت اچھی ہو"

"اوو وونی بی بس بھی کر جاو۔۔۔۔۔۔ فون سے چپک ہی گئی ہو ایک دن میں ہی تمہارے تو پر نکل آئے ہیں "۔۔۔۔۔۔ نا جانے ایک ہی دن میں ایسی کونسی یاریاں لگالی ہیں جو پیچھے پیچھے فون بھی آگئے ہیں

وہ نخوت سے سر جھٹکتی ہوئی کہہ رہی تھی مرحانے جلدی سے فون رکھ دیا انا ہیلو ہیلو ہی کرتی رہی مگر اس نے نا سنی وہ جلدی سے سیٹر ھیوں کی طرف بڑھی ایک وہ سٹور روم نما کمرہ ہی تو اسکی جاہ پناہ تھا

"تمہارے بہن کے لچھن صبح نہیں لگ رہے مجھے۔۔۔۔۔ تمہیں تو منا کیا تھا کہ اسے آگے ناپڑھاؤ "۔۔۔۔۔ اللہ جانے آگے کیا گل کھلائے گی

سیڑھیاں چڑھتی مرہا کے کانوں سے جب انکی آواز ٹکرائی تو اس کے قدم جم گئے اس نے ایسا بھی کیا کر دیا جو شازیہ بھا بھی اس پر شک کر رہی تھیں صرف ایک فون کال کی وجہ سے جبکہ رانیہ اور حر اتو سار اسارادن فون پر لگی رہتی تھیں انہیں تو کوئی پوچھنے والا بھی نا تھا



"تو کہا تو ہے تم سے کے اس پر نظر رکھا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور سختی کیا کرو"

شازیہ بھا بھی کے جواب میں کامران بھیا نے جھنجھلا کر کہا تو اس نے ڈوپٹے کے پلو کو منہ میں دے کر اپنی سسکی کا گلا گھونٹا یہ اسکے بھائی تھے جو شاید بھول گئے تھے کے مر حاکوئی اور نہیں انکی بہن ہے اس میں اور کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اس سٹور نما کمرے میں آگئی جو اسکی واحد پناہ گاہ تھی

وہ اتنی سردی میں نیچی بچھی چٹائی پر لیٹی تھی مگر اسے سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی کیونکہ وہ لوگوں کے رویوں کی گرمی میں جل رہی تھی لمحہ لمحہ راگھ ہو رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

وہ آج خود ہی فجر کی نماز کے بعد کچن میں آگئی دوبارہ سے بھا بھی کی باتیں سننے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا

اسیہ بھابی نے آکر نیا فرمان جاری کر دیا

وہ یہ کہنا چاہتی تھی مگر کہنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی اس لیے دل میں ہی سوچ کر رہ گئی

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے بھابھی میں آکر کر دوں گی"

Page 54

اس نے جلدی جلدی ڈانگ ٹیبل پر ناشتہ لگایا اور گھڑی کی طرف دیکھا اسکا ٹائم ہو چکا تھا

" اریشہ جا کے سب کو کہہ دو ناشتہ لگ گیا ہے "

اس نے عجلت سے ادھر ادھر کے کام نیٹاتے ہوئے کہا

" پھوپھو میں سکول کے لیے تیار ہو رہی ہوں آپ خود ہی کہہ دیں "

اریشہ نے اسکی بات لا پرواہی سے ہوا میں اڑادی مگر مرزا کو تضحیک کا احساس ہوا گھر کے تو بچے بھی اسکی بات نہیں سنتے تھے وہ گھر میں سب کے لیے ایک نوکرانی سے کم نہیں تھی اپنے کام چھوڑ وہ خود ہی سب کو بلانے چل دی

" مرزا تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے لیے اتنا ہیوی ناشتہ تیار کیا کرو "



Page 57

اس نے جھک کر اپنی بلیک لیڈر جیکٹ اٹھائی اور اپنے چوڑے شانوں پر ڈال لی ایک نظر خود کو آسنے میں دیکھا مسکراہٹ خود بخود اسکے لبوں کو چھو گئی بلاشبہ وہ سامنے والا کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اسکے مخالف کو لاجواب کرنے کے لیے اسے لفظوں کی ضرورت نہیں تھی اسکے لیے اسکی کالی زہین آنکھیں ہی کافی تھیں

\*\*\*\*\*

اسے آج پھر دیر ہو گئی تھی اسکی بھتیجیاں روز گاڑی میں سکول کا لجز جاتی تھیں جبکہ اسے بسوں کے دھکے کھانے پڑتے تھے کتنی ہی کڑوی اور تلخ حقیقت تھی یہ کہ اس دنیا میں یا تو کوئی اپنا اسکا تھا نہیں اور جو اپنے تھے انکے پاس اسکے لیے فرصت نہیں تھی وہ انہیں سوچوں میں غرق آگے بڑھ رہی تھی جب انا اور بصیر نے اسکا راستہ روکا

www.kitabnagri.com

" میڈم آج آپ لیٹ ہیں فرسٹ لیکچر بھی مس ہو گیا ہے آپکا "





[illegible]

# Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\* \* \* \* \*

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آج شمس، طحہ اور معیز تینوں ساتھ یونی آئے تھے وہ ابھی کلاس لے کر فری ہو کر باہر آرہے تھے جب شمس کی نظر گراؤنڈ میں آنا کے پاس بیٹھی لڑکی پر پڑی اس نے اسکی آنکھوں سے فوراً پہچان لیا کہ یہ کل والی ہی لڑکی ہے وہ اس کی طرف جا رہا تھا جب طحہ نے اسکا ارداء سمجھ اسکا ہاتھ پکڑ لیا



تم نے کل مجھے پرپوری یونی کے سامنے تھپڑ مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں خاموش رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جانتی ہو "

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ تم میں کچھ ایسا ضرور ہے جس نے مجھے بدلے کے لیے اکسایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر اب تمہاری ان آنکھوں میں دیکھ کر لگ رہا ہے تم واقع ہی معصوم ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک ایسا معصوم پرندہ جو صرف شمس علوی کی قید میں ہونا چاہیے

شمس نے کہتے ساتھ ہی اسکا نقاب کھینچ دیا اسکی حرکت پر مر حاک کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے وہ کتنی کمزور تھی اس شخص کے سامنے اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتی تھی

شمس نے اسکے ہونٹ کی طرف دیکھا جو ہلکا ہلکا نیلا سا تھا اس نے اپنے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ کے پاس سے سہلانا شروع کر دیا اسکی اس جرات پر مر حاک کے ہلکے گلابی لب پھڑ پھڑائے شمس اسکی ہر حرکت باخوبی نوٹ کر رہا تھا اسکا ہاتھ اسکے ہونٹوں کی طرف بڑھ رہا تھا جب کسی نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

www.kitabnagri.com

بصیر جو ہاتھ میں جو س اور سینڈوچ پکڑے انکی طرف آ رہا تھا شمس کو انکے پاس دیکھ جلدی سے انکی طرف آیا اور شمس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شمس نے فوراً موڑ کر اسے ایسی سرد نظروں سے دیکھا کہ بصیر نے گھبرا کر اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا شمس نے نظروں کا رخ پھر سے مر حاک کی طرف کر دیا



شمس اسکے پاس سے گزر رہا تھا جب طحہ نے اسکا ہاتھ پکڑا سے روک لیا

"تم مجھے چیلنج کر رہے ہو"

شمس نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور اسکے روبرو آکھڑا ہوا

میں تمہیں چیلنج نہیں کر رہا شمس----- تمہیں روک رہا ہوں----- جس راستے پر چل رہے ہو یہ " صرف تکلیف دیتا ہے----- تم کسی کو کچھ نہیں دے سکتے----- کیونکہ تم صرف خود کے لیے جیتے ہو " طحہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا وہ اسے قائل کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ خود ان خاردار راہوں کا مسافر تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو طحہ کیونکہ تم مجھے صرف اتنا سمجھتے ہو جتنا میں چاہتا----- اور میں اب مزید اس " موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا

"تم غلط کر رہے ہو شمس"

"اور تم جانتے ہو کہ میں نے کبھی کوئی صحیح کام نہیں کیا تو پھر اس سب کو اس کا مطلب"



اب کے وہ بگڑ کے بولا یہ سب باتیں اسکی برداشت سے باہر ہو رہی تھی اسے کبھی پسند نہیں رہا کے کوئی اسکے معاملات میں اتنی مداخلت کرے مگر وہ اب تک برداشت کر رہا تھا

تم جانتے بوجھتے سب غلط کرتے ہو شمس----- میری بات یاد رکھنا غلطیوں کی معافی ہوتی ہے "----- گناہوں کی صرف سزا ہوتی ہے

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا چلا گیا تھا آخر کب تک پتھر سے سر پھوڑتا شمس نے غصے سے پلر پر زور سے مکا دے مارا

تم اسکی بات کو سیریس مت لو شمس----- جانتے تو ہو وہ کیسا ہے----- تمہیں اسکے سامنے یہ " باتیں کرنی ہی نہیں چاہیں تھی " معیز نے اسکے کندھا پر ہاتھ رکھا جسے اس نے کندھے کے زور سے ہی جھٹک دیا

یہ سمجھتا کیا خود کو ہاں بہت شریف ہے----- ارے خود اس مڈل کلاس لڑکی شیزا کے پیچھے پاگل ہے " جو اسے منہ تک لگانا پسند نہیں کرتی----- آیا بڑا مجھے نصیحتیں کرنے والا

شمس اُسی سمت ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے بولا جہاں سے طمہ گیا تھا یہ بات کرتے ہوئے وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ "عشق نا پوچھے ذات " آنے والے وقت میں یہ بات وہ بہت جلد جان لینے والا تھا مگر آج انجان تھا اسی لیے غرور سے دوسرے کی محبت کا مزاق اڑا رہا تھا



اناہرنی کی طرح خوف سے تھر تھر کانپتی مرہا کی طرف آئی

وہ چلا گیا ہے مرحا۔۔۔۔۔ ریلکیس ہو جاو "انانے اسکی پیٹھ تھپتھائی"

وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔ یا اللہ میں کیا کروں میں میں ایسا تو کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ انا میرا " یقین کرو میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔۔ بس ہو گیا تھا " وہ انا کو بازوؤں سے پکڑے عجیب انداز میں کہہ رہی تھی اسکی خوبصورت کانچ سی بھوری آنکھوں میں خوف ہلکورے لے رہا تھا

www.kitabnagri.com

میں کیوں ایسی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری قسمت میں سکون کیوں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسا مصیبتیں " میرے لیے ہی رہ گئی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ان مصیبتوں کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ہوں ہی منحوس بھابھی سہی کہتی ہیں "وہ اپنا سر گھنٹوں میں گر کر اب باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی انا اور بصیر کو تو سمجھ نا آئی کے اتنا شدید رد عمل کس وجہ سے آخر اتنا بھی کیا خوف ان سے تو اب سیچیشن ہی نہیں سنبھل رہی تھی سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے

مرحاموش ہو جاو پلیرز دیکھو سب ہمیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ اور اٹھو یہاں سے "انانے کہتے ساتھ ہی " اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ اسے واشر و مز کی طرف لے گئی اسکا منہ اچھی طرح سے صاف کروا کر وہ اسے باہر لے آئی جہاں بصیر بے چینی سے آگے پیچھے چکر کاٹ رہا تھا اسکے باہر نکلتے ہی وہ فوراً ان تک آیا

مرحاکیا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ اور یہ۔۔۔۔۔ یہ چوٹ تمہیں کیسے لگی " بصیر نے جھٹ سے اس سے سوال کر " ڈالا اور آخر میں اسکے زخم کی طرف اشارہ کیا

مرحالتنی سے مسکرا دی وہ اب کافی سنبھل چکی تھی انہیں کیا بتاتی کے یہ تو ظاہری زخم ہیں ان زخموں کا کیا جو اسکی روح پر لگے تھے جن سے ہر روز قطرہ قطرہ خون رستا تھا جس پر مرحم رکھنے کے لیے بھی اسکے پاس کوئی نہیں تھا اس نے اپنی اندرونی تکلیف کو کم کرنے کے لیے اپنا نچلا لب بہت زور سے کچل ڈالا یہاں تک کے اس سے خون رسنے لگا

کیا کر رہی ہو مرحا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ دیکھو اب خون نکل آیا " کہتے ساتھ ہی بصیر نے جلدی سے اپنا رومال " نکالا اور مرحا کی طرح بڑھایا جسے اس نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے تھام لیا

انا بصیر کا بے چین ہونا بہت اچھے سے محسوس کر رہی تھی

"اگر تم چاہو تو ہم سے اپنا دکھ بانٹ سکتی ہو مرحا۔۔۔۔۔۔ دیکھنا ہر قدم پر تم ہمیں اپنا ہمدرد ہی پاو گی"

مرحانے انا کی طرف دیکھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی اسکی زندگی میں کہاں ایسے لوگ تھے جو اس سے اتنے پیار سے بات کرتے وہ تو محبتوں کو ترسی ہوئی لڑکی تھی اور اب ان دو ہمدرد دوستوں کو پا کر وہ واقع خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی اس نے انہیں سب کچھ بتانے کا فیصلہ کیا

اس کی زندگی کی تلخیوں کو سن انا کی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے جبکہ بصیر جو انکے بیچ کے سامنے کھڑا تھا اس نے ضبط سے اپنے ہونٹ بھینچ رکھے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کوئی اتنا خود غرض کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ مطلب انہیں یہ تک احساس نہیں کے تم انکی اپنی سگی بہن ہو"

۔۔۔۔۔۔ وہ کیسے تمہارے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا کوئی ایسا نہیں ہے مرحا جو

"تمہارے لیے ان سے سوال کر سکے

Page 70



\*\*\*\*\*

طہ اس وقت سکون چاہتا تھا اسلیے ہی یونی کی بیک سائیڈ آگیا اسے پوری امید تھی کہ شیز اسے وہیں ملے گی اس نے اپنے بیگ سے اسکی اسائنمنٹ نکالی اور تیز تیز قدموں سے چلتے اسکی طرف بڑھا اسکے ہر قدم میں ایک سرور تھا جیسے وہ اسکے لیے ایک ایسی دولت ہو جسے پا کر وہ فقیر سے امیر ہو جائے گا وہ دشمن جان اسے سامنے ہی نظر آ گئی



"..... شیز اتمہاری اسائنمنٹ "

طہ نے فائل اسکے آگے کر دی شیز اتذبذب کی شکار سامنے بڑھی ہوئی فائل کو دیکھ رہی تھی

تمہیں جھجھکنے کی ضرورت نہیں ہے شیز اتمہاری اسائنمنٹ " یہ سب میں اپنی خوشی کے لیے کرتا ہوں "۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تم مجبور ہو۔۔۔۔۔ مگر تمہاری مجبوری کو میں نے کبھی اپنی محبت کے لیے کیش نہیں کرنا چاہا " طہ اپنے لفظوں سے اسکا حوصلہ بڑھانے لگا

اس نے فائل ابھی بھی نہیں پکڑی تھی

Page 73



بہت محبت کرتا ہوں تم سے شیزا۔۔۔۔۔۔ اتنی محبت کے میری محبت ناپنے کے لیے سمندر کی گہرائی کم پڑ " جائے گی۔۔۔۔۔۔ جب جب تم اس طرح رخ موڑ کر جاتی ہو میرا دل اس معصوم بچے کی طرح روتا ہے جس سے کسی نے اسکا پسندیدہ کھلونا چھین لیا ہو۔۔۔۔۔۔ وہ اسے پانے کے لیے تڑپتا ہے مگر کوئی ایسا نہیں ہوتا جس کو اس بچے کی فریاد سے فرق پڑے۔۔۔۔۔۔ میرے لیے کچھ کرو شیزا۔۔۔۔۔۔ نہیں تو " تمہیں خود سے دور دور دیکھ کر میں خود ہی مر جاؤں گا

وہ بہت کرب سے کہہ رہا تھا یہ تو صرف وہ ہی جانتا تھا کہ اسے اپنے سامنے اپنے قریب دیکھ کر اسکا دل کس طرح مچل گیا تھا مگر وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بھی اسکی پہنچ سے بہت دور تھی

وہ جھکے سر کے باوجود اسکی تکلیف محسوس کر سکتی تھی وہ اسکو دیکھ نہیں رہی تھی تو اس کے لفظ اتنی تکلیف دے رہے تھے جو اگر اسے دیکھ لیتی تو کیسے اپنے دل کو سمجھاتی وہ اس کے چہرے پر رقم تحریر نہیں پڑھنا چاہتی تھی کیونکہ یہ اسے تکلیفوں کے نئے راستوں پر کھینچ لیتی تھیں دونوں کے دل اس وقت ایک دوسرے کے درد کو محسوس کر رہے تھے

www.kitabnagri.com

آپ نے کہا تھا آپ کی محبت غرض سے پاک ہے۔۔۔۔۔۔ تو پھر کیوں اسے کسی لا حاصل کے لیے " ناپاک کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ میں نے اول روز سے ہی آپ سے یہ کہا ہے کہ میرے پاس آپکو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے میں چاہ کر بھی آپکو کچھ نہیں دے سکتی میری تکلیف کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے

----- آپ مرد ہیں زور زبردستی کچھ بھی کر سکتے ہیں مگر میں ----- میں ایک کمزور اور لاچار لڑکی ہوں طمہ ----- ہاں ایک ایسی لڑکی جسے معاشرے نے اپنی سخت رسموں میں جکڑ رکھا ہے " ----- میں باوجود لاکھ کوشش کے بھی خود کو ان رسیوں سے آزاد نہیں کروا سکتی

اسکی بے بسی دیکھ طمہ کا دل کیا ڈوب مرے ----- وہ اسے چھوڑ کر ایک دم سے پیچھے ہو گیا ----- وہ کیسے ایک کمزور لڑکی کی بے بسی کا فائدہ اٹھا سکتا تھا ----- اس نے شیرا کی طرف سے اپنا رخ موڑ لیا اور اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتا وہ نیچے بیٹھتا چلا گیا

شیرا نے حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھا یہ شاندار مرد اس سے محبت کرتا تھا ----- اسکے محبت کے آگے "محبت" تو بہت چھوٹا لفظ تھا وہ تو اسکی محبت میں عشق کی حدود بھی پار کر چکا تھا جہاں اگر وہ ایک غلط نظر سے بھی اسے دیکھتا تھا تو خود ہی تکلیف میں گھیر جاتا تھا کاش اس میں اتنی ہمت ہوتی کہ وہ زمانے سے لڑ کر اسکی محبت کا ہاتھ تھام سکتی مگر وہ بھی ان لاکھوں کروڑوں لڑکیوں میں سے ایک تھی جن کے لیے ماں باپ کی عزت اپنی ہر خواہش سے بڑھ کر ہوتی ہے وہ مرے قدموں سے وہاں سے چلی گئی

جتنی سرشاری طہ کے قدموں میں اسکی طرف بڑھتے وقت تھی اتنی ہی تھکن اس وقت اسکے اندر تھی ایک ایک قدم من من بھاری تھا کیونکہ اس نے ایک بادشاہ کو فقیر کر دیا تھا وہ بادشاہ اسکے دروازے پر محبت کا سوالی بن کر آیا تھا اور اسکے پاس اسے دینے لیے ایک خاص نظر بھی نہیں تھی

\*\*\*\*\*

مرحہ اکیڑمی سے آتے ہی بستر پر پڑ گئی آج شمس سے دوسری ملاقات میں وہ اتنا توجان گئی تھی کہ مرحہ جیسی کمزور ہمت لڑکی شمس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

کتنے سخت تھے،،، بصیر نے صرف ہاتھ ہی تو پکڑا تھا۔۔۔۔۔ اس پر بھی کیسی سرد نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ ہنہ۔۔۔۔۔ اپنے بارے میں کیا خیال تھا جو سب کے سامنے میرا نقاب کھول دیا۔۔۔۔۔ سب کیسی عجیب نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ لگاتی نا ایک اور تھپڑ تو ہوش ٹھکانے آ جانے تھے صاحب بہادر کے۔۔۔۔۔

وہ خیالوں میں ہی شمس کو سوچتے ہوئے اس سے مخاطب تھی مگر اپنی آخری بات پر اس نے خود ہی جھرجھری لی پہلے تھپڑ پر ہی اسکا غصہ سہہ نہیں پائی تھی دوسرے پر تو یقیناً موت ہی واقع ہو جانی تھی

وہ شمس کو سوچتے سوچتے ہی وہ ارد گرد سے بے ریگانہ نیند کی وادیوں میں چلی گئی

اٹھ جامر حا۔۔۔۔۔ کیوں تو ہمارے سروں پر سوار ہے۔۔۔۔۔ کہیں دفاع کیوں نہیں ہو جاتی " "۔۔۔۔۔ اٹھ بھی جاکب سے اٹھار ہی ہوں

اکیلا بھابھی اسکے سر پر کھڑی اسے کھری کھری سنار ہی تھیں اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

" شہزادی صاحبہ اٹھ جائے "

اکیلہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ کر اٹھایا اس کی سوئی ہوئی حس بیدار ہو گئی وہ ایک دم جیسے خوابوں سے حقیقت کا سفر کر آئی

"کیا ہوا ہے بھابھی سب ٹھیک تو ہے آپ اس وقت"

اس نے سامنے والے کلوک کو دیکھتے ہوئے کہا جو رات کے ساڑھے بارہ کا وقت دکھا رہی تھی

"جس گھر میں تم جیسی نحوست کی پوٹلی ہو گی وہاں سب ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے"

سب اس سے اپنی نفرت کا اظہار برملا کرتے تھے یہ سوچے سمجھے بغیر کے انکے سفاک رویوں پر اس کا محبت سے ترسادل کس طرح سسکتا ہے اگر اسکے پیدا ہوتے ہی اسکی ماں مر گئی تو اس میں اس کا کیا قصور؟؟؟؟ اس کے باپ کی موت کے بعد وہ اپنے بھائیوں پر ایک بوجھ بن گئی تو اس کا کیا قصور؟؟؟؟ وہ لب کچلتی ہوئی بار بار یہ سوال خود سے کر رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بہن کو آرام سے فرصت نہیں ہے، اور ادھر اس کا بھائی ہے، جس نے بول بول کر میرا دماغ خراب کیا ہوا ہے"

"

"بھابھی آپ بتائیں تو سہی کے اتنی رات آخر کیا بات ہو گئی ہے-----"

آخر کار اس نے ڈرتے ڈرتے یہ سوال کر ہی لیا

بی بی تمہیں کہا تھا آکر کپڑوں کے لیے مشین لگالینا۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں آرام کرنے سے فراغت ملے تو " کاموں کی طرف توجہ دو۔۔۔۔۔ کیا صرف اپنے بھائیوں کی مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے بیٹھی ہو۔۔۔۔۔ ارے تمہارے یہ بھائی ہی ہیں جو تمہیں کما کر کھلا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اگر کچھ کر دو گی " انکے لیے تو کچھ ہو تو نہیں جائے گا

وہ ہاتھ نچانچا کر اس پر احسان جتا رہی تھیں مر حاکا دل چاہا کہے کون سی کمائی کھلا رہے ہیں اسکے بھائی۔۔۔۔۔ ہوش کی دنیا میں قدم رکھتے ہی تو اسے کہہ دیا کہ ہمارے پاس تمہارے خرچے اٹھانے کے لیے اب پیسے نہیں ہیں

اگر آگے پڑھنا چاہتی تو خود کچھ کرو۔۔۔۔۔ یہ تو صرف اسکی زہانت تھی کے اسکے تعلیمی ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے اسے ایک اکیڈمی میں ایک سبجیکٹ کی ٹیوشن مل گئی ورنہ وہ کیسے اپنی پڑھائی مکمل کرتی

www.kitabnagri.com

اس نے دکھ سے اپنی چھوٹی بھابھی کو دیکھا وہ حرا اور اریشہ کو تو ایسے احسان نہیں جتاتی تھیں کیا اسکا گناہ یہ تھا کہ اسکے سر پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ کوئی ایسا نہیں تھا جو اسکے لیے انکے آگے سوال کر سکے وہ دکھ سے بس اتنا سوچ ہی سکی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ سب ایسے پتھر تھے جن کو چاک نہیں کیا جاسکتا تھا



"بھابھی آپ مجھے بتادیں کہ میرے لیے کیا حکم ہے"

اس نے آخر کار عاجزی سے خود ہی پوچھ کر اپنی جان چھڑانی چاہی

مشین لگاؤ۔۔۔۔۔ تمہارے بھیانے صبح کام کے سلسلے میں لاہور جانا ہے ان کا ایک بھی جوڑا صاف نہیں ہے

بھابھی اس وقت ----- "اس نے شاک سے سامنے گھڑی کو دیکھا اور پھر بھابھی کو "

کیوں جی اب کیا موت پڑ گئی۔۔۔۔۔ تمہیں تو کہا تھا کہ آ کے کپڑے دھو دینا۔۔۔۔۔ لیکن تم نے تو " آتے ہی بستر سدھار لیا اب بھگتو۔۔۔۔۔

اس نے کھڑکی سے سردی میں ٹھٹھرتی رات کو دیکھا اور ایک رحم طلب نظر بھابھی پر ڈالی

www.kitabnagri.com

سوچنا بھی مت کے میں کوئی رعایت کروں گی۔۔۔۔۔ کپڑے دھو کر سکھانے کے بعد ایک آدھا سوٹ "

اپنے بھائی کا استری بھی کر دینا" وہ تو حکم سادر کر کے چلی گئی اور مرحانے اپنی اندر پھر سے تمام ہمت جمع

کی۔۔۔۔۔ اب چاہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جاتی مگر اسے بھابھی کا حکم لازمی ماننا تھا

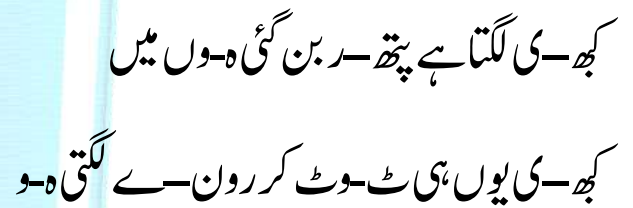


اس نے نومبر کی سرد رات میں ٹھنڈے پانی سے کپڑے دھوئے مگر کسی کو اس پر رحم نہیں آیا رحم تو کیا آنا وہ سب تو اپنی نیندوں میں گم تھے ایک اسکی بہن تھی جو احساس کرتی تھی وہ بھی آج شام کو خالہ کی طرف چلی گئی تھی اگر اسے پتہ ہوتا کہ اس کے پیچھے اسکی نازک سی بہن کے ساتھ یہ سلوک ہو گا تو کبھی مر کے بھی ناجاتی مگر وہ تو ہمیشہ ہی ان معمولوں سے دور رکھی گئی تھی

وہ ان سب میں کہاں تھی۔۔۔۔۔ وہ شاید جیتے جاگتے انسانوں کے بیچ ایک لاش بن گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک ایسی مردہ لاش جو جینے کے لیے سانس لیتی ہے۔۔۔۔۔ اسے جینے کی چاہ نہیں ہے لیکن وہ جینے پر مجبور کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جو اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی سب کے لیے غیر تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ سسکتی زندگی پر سانس لیتی ایک ایسی لڑکی تھی جو خود میں مر رہی تھی

یا میرے اللہ! میری آزمائش ختم کر دے یا مجھے ختم کر دے۔۔۔۔۔ تیری یہ ادنی سی بندی تجھ سے رحم کی " بھیک مانگتی ہے۔۔۔۔۔ مجھ پر کرم کر دے میرے مالک۔۔۔۔۔ اگر میں یہ سب ایسے ہی سہتی رہی تو پتھر ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔ میں پتھر نہیں ہونا چاہتی میں انسان مرنا چاہتی ایک جیتی جاگتی انسان۔۔۔۔۔۔۔ پتھر کو تو لوگ پوجنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر می۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ میں بس تجھے سجدہ کرتے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے اس امتحان سے نکال میرے مالک۔۔۔۔۔ تو سنتا ہے میری بھی سن۔۔۔۔۔۔۔ میں تیری

وہ روتے ہوئے ہکلاتے ہوئے زور زور سے رو رہی تھی جسم ہچکولے لیے رہا تھا سردی سے یا ظلم سے یہ انداہ لگانا ہر ایک لیے مشکل تھا۔۔۔۔۔ سردی زیادہ تھی یا ظلم بڑا تھا۔۔۔۔۔ یقیناً اس پر ہو رہا ظلم بڑا تھا



www.kitabnagri.com

اگلے دن شمس انا اور بصیر کے سامنے کھڑا ان سے آج مرہا کے نا آنے کی وجہ پوچھ رہا تھا جبکہ شمس کے منہ سے مرہا کا زکرن بصیر کے چہرے پر ناگواری در آئی

تم مجھے بتاؤ گے کہ مجھے کس سے بات کرنی ہے اور کس سے نہیں کرنی۔۔۔۔۔ بھول ہے تمہاری"

۔۔۔۔۔ آج کے بعد سے میں تمہیں اس کے ساتھ نادیکھوں۔۔۔۔۔ سمجھ رہے ہونا میری

بات۔۔۔۔۔ وہ میری منظور نظر ہے۔۔۔۔۔ شمس علوی کی۔۔۔۔۔ میری چیز پر اگر

کوئی میرے علاوہ نظر رکھے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ آج کے بعد اسکی طرف

ان نظروں سے دیکھا بھی تو میں ان سے بینائی چھین لوں گا "شمس بصیر کی شرٹ سے ناظر آنے والی گرد صاف

کرتے ہوئے بولا اور آخری بات اسکی شرٹ کے کالر سے پکڑا سے جھٹکا دے اسے اپنے سامنے کر اسکی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال غراتے ہوئے مکمل کی اسکے لفظوں میں مرحا کے لیے محسوس کیے جانے والا استحقاق بول رہا

تھا

Page 84

Page 85

-----جواپنے آگے کسی کے بارے میں نہیں سوچتا۔-----سب جانتی ہونا تم اس کے بارے میں "تو پھر یہ بھی جانتی ہی ہوگی کے وہ ایک ایسا شکاری ہے جسے شکار کرنے سے زیادہ شکار سے کھیلنے میں مزہ آتا ہے

اس نے انا کی حیران آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہاں انا میں نے اس کی نظروں میں رقم تحریر پڑھی ہے مگر اس کے لیے ایک کمزور شکار کے علاوہ کچھ نہیں " ہے

وہ دوسری طرف رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا اور انا کو اب اپنی خود غرضی پر واقع ہی شرمندگی ہو رہی تھی کل تک تو وہ اسکی ہمدرد بنی ہوئی تھی اور آج جیسے ہی اسے کسی اپنے کے کھونے کا احساس ہوا تو اسکی ہمدردی اور دوستی سب ہوا ہو گئی۔-----نہیں جو اسکی قسمت میں ہے وہ اسے ملے گا اور جو نہیں ہے وہ اسے نہیں ملے گا۔-----لیکن اس کے لیے وہ اپنی دوستی کو خراب نہیں کرے گی خود غرض تو ہر گز نہیں بنے گی

"کہاں جا رہے ہو۔-----"

اس نے بصیر کو گیٹ کی طرف جاتے دیکھا تو جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی



میرا تو اس وقت یہاں دم گھٹ رہا ہے گھر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ اس کے سوال کا جواب دے ایک دفعہ " پھر آگے بڑھ گیا بے زاری اور جھنجھلاہٹ اس کے چہرے سے صاف عیاں تھی

کیا تم نیکسٹ لیکچر نہیں لو گے۔۔۔۔۔" وہ اسکے سامنے آگئی اس کی یہ بے کُلی اسکا دل چیر رہی تھی "

کیسے اس نے ایک دم سے ہنستی مسکراتی انا سے اسکی خوشیاں چھینی اور خود اسے خبر بھی نا ہوئی

نہیں آج جلدی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ اگر تم بھی ابھی ساتھ چلنا چاہو تو چل سکتی ہو۔۔۔۔۔ نہیں تو میں تمہیں بعد " میں پک کر لوں گا " اس نے ہاتھ سے چابیاں گھماتے ہوئے اسے بھی آفر کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں تو ہر قدم تمہارے چلنا چاہتی ہوں بصیر تم مجھے موقع تو دو۔۔۔۔۔ وہ حسرت سے اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی

" نہیں میں ابھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔۔۔۔۔ بعد میں تمہیں خواہ مخواہ زحمت ہوگی۔۔۔۔۔ "

وہ اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے تھکی ہوئی آواز میں بولی





کتنے قریب بصیر-----"اس رک کر ایک دم ہی سنجیدگی سے یہ سوال اس سے کر ڈالا"

بصیر نے دو منٹ روک کر اسے غور سے دیکھا

لڑکی اتنے قریب آگئی ہو کہ بارڈر لائن بھی کر اس کر لی ہے تم نے "اس نے اس کے سر پر ہلکے سے چپیت " لگاتے ہوئے کہا

اگر یہ بات وہ سنجیدگی سے کہتا تو اپنی دنیا اس کے قدموں میں رکھ دیتی مگر بات تو یہ ہی تھی کہ وہ اس کے بارے میں سنجیدگی سے سوچتا ہی نہیں تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلو جلدی آ جاو میں گاڑی نکالتا ہوں-----"وہ ہاتھ ہلا کر آگے چلا گیا"

\*\*\*\*\*

اور یہ طحہ بھی کیوں نہیں آیا آج۔۔۔۔۔۔ "انا اور بصیر کے جانے کے بعد وہ بگڑے موڈ سے معیز سے " پوچھنے لگا

وہ سوگ میں ہے۔۔۔۔۔۔ اسکی لاکھ کوششوں اور منتوں کے بعد بھی شیراز نے اسے اپنی زندگی سے آوٹ " کر دیا ہے " وہ ہاتھ سے بلے کی طرح شاٹ لگاتا ہوا بولا

تو اسے کس نے کہا ہے کے منتیں کریں۔۔۔۔۔۔ بندوق رکھے سر پر اور اٹھالائے۔۔۔۔۔۔ یہ مڈل کلاس " لڑکیاں اسی طرح قابو آتی ہیں۔۔۔۔۔۔ انکے نخرے نہیں اٹھانے چاہیں زیادہ " وہ نخوت سے سر جھٹکتا ہوا بولا



اس نے اپنا فون نکالا اور جلدی جلدی انگلیاں چلاتے ہوئے نبیل کو کال کی

مسٹر مینجر ایک کام ہے ارجنٹ۔۔۔۔۔۔ " دوسرے طرف سے کال ریسو ہوتے ہی اس نے بنا سلام دعا " کے اپنے مطلب کی بات کی

ایک لڑکی ہے اسکا پتہ کرواؤ کہاں رہتی۔۔۔۔۔۔ کون ہے۔۔۔۔۔۔ کہاں سے تعلق ہے اسکا "

"پر شمس بابا اس طرح کسی لڑکی کی چھان بین کرنا۔۔۔۔۔"

میں نے تمہارے زمرے ایک کام لگایا ہے سوال جواب کرنے کا نہیں کہا۔۔۔۔۔ "اس نے نبیل کی بات"

کاٹتے ہی اپنی بات مکمل کی اور کھٹاک سے فون بند کر دیا

شمس تمہیں نہیں لگتا کہ تم کچھ زیادہ ہی ایک لڑکی کو سیریس لے رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "معین نے"

کھوجتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

یار وہ مجھے مجبور کر رہی ہے۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔۔ میں نے ٹوٹے کانچ کی کرچیاں دیکھی " ہیں۔۔۔۔۔ میں ان کرچیوں کو چننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ " وہ پیچھے دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا نظریں سامنے ایک غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھی اور زہن ایک الگ راستے پر دوڑ رہا تھا

آنکھوں میں اس نازک سی لڑکی کی شبہہ لہرائی تو شمس کے دل نے تیز تیز دھڑکنا شروع کر دیا آج تک اس دل کی دنیا کو کسی نے اس طرح نہیں ہلایا تھا جس طرح ایک معمولی سی لڑکی نے اس اندر ایک بھونچال برپا کر رکھا تھا

کہیں سچ میں تو دل نہیں لگا بیٹھے۔۔۔۔۔ جانتے ہونا ان دل لگانے والوں کا حال کیا ہوتا ہے "وہ تو عام سے" انداز میں کہہ رہا تھا مگر شمس کو لگا جیسا وہ مزاق اڑا رہا ہے

آئندہ ان بے ہودہ جزبات کا میرے سامنے نام بھی مت لینا۔۔۔ نفرت ہے مجھے محبت سے۔۔۔۔۔ "اس" نے اسکو دھکا دیتے ہوئے کہا

شمس اتنی بے کلی تو جیھی ہوتی ہے جب کوئی دل کی زمین پر اپنی فتح کا جھنڈا لہراتا ہے۔۔۔۔۔ "شمس کے دھکا" دینے پر وہ لڑکھڑا گیا تھا مگر پھر خود کو سنبھال کر اس نے اس سے پوچھا

آج تک کوئی ایسا پید اہی نہیں ہوا جو مجھے شکست دے کر اس پر اپنی فتح کا پرچم لہرائے " اسکی کالی زہین "

آنکھوں میں خون کے ڈورے تیرنے لگے اس نے جلدی سے سیگٹ کیس سے ایک سیگٹ نکالی اسے سلگھا کر

ایک گہرا کش لگایا

\*\*\*\*\*

انا کتنی ہی دیر گم سم سے اسکی گاڑی کو دور جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ جب اندر آئی تو بنا کسی کو دیکھے  
بس اونچی آواز میں سلام کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

ارے بچی کو کیا ہوا ہے؟؟؟ ایسے ہی چلی گئی۔۔۔۔۔ "رضیہ نے پاس بیٹھی بہن سے کہا"

آپا یقیناً بصیر سے لڑ کر آرہی ہوگی۔۔۔۔۔ آپ کو پتا تو ہے اسکا کس طرح بس اسے اپنی منوانے کا شوق ہے "۔۔۔۔۔ اب بھی کوئی ضد کی ہوگی اسی لیے وہ بھی اندر نہیں آیا "وہ دروازے کی طرف دیکھ کر بولی

ارے ایسے کیسے اس نے میری بچی کو ناراض کر دیا تم رو کو زرا میں ابھی کال کرتی ہوں اسے "انہوں نے کہتے "ساتھ ہی موبائل نکالا اور بصیر کو کال ملا دی

وعلیکم اسلام! بیٹا تم خالہ کی طرف رکے کیوں نہیں؟؟؟؟؟ "دوسری طرف سلام کا جواب دے کر انہوں نے " فوراً پوچھا

www.kitabnagri.com

او اچھا کوئی بات نہیں میں بتا دوں گی تمہاری خالہ کو۔۔۔۔۔۔۔ انا بھی شاید اسی لیے اداس ہو گئی ہے "۔۔۔۔۔ نہیں نہیں ابھی نا آؤ۔۔۔۔۔ تم شام میں مجھے جب لینے آؤ تو اسے بھی منالینا "انہوں نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا اور افشاں کی طرف دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی



کہہ رہا تھا طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے آرام کرنے کی غرض سے سیدھا گھر ہی آ گیا۔۔۔۔۔ انا کا سن کر " پریشان ہو گیا تھا تو میں نے سمجھا دیا کہ ابھی آرام کرے اور شام میں ہی آکر اپنی دوست کو منائے " انہوں مسکراتے ہوئے انا کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بات مکمل کی

بہت ہی اچھا بیٹا ہے تمہارا رضیہ۔۔۔۔۔ انا کے بابا کے جانے کی بعد اس نے جس طریقے سے انا کو سنبھالا ہے " وہ واقع ہی قابل ستائش ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ اپنے بابا سے اتنی اٹیجڈ تھی کہ بعد میں مجھ سے بھی اسکو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ مگر اللہ نے بصیر کو جیسے میری بچی کا ہمدرد بنا کر بھیج دیا۔۔۔۔۔۔۔ اور اس نے میری ادا اس ہوتی بیٹی کو تنہائیوں کا مسافر بننے سے پہلے سنبھال لیا " وہ افسردہ سی کہہ رہی تھیں مگر بھانجے کے لیے انکی محبت کا اندازہ انکے لفظوں سے لگایا جاسکتا تھا جن میں بصیر کے لیے صرف محبت ہی محبت تھی

تو میں تمہیں کہتی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ کے تمہاری انا کو تو صرف میرا بصیر ہی سنبھال سکتا ہے مگر تم مانتی " ہاں کہاں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر بار بس ایک ہی بات۔۔۔۔۔۔۔۔ باجی بچپن میں یہ سب طے کرنا زیادتی ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔۔ اب خود دیکھو دونوں کا ہی ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور میری ایک بات تم سن لو اس بار میں اب تمہاری کوئی نہیں چلنے دوں گی میں اب جلد سے جلد انا کو اپنی گھر کہ بہو بنانا چاہتی

پر آپا بھی تو بچے پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انا کو تو آپ جانتی ہیں اسکا بچپنا ہی ابھی ختم نہیں ہوا " ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ پریشانی سے بولیں

بس بھی کرو پتا نہیں تمہیں بچی سے کیا خدا واسطے کا بیر ہے۔۔۔۔۔ جب دیکھو اسے ہی کچھ نا کچھ سناتی رہتی ہو "۔۔۔۔۔ اور پڑھائی کی بھی خوب کہی تم نے ابھی چھ مہینے میں بصیر فارغ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اور اگر انا پڑھنا چاہے گی تو وہ اسکو کون سا منع کرے گا۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ سے بصیر کے والد کا اچھا کاروبار ہے سب ان بچوں کا ہی تو ہے۔۔۔۔۔ بھو کی نہیں مرے گی تمہاری بیٹی " انہوں نے خفگی سے بہن کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے انکی بات انہیں بالکل پسند نا آئی ہو۔۔۔۔۔ افشاں بہن کے انداز ہر ہولے سے مسکرا دیں

[illegible]

اب کی ہے نا تم نے اچھی بات----- میں کرتی ہوں بصیر کے ابا سے بات----- پھر جلد ہی اپنے " بصیر کی دلہن بنا کے لے جاؤں گی اسے " انہوں نے اپنی بات کرتے ہی ایک بار پھر انا کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا

\*\*\*\*\*

شام کے چھ بجے اسکی آنکھ باہر سے آتے شور کی وجہ سے کھلی، غور سے سنی تو اندازہ ہوا یہ آوازیں تو خالہ اور بصیر کی ہیں

خالہ اور بصیر آئے ہوئے ہیں کیا؟؟؟؟؟ اور ممانے مجھے اٹھایا بھی نہیں----- "اس نے کھڑکی سے " باہر جھانکتے ہوئے خود سے ہی سوال کیا جہاں سردیوں کے دنوں کی وجہ سے اتنی جلدی رات کی سائے لہرانے لگے تھے

اس نے اٹھتے ہوئے بالوں کا جوڑا بنایا اور جلدی سے دروازہ کھول کر باہر آگئی نظر سامنے ہی ہنستے مسکراتے بصیر پر پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے زہن میں آج سارا دن ہونے والے واقعات گردش کرنے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑے ضبط سے اس نے اپنے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ سجائی

انا حولیہ تو درست کر کی آتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے ہی اٹھ کر آگئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "افشاں نے اسے اجڑے حولیے" میں دیکھا تو فوراً ہی ٹوک دیا

افشاں کے بولنے کے بعد بصیر کی نگاہیں بھی اس کی طرف اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بال جوڑے میں مقید ہونے کی وجہ سے اس کی لمبی گردن واضح تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گلابی ہوتے لبوں پر خوبصورت سی مسکان تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنکھوں میں نیند کی وجہ سے گلابی پن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی

مما پلینا ابھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اس نے آگے بڑھ کر انکے گلے میں بائیں ڈالتے ہوئے کہا"

لڑکی تم ایسے ہی لاڈلاڈ میں اپنی سب باتیں منوالیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "بصیر نے مسکراتے ہوئے ایک ہلکی سی " دھپ اس کی کمر میں لگائی جو اباً اس نے خفگی سے اسے دیکھا

Page 99

ارے لیکن مجھے چینج تو کرنے دو۔۔۔۔۔" اس نے ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہا "

انڈیئر-----مرحانے تمہیں اپنا فون نمبر دیا تھا-----تم زرا مجھے اسکا فون نمبر تو دو-----"وہ"  
گاڑی ڈرائیو کرتے کرتے ہی اسکی طرف دیکھ کر بولا

تمہیں کیوں چاہیے اسکا نمبر۔۔۔۔۔" اسکی پھنسی پھنسی سی آواز نکلی "

یار وہ آج آئی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہارے سامنے ہی تو اس نے بتایا تھا کہ اسکے گھر والے کیسے ہیں "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں مجھے لگ رہا ہے جیسے اسکے ساتھ کچھ برا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی لیے شاید وہ آج آئی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" بصیر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنی نظر سامنے مرکوز کر دی انا نے صاف محسوس کیا اسکے لہجے میں مرہا کے لیے ایک عزت تھی، احترام تھا، عقیدت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے گلے میں آنسوؤں کا ایک پھندہ لگ گیا

وہ کوئی ایسی لڑکی نہیں تھی جسے کسی سے بھی محبت ہو جائے۔۔۔۔۔ بصیر نے اسے تب سنبھالا تھا جب وہ بہت بکھر گئی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر خالہ بھی اسکے سامنے کھل کے اظہار کرتی تھیں کہ وہ اسے بصیر کے ساتھ ہی سوچتی ہیں۔۔۔۔۔ اس سب کی وجہ سے ہی وہ بچپن سے بصیر کو صرف اپنا سمجھنے لگی جو ہمیشہ صرف اسکے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔۔۔ مگر اسے اسکا یہ بھرم اب ٹوٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا



Page 102

Page 103



ڈوب جاتی ہوں

اُن گہری سی آنکھوں میں

دکھ یہ ہی ہے میرا

تجھے پاکہ بھی پانا سکی

میں رہی دھوپ میں

مگر تو میرا سایہ نہیں

فیصلہ میں نے کر لیا

میں نے تیرے سنگ ہی جینا

میرے یارا دل دارا

چن لیا تجھ کو ہی

دکھ سکھ کا سا تھی میں نے

میرے یارا دل دارا



تم مجھ سے زیادہ فری مت ہوا کرو بصیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے آنسکریم نہیں کھانی تم گاڑی واپس لو مجھے ابھی گھر " واپس جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " وہ ضدی لہجے میں بولی

پرانا ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم خود ہی تو آئی تھی ساتھ " وہ حیران پریشان سا بولا "

اب میں ہی کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اگر تم مجھے نہیں لے جاسکتے تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں خود " ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " وہ جلدی جلدی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی

بصر نے اسے بازو سے پکڑ واپس کھینچا وہ کھینچتی ہوئی اسکے کشادہ سینے سے آنکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالوں کا جوڑا کھل کر سامنے لہرا گیا اور آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی

www.kitabnagri.com

کیا بات ہے انا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ایسے کیوں رنیکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ آنسو کیوں بہہ رہے ہیں " مجھے بتاؤ کیا خالہ نے کچھ کہا ہے " وہ اسکے گال کو سہلاتے ہوئے بولا اور نرمی سے اسکے آنسو اپنی شہادت کی انگلی سی صاف کیے اسکی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ اس سے سوال کر رہا تھا

انا کا دل سسک اٹھا آج تک وہ جب جب اسکے قریب ہوتی تھی ہمیشہ اسے ایسا لگتا تھا وہ اسکا ہی تو ہے۔۔۔۔۔  
مگر آج ایک جھجک اڑے آگئی۔۔۔۔۔ وہ ہچکچا کر پیچھے ہو گئی

بصیر پلینز مجھے ابھی اسی وقت گھر جانا ہے۔۔۔۔۔ "وہ اپنے ہاتھ گود میں دھرے انگلیاں مروڑتے ہوئے"  
بولی

بصیر نے ایک ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی

اوکے تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ ہم ابھی ہی گھر چلتے ہیں "اس نے کہتے ساتھ ہی دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر  
دی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باقی کاراستہ دونوں نے خاموشی سے ہی طے کیا وہ اگر کچھ بولنا نہیں چاہتی تھی تو بصیر بھی آج اس سے سوال  
کرنے میں ہچکچا رہا تھا کیونکہ وہ اس سے بالکل الگ رویہ اپنائے ہوئے تھی

\*\*\*\*\*

وہ گھر آئے تو انا سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی

ارے تم دونوں اتنی جلدی واپس آگئے۔۔۔۔۔ میں تو تمہارے بابا کو کال کرنے لگی تھی کیونکہ مجھے پتہ تھا " کے تم دونوں تو جلدی نہیں آنے والے۔۔۔۔۔ " رضیہ مسکراتے ہوئے بولیں

جی ماما بس وہ انا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اسی لیے جلدی واپس آگئے " وہ بیٹھتا ہوا بولا "

ہاں مجھے بھی آج بجھی بجھی سی لگ رہی تھی " وہ پریشانی سے بولیں "

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

چلیں پھر آپ آجائیں۔۔۔۔۔ میں باہر گاڑی میں آپکا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ " وہ کھڑا ہو گیا اور باہر چلا گیا

بصیر تمہیں انا کیسی لگتی ہے۔۔۔۔۔ " وہ گاڑی چلاتے بیٹے سے بہت ہلکے پھلکے انداز میں دریافت کر رہی " تھیں



کیا مطلب کیسی لگتی ہے، افکورس بہت اچھی لگتی ہے، میری زندگی میں شامل ہونے والے ان لوگوں میں سے " ایک ہے جن کو میں کبھی دکھ میں نہیں دیکھ سکتا " یہ بات کرتے وقت اسے یہ معلوم ناہو سکا آنے والے وقت میں اسکو دکھ دینے والا صرف وہ ہی ہو گا ایک ایسا دکھ جس کا مداوا کرنا اسکے لیے بہت مشکل ہو گا

میں جانتی تھی----- میرے بیٹے کی پسند بھلا مجھ سے الگ ہو سکتی ہے " وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے " ہوئے معنی خیزی سے بولیں اور فیصلہ کیا کہ جلد ہی اس معاملے کو نیٹا دیں گی

بصیرانگی باتوں میں چھپا مطلب نا سمجھ سکا اس لیے ہی صرف مسکرا دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

وہ بے سدھ پڑی اپنے زندہ ہونے پر افسوس کر رہی تھی اس زندگی نے اسے دیا ہی کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اگر مر جائے گی تو اس دنیا سے واقع ہی ایک بوجھ کم ہو جائے گا وہ اس وقت ناامیدی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر کیا کرتی یہ اس کے بس میں تو نہیں تھا۔۔۔۔۔ اگر اسکے بس میں ہوتا تو ان چلتی

سانسوں کو پل بھر میں روک دیتی۔۔۔۔۔ مگر وہ حرام موت بھی مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کیوں  
ان خود غرض لوگوں کے لیے اپنے اگلی زندگی کو جہنم کی دہکتی آگ میں جھلسائے۔۔۔۔۔

صبح سے رات ہو گئی کوئی اسکی خبر لینے نہیں آیا وہ بخار میں دہک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی کو پرواہ نہیں تھی  
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی ایک ایسا نہیں تھا جو اسے آکر پوچھتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح سے وہ بھوک پیاسی پڑی تھی  
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنکھوں کے کناروں سے ایک نمکین پانی کی لکیر اسکی کنپٹیوں میں جذب ہونا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ  
رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اپنی ایسی زندگی پر اسے رونا آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچانک سے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایہا  
کے قدموں کی چھاپ کو اس نے پل میں پہچان لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک طنزیہ سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ  
کیا

مرحبا! میری جان کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "ابہیا بھاگ کر اسکی طرف آئی اور اسکا سر اٹھا کر اپنی گود میں "  
رکھ لیا اسکی آنکھوں سے تو اتر سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور اسے سینے سے لگا لیا اب اسکے رونے کے ساتھ  
ساتھ ابہیا کے رونے کی آواز بھی کمرے میں گونج رہی تھی

مرحبا!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "ابہیا نے اسے سیدھا کر اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا "

میری لاڈلو کے ساتھ یہ لوگ کیسا جانوروں والا سلوک کرتے ہیں۔۔۔۔۔ میں کیا کروں لاڈو میرے بس میں " کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ اگر میں تمہارے حق میں کچھ بولتی ہوں تو شاز یہ بھابھی مجھے شادی کی دھمکی دیتی ہیں۔۔۔۔۔ میں یہ کڑوا گھونٹ پی بھی لوں۔۔۔۔۔ مگر میں جانتی ہوں کہ اس طرح تو وہ تمہیں ہمیشہ لے لیے تنہا کر دیں گے " ایہا اسکی بخار سے تپتی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے بولی

بجیا تم کیوں اس بیکار سے وجود کے لیے اپنی زندگی تباہ کر رہ ہو۔۔۔۔۔ میں ایک ناکارہ لڑکی ہوں "۔۔۔۔۔ جو اس دنیا میں سب کے لیے صرف ایک مسئلہ ہے جسے ہر کوئی بس ختم کر دینا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ میں کسی کے لیے خوشی کا سبب نہیں ہوں تم کیوں میرے لیے پریشان ہوتی ہو۔۔۔۔۔ چلی جاو بجیا چلی جاو۔۔۔۔۔ یہ ناہو کے تمہاری خوشیوں کو بھی میری بد نصیبی نگل جائے " وہ اٹھ کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

اس نے ایہا کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر کر دروازہ بند کر لیا

لاڈو دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ پلیز مر حامیری جان دروازہ کھول دو۔۔۔۔۔ " ایہا زور زور سے دروازہ بجارہی " تھی مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا

میں اس دروازے کو کبھی نہیں کھولوں گی بجیا۔۔۔۔۔ چلی جاو یہاں سے۔۔۔۔۔ "وہ کھڑکی کے پاس آگئی"  
اور غور سے باہر چمکتے چاند کو دیکھنے لگی

وہ انتہائی رکھائی سے بولی۔۔۔۔۔۔۔ بھول گئی تھی کے باہر اسکی ہمدرد بہن اسکے دکھ میں گھول رہی  
ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن رویوں کے سفاک روپ جو اس نے دیکھ لیے تھے ان اب ہمدرد لوگوں کے چہرے بھی گم  
ہونے لگے تھے وہ پہچان نہیں پاتی تھی کے کون اسکے اپنے پرائے ہیں اور کون اسکے پرائے اپنے ہیں

کبھی کبھی درد ہمیں وہ سبق پڑھاتے ہیں جو بڑے سے بڑے معلم نہیں پڑھا پاتے اور کبھی کبھی یہ دکھ ہی ان  
راستوں کا مسافر بناتے ہیں جو روشنی میں بھی اندھیر نگر ہوتے ہیں

Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

اس کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنا شروع ہو گئے وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان پر بندھ نہیں باندھ پائی  
تھی

اس کے آنسو کسی کے دل میں طوفان برپا کر گئے۔۔۔۔۔ اسکا اشکوں سے تر چہرہ کسی کے دل کا چین لوٹ کر لے گیا وہ اپنی ہی سوچوں میں گم خود کو اندھیری رات میں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ جب اسے اپنا چہرہ کسی کی پر تپش نگاہوں کی زد میں محسوس ہوا اس نے نیچے اندھیرے میں سامنے دیکھا

وہ کوئی ہیولہ سا تھا وہ چہرہ اونچا کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا مر جانے آنکھیں سکیڑ کر اس سائے کو دیکھنا چاہا۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ وہ نقوش اس پر واضح ہونے لگے

مگر جیسے ہی چہرے سے شناسائی ہوئی مرحاجی جان سے کانپ گئی اس اندھیری رات میں وہ اسے اس وقت اسکی موت کا پروانہ لیے کھڑا ایک درندہ لگا تھا اسکی چہرے کی ہوائیاں ایک پل میں اڑ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com \*\*\*\*\*

رضیہ کمرے میں داخل ہوئیں تو عابد صاحب انہیں کہیں بھی نظر نہیں آئے وہ روم سے ایجنڈ سڈی میں آگئی جہاں وہ انہیں فائلوں میں الجھے پلندے کے ساتھ مل گئے

کبھی بیوی کو بھی وقت دے دیا کریں عابد " وہ شکوہ کرتی انکی پاس ہی چئیر پر بیٹھ گئی "

بھئی یہ تو بہت غلط بات کی ہے آپ نے۔۔۔۔۔ ہم نے تو آپکو آج وقت دینے کے لیے ہی اوف لیا تھا پر " افسوس آپ شوہر کو اہمیت دینے کے بجائے بہن کے پاس چلیں گئی " وہ مصنوعی دکھ سے فائل بند کرتے ہوئے بولے

" اب زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں ہے سب جانتی ہوں میں " ارے یہیں تو میں مارا جاتا ہوں کے تم سب جان لیتی ہو " وہ مسکرا کر بولے " اب مجھے باتوں میں مت الجھائیں بہت ہی ضروری بات کرنی ہے مجھے آپ سے " وہ بیک وقت ہی سنجیدہ ہو گئی " کیا بات ہے۔۔۔۔۔ افشاں کے گھر تو سب خیریت ہے نا " وہ بھی پریشانی سے گویا ہوئے "

www.kitabnagri.com  
میں اپنی بہن کی پریشانی ہی دور کرنا چاہتی ہوں عابد۔۔۔۔۔ آپ نے زندگی کے اس خوبصورت سفر میں ہمیشہ " میرا ساتھ دیا ہے اور میں جانتی ہوں آپ آج بھی میری بات رد نہیں کریں گے

میں نے ہمیشہ یہ ہی کوشش کی ہے رضیہ کی تمہاری ہر جائز خواہش پوری کر سکوں۔۔۔۔۔ تم مجھے بہت عزیز ہو " اور بصیر کے بعد سے تو میرے لیے اور بھی خاص ہو گئی ہو " وہ انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں بولے

وہ خوشی سے انہیں اپنی بات کا پوشیدہ مطلب سمجھا رہی تھیں

بچھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ پر رضیہ تمہیں نہیں لگتا یہ بچوں کی زندگی ہے اور وہ معاملے کی پیچیدگی کو سمجھ گئے تھے

اسی لیے اب چاہتے تھے کہ رضیہ بھی انکی بات سمجھ جائے

www.kitabnagri.com

<http://www.kitabnagri.com/>



Page 116

بھی دلوایا ہے۔۔۔۔۔ اور سب سے بڑی بات میں افشاں کو زبان دے چکی ہوں میں اسے اور دکھ میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔ میری بہن اتنے عرصے سے دکھ میں گھلے جا رہی ہے میرا فرض بنتا ہے کہ اسکا دکھ کم کروں میں۔۔۔۔۔ اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے

رضیہ بیگم آج تو شاید آپ انکا دکھ کم کر دیں۔۔۔۔۔ خدا نخواستہ اگر آگے انا کے ساتھ بصیر کچھ

کرتا ہے تو کیا افشاں یہ دکھ جھیل پائے گی "انہوں نے آخری بار سمجھنا ضروری سمجھا وہ انہیں زندگی میں کبھی پچھتاتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے تھے اس لیے بار بار انہیں فیصلے پر غور و فکر کے لیے کہہ رہے تھے

اب آپ مجھے لفظوں کی جال میں مت الجھائیں۔۔۔۔۔ آپ اپنی بات کریں کیا بصیر کے لیے آپکو میری " بھانجی پسند نہیں " انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا

میری مجال کے میں تمہاری کی ہوئی بات سے " Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

بہن دیہان رہے کے سب سوچ سمجھ کے ہی ہو " انہوں نے عزیز جان بیوی کے آگے گویا ہتھیار ڈال دیے

اوو عابد آپ کتنے اچھے ہیں، میں ابھی ہی جا کر بصیر سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔ "وہ خوشی سے کہتے ہوئے " فوراً اٹھ گئی

حوصلہ رکھو رضیہ ابھی وہ سو گیا ہو شاید۔۔۔۔۔ اس نے یونی جانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ "وہ انکا ہاتھ پکڑا نہیں"

دوبارہ بیٹھتے ہوئے بولے

وہ تو صبح صبح ہی یونی کے لیے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔ پھر میں اس سے کب بات کروں گی "وہ افسوس کرتے " ہوئے بولیں

بھئی حد کرتی ہو تم بھی، ہتھیلی پر سرسوں جمانے والے بات کر رہی ہو، خیر سے اس نے گھر بھی آنا ہوتا ہے " کے نہیں۔۔۔۔۔۔ جب گھر آگیا تو کر لینا بات "وہ انکی جلد بازی دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے

ہاں یہ بھی، صبح ہی کر لوں گی بات، عابد آپ تو خوش ہیں نامیرے فیصلے سے کہیں آپ کو تو میرا یہ فیصلہ غلط نہیں " لگ رہا " وہ اب پھر ایک دم سے پریشان ہو کر ان سے پوچھنے لگی

نہیں رضیہ میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں بھلا اور تمہارا ہر فیصلہ ہی اللہ کے کرم سے آج تک سہی ثابت ہوا " ہے، انشاء اللہ اس بار بھی وہ پاک ذات ہم پر کرم کرے گی " وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے ہی انہی تسلی دے دی جبکہ انکا خود کا دل مطمئن نہیں تھا

www.kitabnagri.com

[illegible]

طرح وہ اپنے والدین کے فیصلے کی عزت نہیں کر سکے گا جس طرح انہوں نے آج تک ماں باپ کی فیصلے کو مقدم جانتے ہوئے آج تک رضیہ کو کوئی تکلیف نہ ہونے دی تھی بس اسی لیے مضطرب تھے

یہ فیصلہ تو آنے والے وقت میں ہی ہونا تھا کہ کون کس کے حق میں کس طرح بہتر ہے

\*\*\*\*\*

رات کے آدھے پہر میں بھی نیند شمس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ لڑکی جو اسکی زندگی میں آج سے محض دو دن پہلے داخل ہوئی تھی اسکا چین و قرار سب لوٹ کر لے گئی تھی

اس سے پہلے ملاقات ہی شمس کے لیے کوئی دلچسپ نہیں تھی پہلی نظر میں تو وہ اسے ایک بھری شیرنی لگی تھی مگر جب اگلی نظر اس پر پڑی تو ایک سہا ہوا ہرن کا بچہ لگ رہی تھی جو درندوں کی بھیڑ میں غلطی سے آ نکلا تھا جسکا پہلا شکاری وی خود تھا

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولنے سے بھی خاص فرق نہیں پڑا وہ اب بھی نظروں کے پردے پر پوری شان سے موجود تھی



میں ابھی آرہا ہوں۔۔۔۔۔ تم گیٹ کھلو اور جلدی " وہ کہتے ساتھ ہی جلدی سے اپنے بیڈ سے اٹھ گیا "

وہ اس حالت میں بھی غضب ڈھانے کی حد تک وجہ لگ رہا تھا اسکے چوڑی شانے اور چھاتی اسکی شرٹ سے واضح ہو رہے تھے اور اسکی جسمانی مضبوطی کو ظاہر کر رہے تھے

شمس بابا اس وقت نکلنا مناسب نہیں۔۔۔۔۔ "وہ تھوڑے ڈرے ہوئے لہجے میں بولا ڈر تھا کہ کہیں وہ خفا " ہی نا ہو جائے مگر شاید لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ اس کے غصے کو ہوا دے چکا تھا



میں نے پوچھا تم سے کہ کیا مناسب ہے اور کیا نہیں۔۔۔۔۔۔ جتنا کہا جائے صرف اتنا ہی سنا کرو "۔۔۔۔۔۔ اپنی اوقات مت بھولا کرو۔۔۔۔۔۔ ایک دو ٹکے کے نوکر سے زیادہ اوقات نہیں ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔ آئے بڑے مجھے صبح غلط کا سبق پڑھانے والے۔۔۔۔۔۔ آئندہ اپنی اس زبان کو میرے سامنے کھولنے سے پہلے لاکھ دفعہ سوچ لینا " وہ شدید غصے کی حالت میں بولتا اپنے لفظوں کی سختی بھول گیا

معاف کر دیجئے شمس بابا۔۔۔۔۔۔ "اب کے نبیل کی آواز میں مالک اور نوکر کا لحاظ موجود تھا اس کی بات " مکمل ہوتے ہی دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی اور ٹھیک دو منٹ بعد وہ بذات خود نبیل کے سامنے موجود تھا

تم کیوں آرہے ہو ساتھ۔۔۔۔۔۔ میں اکیلا ہی جاؤں گا " اسے اپنے ساتھ نکلتا دیکھ وہ پوچھنے لگا اور اگلا ہی حکم " بھی دے دیا



شمس بابا یہ نوکر آخری سانس تک آپ کے ساتھ رہے گا۔۔۔۔۔۔ اب اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے " ساتھ نا جاؤں تو آپ کو یہیں میری سانسیں روکنی ہوں گی۔۔۔۔۔۔ پھر ہی میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔۔ آپ کی خدمت کرنے سے روکنا تو اس نوکر کے اپنے بس میں بھی نہیں ہے " وہ نہایت وفا شعار لہجے میں گردن نیچی کیے بولا

شمس نے اسکی بات پر اپنے لب باہم بھیج لیے



ایم سوری۔۔۔۔۔ میں پریشان تھا اس لیے یہ سب بول گیا اور تمہاری یہ صبح غلط کی تقریر مجھے اس وقت " اچھی نہیں لگی، ایم اگین سوری " وہ رخ دوسری طرف کر کے بولا

نبیل دھرے سے مسکرایا کے بامشکل خود اسے اپنی مسکراہٹ کا احساس ہوا اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی ہو سکتا مگر ایک نوکر نہیں کیونکہ نوکروں سے مالک معافیاں نہیں مانگا کرتے، وہ بھی اسکی جیب میں سوار ہو گیا جو تھوڑی ہی دیر میں فراٹے بھر رہی تھی

تقریباً دس منٹ کی ریش ڈرائیونگ کی بعد وہ اپنی منزل پر موجود کھڑا تھا

شمس بابا آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔ کیا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ " وہ شمس کو گاڑی سے نیچے اتر " آگے بڑھتا دیکھ عجلت میں بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شمس تیز تیز قدموں سے چل رہا تھا اسکی بات کا جواب دینے کے لیے مڑا ہی تھا جب اندھیری رات میں پہلی رات کے چاند کو دیکھتی مرچا پر اسکی نظر پڑ گئی

منظر ایک دم ساکت ہوا تھا،،،،، گردش کرتی زمین شمس کے لیے تھم گئی کتنے سالوں بعد اسکے دل کو اپنی دوا ملی تھی۔۔۔۔۔ اسکے زخمی دل نے آخر اپنا مرہم حاصل کر ہی لیا تھا۔۔۔۔۔ سخت گرمی میں بارش کی ٹھنڈی پھوار جیسا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے سامنے والے گھر کی جلتی پیلی روشنی میں اسکے نقوش کو غور سے دیکھا

وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔ اسکی خوبصورت بھورے کنچوں میں پانی کی بوندیں جھلمل کر رہی تھی کوئی شمس سے آج پوچھتا کے تکلیف کیا ہے تو وہ کہتا "مرحاکے آنکھوں میں دیکھنا" اسکی آنکھیں ہرپل کوئی داستان غم ہی سناتی محسوس ہوتی تھیں۔۔۔۔۔ وہ محویت سے اسے دیکھ رہا تھا اسکی والہانہ نظروں کا ارتکاز تھا کہ اس نے نیچے دیکھا

آنکھیں چار ہوئیں۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں نے مسکرا کر اسکا خیر مقدم کیا تو مرحاک کی آنکھیں وحشت سے پھیل گئی

مرحابے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے ایک دم احساس ہوا جیسے رات کافی ہو گئی ہے وہ اور گھبرا گئی۔۔۔۔۔ اسے لگا کہ وہ اس کا وہم ہے۔۔۔۔۔ وہ کھڑکی بند کر فوراً سے پیچھے ہو گئی

یا اللہ یہ یقیناً میرا وہم ہے۔۔۔۔۔۔ "اسکے بخار سے تپتا جسم ایک دم لپینے سے شرابور ہو گیا اور ایک سردی کے لہر اب اسکے جسم میں دوڑ گئی

جیسے ہی وہ شمس کی نظروں سے او جھل ہوئی وہ بے چینی سے آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔

شمس بابارک جائیں۔۔۔۔۔۔ "نبیل نے جلدی سے آگے بڑھا اسے پکڑ لیا

چھوڑیے انیب انکل آج نہیں روکو۔۔۔۔۔۔ پلینز مجھے چھوڑ دو جیسے آج اس دن بھی آپ نے ایسے ہی مجھے " پکڑ لیا تھا اور میرے اپنے مجھ سے دور ہو گئے تھے "وہ ہوش میں واقع ہی نہیں تھا اس بات کا اندازہ نبیل کو اسکے طرز تخاطب سے ہو گیا اس نے آج اتنے سالوں بعد اسے آج اس نام سے پکارا تھا جس نام سے وہ ہمیشہ انہیں پکارتا تھا اور انکے ہاتھ کی گرفت ہلکی ہو گئی

وہ جھٹ سے انکے حصار سے نکل آگے بڑھا وہ ابھی دروازہ پیٹتا اس پہلے ہی نبیل ہوش میں آیا اور دوڑ کر اسکی طرف آیا

www.kitabnagri.com

بیٹا یہ سب اس وقت مناسب نہیں۔۔۔۔۔۔ جو کرنا ہو صبح کرنا ابھی واپس چلو " انہوں نے اس بپھرے شیر کو " ایک بار پھیر قابو کرنے کی کوشش کی

وہ۔۔۔۔۔ وہ رورہی تھی انیب انکل۔۔۔۔۔ وہ دکھی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ضرور ہوا " ہے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں انیب انکل اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔ " وہ بکھرا بکھرا سا اوپر کھڑکی کی طرف دیکھ کر بولا

وہ شمس کی ہے اور جس نے بھی شمس کی مرحا کو تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔۔۔ میں اسے دوزخ کا راستہ دکھا دوں " گا۔۔۔۔۔ وہ زندہ جہنم کے آگ میں جلے گا۔۔۔۔۔ " وہ ایک دم پھر بھڑک اٹھا تھا

نبیل آج پھر اتنے سال بعد اس کا جزباتی روپ دیکھ رہا تھا، وہ بھی آج کی ہی طرح کا دن جب وہ بے بس تھا اور اس کی زندگی راکھ ہو گئی تھی وہ اس دنیا میں میں اپنی دنیا کھو چکا تھا

Kitab Nagri

یار میں اسے گلے لگانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ آخر وہ اتنی دکھی کیوں ہے مجھے جاننا ہے۔۔۔۔۔ بس وہ ایک بار " میری پناہوں میں آجائے۔۔۔۔۔ میرے گلے لگ جائے میں اس کے سب دکھ دور کر دوں گا۔۔۔۔۔ انیب انکل کچھ کریں یار مجھے اسے اپنی بانہوں کے محفوظ گھیرے میں لینا ہے کچھ کریں۔۔۔۔۔ اس کا اس طرح آنسو سے تر چہرہ " دیکھ میرا دل کر رہا ہے کے اس دنیا کو آگ لگا دوں

وہ اپنے اصل سے ہٹ کر بول رہا تھا مرحا کی تکلیف اس کی آنکھوں میں محسوس کی جاسکتی تھی وہ ایک جوگی ہی لگ رہا تھا



وہ جلدی جلدی قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔ اسی جلدی میں وہ بصیر سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔

بصیر نے لمحے کی بھی دیر کیے بغیر اسے سہارا دے گرنے سے بچایا مرنے سے بچنے کے لیے اسکی شرٹ کو سامنے سے پکڑ لیا اور آنکھیں سختی سے بند کر لی بصیر نے مسکراتے ہوئے اسکے تاثرات جانچے وہ کسی سہمی ہوئی گڑیا کی طرح اسکی بانہوں کے حصار میں تھی

اسی لمحے دور کھڑے ایک نقاب پوش نے ان دونوں کی تصویر لے لی



بصیر نے بہت نرمی اور احتیاط سے اسے اسکے قدموں پر دوبارہ کھڑا کیا

www.kitabnagri.com

تم اتنا ڈرتی کیوں ہو مر جا۔۔۔۔۔ تھوڑی باہمت بنو۔۔۔۔۔ تم جتنا ڈرو گی یہ دنیا تمہیں اتنا ہی اور ڈرائے گے " وہ اسے کے ڈرے ڈرے سہمے روپ کو دیکھ کر بولا جو شروع سے ہی اسکی شخصیت کا حصہ تھا

وہ جب سے اسے ملا تھا ایسے ہی دیکھا تھا ڈرتے ہوئے، روتے ہوئے پریشان ہوتے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ آزاد ملک کی ہو کر بھی اسے ایک قیدی لگی



Page 129



اعتماد، یقین، بھروسہ یہ ہر ایک پر نہیں کیا جاتا اور جنہیں یہ مان دیا جائے اگر وہ ہی اسے ریزہ ریزہ کر دیں تو سوائے افسوس اور پچھتوائے کے کچھ نہیں بچتا یہ لفظ ہی بے معنی ہو جاتے ہیں

انا نہیں آئی آج آپکے ساتھ۔۔۔۔۔"مرحانے اسکے عقب میں دیکھا وہ دونوں تو ہمیشہ ساتھ ہی ہوتے تھے " نہیں یار میں اسکے گھر گیا تھا اسے پک کرنے۔۔۔۔۔خالہ نے کہا آج اسکی کوئی ایکسٹرا کلاس ہے جسکی وجہ سے " وہ کیب سے آئی ہے۔۔۔۔۔اب دیکھ بھی نہیں رہی۔۔۔۔۔اوووو وہ رہی "اس نے ارد گرد نظر گھما کر دیکھتے ہوئے کہاں اور پھر وہ اسے سامنے کوریڈور میں ایک گروپ کے ساتھ کھڑی ہوئی نظر آئی

انا آج غصے میں اکیلی ہی آگئی تھی اس نے مر حاکو دیکھ لیا تھا وہ اسکی طرف آہی رہی تھی جب اس نے انکے ٹکراؤ کو دیکھ لیا اس نے بصیر کے چہرے پر مر حاکو دیکھ کر آنے والی مسکراہٹ بہت اچھے سے محسوس کی تھی جہاں دل کو تکلیف ہوئی تھی وہیں اسے اسکا انکے پاس جانا بیکار لگا تھا

وہ خواہ مخواہ ہی ایک گروپ کے ساتھ کھڑی ہو کر ان سے ڈسکشن کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی مگر دیہان مسلسل انکی ہی طرف لگا ہوا تھا

Page 131

انا گیلری کے سنسان گوشے میں کھڑی خاموش آنسو بہا رہی تھی جب بصیر نے آکر اسے آواز دی

بصیر حق دق سا اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا،،،،، اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ انایہ حرکت بھی کر سکتی ہے  
،،،،، انا سے وہیں چھوڑ دوبارہ وہاں سے واک آٹ کر رہی تھی جب بصیر نے اسے ہاتھ سے پکڑ کھینچ لیا

www.kitabnagri.com

انا ایک دم گھبرا گئی جب بصیر نے اسکی کمر پر اپنی گرفت سخت کر دی

کیا وضاحت کرو گی یہ کیا حرکت تھی،،، "وہ انتہائی غصے میں دلی دلی آواز میں بولا "



نہیں انا میں ڈبل مائنڈ نہیں ہو رہا،،، ہاں میں مانتا یوں مرنا کے لیے میرے دل میں ایک سو فٹ کورنر ہے " " " " شاید اسے پیار کی شروعات بھی کہہ سکتے ہیں " اس نے انا کی تھوڑی سے پکڑ اسکا چہرہ اونچا کیا اور ایک لمحے کو روکا

مگر تم ضروری ہو میرے لیے انا،،،، تم میری لیے میرا قیمتی اثاثہ ہو،،،، جسے میں کبھی کھونا نہیں چاہوں گا " " اس نے جھک کر انا کی پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ اسکی زندگی میں پہلی ایسی جسارت تھی جس میں انا نے شدت محسوس کی تھی

وہ ایک طرف مرہا کے لیے بھی اظہار محبت کر رہا تھا اور اسے بھی باندھ رہا تھا یہ کیسی آزمائش آکھڑی ہوئی تھی اس کے لیے وہ ایک بار پھر اس کے سینے ہر سر رکھے سسک اٹھی

بصیر نے اپنے بازوؤں کا گھیر اسکے گرد تنگ کر دیا،،،،،

رو نہیں انا،،،،، اُس ہر ٹنگ ڈیر،،،،، اور آج تم میرے ساتھ گھر چلو گی،،، کیونکہ خالہ کو آج اسکی بھانجی کی " بہت یاد آرہی ہے " وہ اسکے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولا جو رونے کی وجہ سے اسکے چہرے پر آگئے تھے اسکے گلابی چہرے پر آنسوؤں کی لکیر تھی بصیر مسکرا دیا

اس نے بس بصیر کی بات پر سر ہلا دیا کیا کہتی اسکے لیے تو یہ ہی بات ہضم کرنا مشکل ہو رہی تھی کہ وہ مرحا سے محبت کرنے لگا ہے

کیا تم مجھے ابھی گھر لے جاو گے،،،،، میں تھوڑا اپ سٹ ہوں " وہ انگلیاں گھماتے ہوئے بچوں کی طرح بولی "

کیا ماما سے شکایت کرنی ہے میری " بصیر نے اسکی نازک سی انگلی اپنے ہاتھ میں پکڑ لی انا نے شرارت سے سر " ہاں میں ہلا دیا

www.kitabnagri.com

جان نالے لوں تمہاری \_\_\_\_\_ " اس نے انا کی انگلی پکڑ منہ میں دبا لی اور زور سے کاٹ لیا انا کی انگلی سرخ " ہو گئی انا نے آنکھوں میں آنسو بھرا سے خفگی سے دیکھا اور پھر بولی

تم جان تو لے ہی چکے ہو بصیر اب کیا چاہتے ہوئے "وہ اپنی انگلی سہلاتے ہوئے بولی"

یہ جان میری ہے چاہوں تو اسے سنبھالوں یا ختم کر دوں میری مرضی "وہ اسکا ہاتھ پکڑ آگے بڑھتے ہوئے"  
عجیب دھونس بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔۔ انا کو اسکا یہ دھونس بھر انداز ایک آنکھ نابھایا

\*\*\*\*\*

مرحانے کتنی ہی دیر بصیر اور انا کا انتظار کیا مگر وہ نہیں آئے نا نہیں آنا تھا نا وہ آئے وہ پریشانی سی خود ہی اکیلی  
کلاس کی طرف چل دی وہ ابھی کوریڈور سے گزر رہی تھی جب اسے اپنے ارد گرد ایک سخت حصار کا احساس  
ہوا اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کون ہے چھوڑو،،، کون ہے،،، پلیز مدد کرو کوئی "وہ ایک لمحے میں ہی چیخ و پکار کرنے لگی شمس نے ایک ہاتھ  
فوراً سے پہلے اسکے منہ پر رکھ دیا اب کے مرحا کی جان سہی سے ہوا ہوئی تھی کسی کا سخت ہاتھ اسکی کمر کے گرد  
گھوم گیا تھا وہ اب مکمل طور پر شمس کی گرفت میں تھی اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں



ششششش،،، لیڈی وائے آریو سوشاؤٹنگ "شمس کی خمار بھری آواز بلکل اسکے کان کے قریب ابھری تھی اسکی " سانسوں میں طلاطم برپا ہو گیا وہ ایک دم ساکن ہو گئی

اس کے وجود سے اٹھتی خوشبو تو شمس کو بھی پاگل کیے دے رہی تھی،،،

میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔۔۔ اگر زر اسابھی شور کیا تو تمہاری یہی گردن دبا دوں گا۔۔۔۔۔۔۔ نام بتاؤ اپنا "۔۔۔۔۔ "شمس نے دھیرے دھیرے اپنا ہاتھ اسکے منہ سے ہٹا اور اسکی گردن کے گرد لپیٹ لیا اور نرمی سے اسکا نام پوچھا مرہا کو سانس آنا مشکل ہو گیا

مرہا۔۔۔۔۔ مرہا "وہ ہکلاتے ہوئے بولی اسکی باریک باریک انگلیاں شمس کے بھاری منطبوط ہاتھ میں " پیوست ہو رہی تھیں

www.kitabnagri.com

مرہا،،، مائی گرل،،،،، دا اونلی گرل اوف شمس علوی "شمس کی ہلکی سی گھمبیر آواز اسکے کانوں میں انڈیلی "۔۔۔

یہ اسکا نام نہیں تھا شمس کے لبوں سے ادا ہوئے یہ جملے اسکے لیے زندگی نوید تھی اسے لگا کوئی اسے زندگی کی طرف بلارہا

تم پسند آگئی ہو مجھے،،، اور جب مجھے کوئی چیز پسند آجائے تو وہ میری ہو جاتی ہے اسکے لیے مجھے کسی کی اجازت " کی ضرورت نہیں ہوتی " شمس نے اسکے اسی ہاتھ کو پکڑا جس سے اس نے شمس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور اسے گھما کر اپنی طرف کیا

اب اسکا ایک ہاتھ شمس کے کندھے پر اور ایک اسکے سینے پر تھا شمس نے اسکی آنکھوں میں دیکھا،،، آہ اسکی یہ بھری کانچ جیسی آنکھیں یہی تو کمزوری تھیں شمس کی اور جب آنسوؤں سے بھری ہوتی تو ظلم ڈھاتی تھیں اور اب بھی وہ اسکی آنکھوں کے تیروں سے زخمی ہی تو ہو رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مائی لیڈی،،، وائے آریو وینگ " شمس نے اسکے سینے پر دھرے ہاتھ کو پکڑا اور اس پر ایک بوسہ دیا مرحانے " اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا



چاہیے،،، میں نے کیا بگاڑا ہے کسی کا جوہر کوئی مجھے ہی ازیت دینے پہنچ جاتا ہے "وہ ہاتھوں میں چہرہ دیے پھوٹ پھوٹ کر رودی آواز آنسوؤں سے بھاری ہو رہی تھی

شمس سب کچھ بھول اسکا رونا دیکھنے لگا،،،، اسکا دل کیا اس ایک ایک دکھ کو آگ لگا دے جس سے مراد وچار تھی اس وقت کچھ بھی یاد نہ رہا یا درہا تو بس یہ کہ جو لڑکی سامنے بیٹھی رو رہی ہے اس کے آنسو اس کے پتھر دل کو تڑپا رہے ہیں وہ بھول گیا اسکا مقصد کیا تھا

شش چپ ہو جاوے بی گرل،،،، پلیز رو با بند کرو،،،، مجھ۔۔۔۔ مجھ سے تمہارے یہ آنسو برداشت نہیں ہو " رہے،،، اب نہیں رونا "وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا اسکا چہرہ جلدی سے اپنے ہاتھ میں لیا وہ دیوانہ وار اس کے چہرے سے آنسو پونچھتے ہوئے بولا اسکی اپنی آواز کانپ رہی تھی

Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

اس معمولی سی لڑکی نے شمس علوی کو اپنے سامنے گھٹنوں پر جھکا دیا تھا اگر کوئی اس وقت شمس کو دیکھتا تو ضرور غش کھا کر ہی مر جاتا وہ زمین پر بیٹھا ایک لڑکی کے آنسو پونچھتے ہوئے ایک ضدی بچہ لگ رہا تھا

مرحانے رونا چھوڑا سے دیکھا جو مسلسل اس کے آنسوؤں کو دیوانہ وار اپنی انگلیوں پر چن رہا تھا

تم رو نہیں،،،،، منہم۔۔۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا،،، لیکن تم مت رو،،، اگر رو گی تو سچ " میں تمہیں بھی ماروں گا اور خو کو بھی ازیت دوں گا " وہ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑے ہوئے بولا ایک ہاتھ سے مسلسل اسکے گال کو سہلا رہا تھا

میں خود نہیں روتی۔۔۔۔۔ یہ دنیا مجھے مجبور کرتی ہے،،، کوئی ایسا ہے ہی نہیں جو دکھ کے بجائے خوشی کا سبب " بنے " وہ اپنے ہاتھ سیدھے کیے انہیں دیکھتے ہوئے بولی

مجھ پر یقین کرو بے بی گرل میں تم تک پہنچنے والے ہر ستم کار راستہ موڑ دوں گا،،،،، بس میرا ہاتھ تھام لو " شمس " نے اپنی چوڑی سفید شفاف ہتھیلی اسکے ہاتھ کے آگے کر دیے

مرحانے چونک کر پہلے شمس کو اور پھر اسکی اپنی طرف بڑھی ہوئی ہتھیلی کو دیکھا

میں بہت کمزور لڑکی ہوں،،،،، اب کچھ اور سہہ نہیں پاؤں گی " مرحانے بہت دھیمی آواز میں اپنا خدشہ ظاہر " کیا

شمس نے اسکے سلونے سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کو سختی سے تھام لیا جیسے اب نہیں چھوڑے گا

میں تمہارا مضبوط سہارا بنوں گا،،،، اسکے لیے مجھے تمہاری اجازت بھی نہیں چاہیے لٹل گرل "اس نے اسکے " چہرے کو اوپر کرتے ہوئے کہا مر حاکي خوبصورت آنکھیں چمک اٹھی

میں نہیں جانتا تم نے دنیا کے کتنے ظالم چہرے دیکھے ہیں۔۔۔۔۔۔ مگر میں تمہیں اب ایک ایسی دنیا میں " لے جاؤں گا جہاں تم خود کو ایسا محسوس کرو گی۔۔۔۔۔۔ جیسے صبح کی دھند کی شبیہ ہوتی ہے ویسی ہی نرم شفاف۔۔۔۔۔۔ محبتوں میں بسی ایک خوبصورت خوشبو جیسی " وہ تھوڑا آگے ہوا اور اسکا چہرہ اپنا ہاتھوں میں تھام لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ آنکھوں میں اسکے سلونے معصوم سے چہرے کو سموتے ہوئے چاہت کے جڑبوں سے چور آواز میں کہہ رہا تھا

مرحانے ایک پل کے لیے اپنی گھنیری پلکوں کی باڑا اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا مگر وہاں بہت الجھن تھی مرحا اس میں الجھ گئی۔۔۔۔۔۔ مگر جب نظر اسکے مسکراتے ہوئے چہرے پر پڑی تو خود بخود نظریں جھک گئی



ان معصوم اداؤں سے اگر مجھے گھائل کرنے کا ارادہ کیے بیٹھی ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھو تم جنگل کے شیر کو زخمی " کر چکی ہوئی " شمس نے اسکی جھکی جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اسے اپنے چوڑے سینے میں ایسے جذب کر لیا جیسے اب کسی اور کی اس پر نظر ہی نہیں پڑنے دے گا

مرحاکا دل آج اسکے سینے میں منہ چھپائے اپنے اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی اللہ اسکے دکھوں کے مداوے کے لیے اسکے ہمدرد کو بھیجے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ آج اتنا مضبوط سہارا ملتے ہی اسکے شکوے دور ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ آج اسے لگ رہا تھا کہ انیس سال سے جن راہوں کی وہ مسافر رہی تھی وہ اب ختم ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ اب نئے راستوں کے دروازے اسکے لیے کھولے جائیں گے جن پر چلتے ہوئے اسے اپنے قدموں میں گلابوں کی نرم مٹ محسوس ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔ شمس اسے اس جہنم سے نکال لے گا جس میں جب سے جل رہی تھی جب سے اس سفاک دنیا میں اسکی آنکھیں کھلی تھیں

www.kitabnagri.com

وہ اپنے خوشگوار خیالوں میں گم شمس کی سوچوں کو محور سے بالکل دور نکل گئی جہاں اسکی تباہی کا سامان تیار تھا



\*\*\*\*\*

تم خود بھی نہیں جانتے بصیر کے تم مجھے کس جہنم میں کھینچ لائے ہو۔۔۔۔۔ دعا کرتی ہوں جس آگ میں مجھے جلا رہے اس کے تپش تم تک کبھی ناپہنچے۔۔۔۔۔ میں تو خالی ہاتھ ہو گئی ہوں مگر خوشیاں تمہارا در کبھی ناچھوڑیں۔۔۔۔۔ اللہ کرے تمہیں تمہاری سچی محبت مل جائے۔۔۔۔۔

محبت میں ڈوبی چاہت کے رنگ لیے نگاہیں بار بار بصیر کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔ اس نے سچے دل سے بصیر کے لیے دعا کی تھی۔۔۔۔۔ بصیر کو دعا دیتے اسکا خود کا دل اس طرح کر لایا کہ ایک آہ لبوں سے بھی نکل ہی گئی

انا تمہیں ایک بات بتاؤں۔۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھ کر بولا جو اس کے پکارنے پر فوراً ہی جھک گیا تھا انا نے " بس ہاں میں سر ہلا دیا تھا

مجھے مر حا کی آنکھیں بہت پسند ہیں۔۔۔۔۔ جانتی ہو اسکی آنکھوں کا رنگ بھورا سبزی ماٹل سا ہے "

۔۔۔۔۔ جب دکھی ہوتی ہے تو اسکی آنکھیں ساتھ ہی دکھی ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور جب وہ۔۔۔۔۔ وہ

مسکراتی ہے تو اسکی آنکھیں بھی مسکراتی ہیں۔۔۔۔۔ "وہ انا کے دل پر گزر رہی قیامت سے بے خبر بہت پر جوش

سا بولا تھا

www.kitabnagri.com

گاڑی کو پورچ میں کھڑا کر اس نے ونڈ سکرین سے باہر دیکھا۔۔۔۔۔ انا کی آنکھیں برس رہی تھیں اور چہرہ جھکا ہوا تھا۔۔۔ ایک طویل وقفے کے بعد وہ پھر بولا

مجھے اسکی آنکھوں کی چمک اتنی پسند ہے انا تم اندازہ نہیں لگا سکتی۔۔۔۔۔ تم دیکھنا انا میں ان آنکھوں میں " اپنے سنگ ایسے خواب سجاؤں گا کہ وہ ہر دکھ بھول بس اپنی مسکراتی آنکھوں سے آنے والے زندگی کو میرے ساتھ جیے گی " وہ ایک دم اسکی طرف مڑا تھا اور انا کے خوبصورت نرم و نازک ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیا

انا کی تیز تیز چلتی دھڑکن ایک دم ساکن ہو گئی۔۔۔۔۔ یہ اب اور کیا کہے گا۔۔۔۔۔ میرے اللہ میں اور نہیں سن سکتی۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ ہاں اسکی اب بس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کھینچ کر اپنی ہتھیلی اسکے ہاتھ کی بند مٹھی سے نکالی

بصیر نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ چکا تھا

**Kitab Nagri**

انا ڈیرواٹ ہیپیڈ۔۔۔۔۔ "اس نے اسکا ہاتھ دوبارہ پکڑنا چاہا مگر اب کی بار وہ چیخ گئی "

اب تم اگر میرے پیچھے آئے تو مجھ سے اچھے کی امید ہر گز مت رکھنا بصیر " وہ انگلی اسکے چہرے کے آگے کیے " ہوئے بولی آواز اور ہاتھ کی کپکپہاٹ واضح تھی



بصیر تم جانتے بھی ہو کے تم اپنی ماں سے بات کر رہے ہو "رضیہ سخت لہجے میں بولیں "

سوری ماما میں تھوڑا ڈسٹرب تھا "وہ ایک ہاتھ سے پیشانی ملتا ہوا بولا "

تمہاری پریشانی کی وجہ تو میں بعد میں پوچھتی ہوں پہلے یہ بتاؤ کونا تو تمہارے ساتھ ہی آئی تھی۔۔۔۔۔۔ اب " کہاں ہے "وہ اسکے عقب میں دیکھتے ہوئے بولیں

ماما وہ پچھلے لان میں ہے۔۔۔۔۔۔ "وہ ناگواری سے بولا "

بصیر یہ آج تمہیں ہوا کیا ہے کس لہجے میں بات کر رہے "وہ انا کے لیے اسکے لہجے میں کڑواہٹ محسوس کرتے " ہوئے بولیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں اس وقت اسکے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اوپر جا رہا ہوں اگر کوئی اور بات کرنی ہے تو بتادیں "وہ " ایک دم سے بیٹھے سے اٹھ گیا لمحہ لمحہ انا کا وہ رویہ یاد آ رہا تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اس سے اپنائے ہوئے تھی

مجھے تم سے اسی کے بارے میں ہی بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ اور ابھی ہی کرنی ہے اسلیے فوراً سے پہلے بیٹھ جاو۔۔۔  
وہ سختی سے بولیں

پلیز ماما "وہ ماتحتی سا بولا "

تمہیں سمجھ نہیں آرہی میری بات "انکو اپنی بات پر اٹل دیکھ وہ مجبوراً بیٹھ ہی گیا اور سوچنے لگا کے پتا نہیں اسکی"  
ماں انا کے بارے میں ایسی کونسی ضروری بات کرنا چاہ رہی ہیں جو آج اتنی سخت ہو رہی تھیں

بصیر بہت پہلے جب تم محض چار سال کے تھے تو میری بہن کے گھر ایک پری اتری۔۔۔۔۔ انا بہت  
خوبصورت بچی تھی۔۔۔۔۔ جو کوئی بھی اسے دیکھتا پہلی نظر میں ہی اسکا دیوانہ ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔ جانتے ہو  
جب وہ ایک سال کی تھی اسکے چاچو کے بیٹے نے اسے دھکا دے دیا۔۔۔۔۔ اور پھر تم نے اسکی ایسی درگت  
بنائی کے وہ لوگ مڑ کر بھی کبھی افشاں کے گھر نہیں آئے "وہ مسکراتے ہوئے انکے بچپن کی یاد اسے بتا رہی  
تھیں

وہ حیران سا اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا چہرہ صاف الجھا الجھا دیکھائی دے رہا تھا

میں نے اسی وقت سوچ لیا تھا کہ میرا بیٹا ہی میری انا کے ساتھ اچھا لگے گا تبھی میں نے افشاں سے تمہارے "  
اور انا کے بارے میں بات کر لی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہ کہتی تھی کہ ابھی بچے ہیں یہ سب طے کرنا ٹھیک نہیں  
۔۔۔۔۔ میں بھی خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔ لیکن پھر جب بھائی صاحب کے گزرنے کے بعد جیسے تم نے انا کو



سنجھلا میں نے اسی وقت یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ انا تمہاری ہی دلہن بنے گی۔۔۔۔۔ اور اب ہم سب بڑوں نے تم دونوں کی بات پکی کر دی ہے "وہ تو بہت جوش سے اسے بتا رہی تھیں

لیکن اس کے اندر تو ایسے جھکڑ چلنے لگے کہ اس کا دم گھٹنے لگا وہ حیران سا اپنی ماں کو دیکھے گیا چند لمحے بعد جب بولا تو آواز بھاری ہو رہی تھی

لیکن ماما میں اسے اس طرح نہیں دیکھتا۔۔۔۔۔ شی از جسٹ آفرینڈ فور می (وہ میرے لیے صرف ایک دوست ہے)۔۔۔۔۔ اور میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں "اس نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کی

اب کی بار حیران ہونے کی باری رضیہ بیگم کی تھی

یہ کیا بکواس ہے بصیر "اب کی بار انکی آواز میں رعب تھا "

یہ بکواس نہیں میری زندگی ہے ماما جسے میں اپنی مرضی سے گزارنے کا پورا پورا حق رکھتا ہوں۔۔۔۔۔ "وہ چلا "

کر بولا کیونکہ اسے اپنی بات ماں کی خواہش کی میں دہتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

ایک بات اچھے سے سمجھ لو بصیر شادی تمہاری صرف انا سے ہی ہوگی اور وہ بھی ایک ہفتے کے اندر اندر ہی "وہ "

حتمی انداز میں بولیں

جانتی تھیں کہ انکی بھانجی بصیر سے محبت کرتی ہے اور بصیر کی بات نے تو انہیں اندھیرے کنویں میں دھکیل دیا تھا جس بھانجی کو شروع سے بیٹے کے خواب دیکھائے وہ دغا دینے پر اتر آیا تھا لیکن وہ بھی اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہتی تھیں اس لیے آواز میں رعب و دبدبہ قائم ہی رکھا



آپ جو مرضی سمجھ لیں ماما لیکن میں ہر گز انا سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔ آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں " کر سکتیں

انا محبت کرتی ہے تم سے بصیر " اب کی بار تھوڑی نرمی سے اسے سمجھانا چاہا جو ایک دم سے بپھر گیا تھا " یہ کیا کہہ رہی تھیں وہ۔۔۔۔۔ کیا مطلب تھا اس بات کا۔۔۔۔۔ کیا انا اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ تو مر حاکے بارے میں اسے بتا چکا تھا

یہ جھوٹ ہے ماما وہ کیسے مطلب۔۔۔۔۔ " وہ بول رہا تھا جب رضیہ نے اسکو بات کاٹ دی " یہ ہی سچ ہے بصیر بہت محبت کرتی ہے وہ تم سے۔۔۔۔۔ تمہارے علاوہ ہم سب نے تمہارے لیے اسکی محبت " دیکھی ہے۔۔۔۔۔ اور اب ایک باہر کی لڑکی کے لیے میں اپنی بھانجی کی خوشیاں برباد نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ ایک ہفتے میں ہی تمہاری شادی انا سے ہوگی۔۔۔۔۔ نہیں تو بھول جاؤ کوئی ماں بھی ہے تمہاری " وہ اپنا فیصلہ اس پر تھوپ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی بصیر نے غصے سے مٹھیاں بھیجنے لیں اب اسے انا کا شدید رینکشن سمجھ میں آ رہا تھا مر حاک کی باتوں سے اسکا چڑ کر وہاں سے چلے جانا اس نے ضبط کرتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کیں اور پھر ایک دم سے کھول لیں آنکھوں میں لال ڈورے صاف نظر آرہے تھے جو اسکے ضبط کی نشانی تھے اسکے قدموں کا تیز رخ اب لان کے پچھلے حصے کی طرف تھا

Page 152



بصیر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ پلیر ہاتھ چھوڑ دیں۔۔۔ درد ہو رہا ہے "وہ سر جھکا کر بولی آنکھوں میں " آنسو کا سیلاب اُمڈ آنے کو تیار تھا

اسکی اتنی سختی تو کبھی برداشت نہیں کی تھی پھر آج کیسے برداشت کرتی۔۔۔۔۔ وہ تو اسکے نرم رویوں کی عادی تھی۔۔۔۔۔ پھر کیسے اسکا یہ سخت روپ اسکی برداشت تھا۔۔۔۔۔ اسے تو اسکی ہر خواہش پر سر خم کر دینے والے بصیر سے محبت ہوئی تھی مگر اب جو سامنے کھڑا تھا وہ اسکا بصیر تو نہیں تھا وہ اسکا بصیر ہو ہی نہیں سکتا تھا

کیسے انابی بی کیسے چھوڑ دوں یہ ہاتھ۔۔۔۔۔ جانتی ہو ممانے کہا ہے کہ وہ ہماری شادی ایک ہفتے کے شورٹ نوٹس پر کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ اب تو یہ ہاتھ میرے ہاتھ میں ہی رہنے والا ہے۔۔۔۔۔ اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں اس ساتھ کو تمہارے لیے جہنم بنا دوں گا جس میں تم روز جلوگی۔۔۔۔۔ میری محبت کا قتل کر تم سمجھتی ہو اپنی فتح کا جشن مناو گی۔۔۔۔۔ "وہ اسکی حیران آنکھوں میں دیکھتا ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

www.kitabnagri.com

اور وہ تو بس حیران سے اسے تنکے جارہی تھی جس سے محبت کی تھی وہ تو شاید کہیں نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی تھا

اب تو مان لو محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔ شروع سے ہی میری ہمدردی کو تم نے پتا نہیں کیا سمجھ لیا۔۔۔۔۔ ارے " مجھے کیا پتا تھا کہ تم ایک گھٹیا کردار کی ایسی لڑکی ہو جسے کسی سے بھی محبت ہو جائے گی۔۔۔۔۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو تم جیسی لڑکی سے ہمدردی کرنا تو دور ایک نظر اٹھا کر تک نا دیکھتا۔۔۔۔۔ جو نا جانے میرے علاوہ کتنوں کو محبت کے جال میں ہنسنا چکی ہو گی۔۔۔۔۔ مگر یاد رکھنا نا محترمہ میں بصیر ہوں بصیر عابد۔۔۔۔۔ ترس جاو گی میری محبت کے لیے۔۔۔۔۔ مگر ایک نظر تک بھیک میں نہیں دوں گا میں تمہیں "وہ اسکی کلائی چھوڑ طنز کے تیر برساتے ہوئے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا

انانے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے سامنے کھڑے شخص پر یقین نا آ رہا ہو۔۔۔۔۔ آیا یہ وہی شخص ہے جو اسے بچپن سے جانتا ہے۔۔۔۔۔ نہیں یہ وہ نہیں یہ تو اپنی محبت کے کو حاصل نا کرنے والا ایک ناکام عاشق تھا جو اپنی ہار کا ماتم کسی کے کردار کو چھلانی کر کے منارہا تھا۔۔۔۔۔

بات اب اسکی محبت کی نہیں عزت نفس کی تھی وہ کیسے اسے معاف کر دیتی اس نے تیش کے عالم میں آگے بڑھ بصیر کے بازو کو پکڑا اسکا رخ اپنی طرف کیا

www.kitabnagri.com

تو سنیں بصیر عابد صاحب ہاں کی تھی انابیہ رحمان نے آپ سے محبت۔۔۔۔۔ اتنی محبت کی ہے کہ آج آپ " ہی میرے سامنے مغرور بنے کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ مگر انابیہ نے محبت کی ہے۔۔۔۔۔ کردار کا سودا نہیں جس کی آپ یوں نیلامی شروع کر دیں " اس نے ہاتھ اونچا کر بصیر کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی

Page 156



مگر یہ کیفیت صرف چند لمحوں کے لیے ہی تھی وہ اگلے ہی پل واپس اپنی اسی حالت میں لوٹ آیا جہاں انا اسکی خوشیوں کی قاتل بنی تھی

\*\*\*\*\*

وہ چھت کی صفائی کر رہی تھی نیچے سے سب کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ یہ تو بہت عام سی بات تھی۔۔۔۔۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں ایسے جو دوسروں کو تکلیفوں کے سپرد کر خود پر سکون رہتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن آج جو مختلف بات تھی وہ مرحا کی کھنکتی ہوئی مسکراہٹ تھی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ

وہ جب جب شمس کو سوچ رہی تھی لب خود بخود مسکرا دیتے تھے۔۔۔۔۔ دل میں عجیب گدگدی سے ہوتی تھی۔۔۔ ایک تحفظ کا احساس اپنے حصار میں لے لیتا تھا۔۔۔۔۔  
www.kitabnagri.com

کیا بات ہے بھی میری لاڈ تو آج بہت مسکرا رہی ہے "ایہا اسکے قریب آکر اسکے کان کے قریب جھک کر بولی "

وہ جو شمس کے خیالوں میں گم تھی ایک دم سے سیدھی ہوئی اور گھبرا کر ایہا کو دیکھا



کیا ہوا ڈر کیوں گئی میں ہی ہوں " ایہا نے اسکی خوف سے پھیلی آنکھوں میں دیکھ کر کہا "

بجیا جن کے پاس کوئی نہیں ہو تانا۔۔۔ اگر انکے قریب کوئی آجائے تو وہ ایسے ہی ڈر جاتے ہیں " وہ جھاڑو ایک طرف رکھتے ہوئے بولی اور منڈیر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی

اور مجھے کیوں لگ رہا ہے کے،،، آج تم کسی بہت ہی اپنے کے خیالوں میں گم ہو۔۔۔۔۔ " ایہا نے شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بجیا اپنا تو نہیں پتا۔۔۔ ہاں لیکن کوئی ایسا ضرور ہے جس کو سوچتے ہوئے میرے درد سے بھرے دل کو ایک میٹھی سی خوشی مل رہی ہے " وہ آسمان پر دور خلاوں میں دیکھتے ہوئے بولی

نظریں ہر جگہ ایک ہی چہرہ تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ شمس علوی کا چہرہ۔۔۔۔۔ مگر وہ تو اب دل میں بس گیا تھا۔۔۔ کہیں اور دیکھنے سے بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ تو اسکے اندر کہیں بس چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے سوچتے ہوئے ہنس دی

ایہا بہت غور سے اسکی ہنسی دیکھ رہی تھی

مرحہ کبھی بھی خوشیوں کا راستہ دوسروں میں تلاش نہیں کرتے۔۔۔۔۔ یہ آپکی ہوتی ہیں انہیں تلاش بھی خود " ہی کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ نہیں تو یہ عارضی بن کر رہ جاتی ہیں " ایہا اسکے قریب چل آئی اور اسکے ہاتھ تھام لیے بجیا میں نے اللہ سے اپنی خوشیوں کا رہبر مانگا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ مجھے اللہ نے دے دیا اب تم دیکھنا میں کبھی " دکھی نہیں ہوں " اسکے کہتے ساتھ ہی آسمان میں زور کی گرج کے ساتھ تیز تیز بارش شروع ہو گئی

مرحہ نے اپنے ہاتھ ایہا کے ہاتھ سے کھینچ لیے اور منڈیر چھوڑ چھت کے بیچ بیچ آکھڑی ہوئی

" تم دیکھنا بجیا جب میں اس دنیا سے اتنی خوشیاں سمیٹوں گی کے سب میری خوشیوں پر رشک کریں گے " اس نے اپنے ہاتھ پھیلا لیے اور گول گول گھوم کر بھگنا شروع ہو گئی ایک ایک بوند آج دل کی زمین پر شمس کی محبت کی مہر لگا رہی تھی،،،،، وہ اس بات سے انجان تھی کے اسکا دکھوں سے خوشیوں کا سفر ابھی بہت طویل ہے۔۔۔۔۔ جس میں اسکے پاؤں زخمی اور روح چھلنی ہو جانی تھی

کاش مرحہ تمام خوشیاں دینے والے کے بجائے اپنی خوشیاں ہی مانگ لیتی " ایہا اسکے معصوم چہرے کو دیکھتے " ہوئے سوچ رہی تھی اسکے شفاف چہرے پر بوندیں بہت چمک رہی تھیں بہت پاکیزہ منظر تھا بالکل اسکی شخصیت کی طرح۔۔۔۔۔ وہ دل سے سوچ رہی تھی اور دل تو خوش فہم ہو جاتا ہے جیسے اس وقت وہ ہو رہی تھی

\*\*\*\*\*

انا آرام سے چلتے ہوئے رضیہ بیگم کے پاس آئی اور انکے قریب ہی بیٹھ گئی

خالہ مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔" وہ انگلیاں چٹختے ہوئے بولی "

اندر کوئی بار بار کہہ رہا تھا کہ یہ بیوقوفی مت کرو۔۔۔۔ وہ شخص تمہارا ہی تو ہے۔۔۔۔ بس بھٹک گیا ہے  
۔۔۔۔ منزل اسکی تم ہی ہو۔۔۔۔۔

مگر اس نفرت کا کیا کرتی جس کا اظہار بصیر نے اسکے سامنے کیا۔۔۔۔۔ کیسے اسکی ذات کو ایک پل میں دو  
کوڑی کا کر دیا۔۔۔۔ اسکی محبت کو پاؤں کے نیچے رکھ ایسا مسلا کہ وہ بھر بھری ریت ہو گئی۔۔۔۔۔ احساس  
محبت تو اب وہیں کہیں اسکے پاؤں کے نیچے دفن ہو گیا تھا

خالہ آپ نن۔۔۔۔ نے بصیر سے ہماری شادی کی بب۔۔۔۔ بات کی ہے " اس نے نیچے فرش کو گھورتے "  
ہوئے ہوئی اپنی بات مکمل کی



تو کیا خالہ آپ بصیر سے انکی خوشیاں چھین لیں گی " اس نے اپنے دل کو روندھ کر یہ الفاظ ادا کیے "

وہ تو بیوقوف بن گیا ہے بلکل۔۔۔۔۔ تم بیکار میں اسکے لیے اداس ہو رہی ہو۔۔۔۔۔ شادی کے بعد خود ہی " عقل ٹھکانے آجائے گی اسکی تم فکر ہی مت کرو۔۔۔ بس ایک ہفتے کی بات ہے۔۔۔ میں نے افشاں سے بات " کر لی ہے۔۔۔۔۔ اب میں کسی کی نہیں سنوں گی۔۔۔۔۔ شرفو سے کہتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ آئے گا۔۔۔۔۔

پر خالہ میری بات تو سنیں۔۔۔۔۔ " انہوں نے بچ میں ہی اسکی بات کاٹ دی "

بلکل نہیں سنوں گی اور اب جاو۔۔۔۔۔ ایک ہفتے بعد یہیں تو آنا ہے تمہیں " وہ اسکے سر پر بوسہ دے کر شرفو " کو آویں دیتی اٹھ گئی پھر مڑ کر اچانک بولیں " اور ہاں اگلے ہفتے تک تم یونی نہیں جاو گی " ہاتھ اٹھا کر اسے تنبیہ کرتی وہ باہر چلی گئیں

اور وہ وہیں کھو گئی اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی جو چند روز میں کیا سے کیا ہو گئی تھی

\*\*\*\*\*

مرحانے عرصے میں آج پہلی بار دل سے یونی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کو  
سجانے کے لیے ان میں ابھی کاجل کی لکیر کھینچ رہی تھی جب دروازہ کھلا  
ایہا چلتے چلتے اسکے عین پیچھے آکر رک گئی

آج تمہیں زیادہ جلدی نہیں یونی جانے کی "ایہا نے اسے کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا"

"نہیں وہ تو بس ایسے ہی روز دیر ہو جاتی ہے اس لیے"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے پھر آج مت جاو کیونکہ میں آج واپس جا رہی ہوں اور یہ دن اپنی بہن کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں "

"

لیکن مجھے ہر صورت آج یونی جانا ہے "وہ اتنی تیزی سے بولی کہ ایہا منہ کھولے بس اسے ہی دیکھے گئی "

لاڈو خیریت تو ہے "ایہا نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا "

ہااا۔۔۔ ہاں بجیا سب ٹھیک ہے "اپنے اتنے جلدی جواب دینے پر وہ سٹپٹا کر بولی "

بجیا کا حکم ہے کے آج اسکی لاڈو اسکے ساتھ وقت گزارے گی "وہ حتمی انداز میں بولی "

پر بجیا۔۔۔۔۔ "وہ ایک دم سے اداس ہو گئی دل تھا کے آج تو اڑ کر یونی پہنچ جائے "

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا بجیا سے زیادہ بھی کچھ ضروری ہے "ایہا مایوسی سے بولی "

نہیں بجیا۔۔۔ ٹھیک ہے نہیں جاتی بس اب خوش "دل تو اداس ہو گیا تھا مگر چہرے پر مسکراہٹ سجا کر وہ "

خوشدلی سے بولی



تو ٹھیک ہے تم چیخ کر کے نیچے آ جاؤ میں تمہاری پسند کا شیر خور مہ بناتی ہوں آج "وہ اسے جلدی آنے کا کہہ کر " خود جلدی جلدی نیچے آ گئی

اتنا تو اسے بھی پتا تھا کہ چھٹی تو اس نے کر لی مگر بھابیاں اسکی اس چھٹی کو کس طرح کیش کرنے والی تھیں اس لیے خود کو جلدی سے کمپوز کروہ نیچے آ گئی

\*\*\*\*\*



مرحبا پر سکون نیند کی آغوش میں چہرے پر معصومیت لیے سو رہی تھی

اسے اپنے اوپر تھوڑا جھکاؤ محسوس ہوا۔۔۔۔۔ کسی کی اکھڑتی بکھرتی تیز ہوتی سانسیں اتنی سردی میں بھی اسکے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔۔

کوئی تھا جس نے اسکے کان کی لو کو چھوا تھا۔۔۔۔۔ اسے کسی کی انگلیوں کا لمس اپنے لبوں پر محسوس ہوا اس نے جاگی سوئی کیفیت میں آنکھیں کھولیں

مگر نظر جیسے ہی نظر اپنے اوپر جھکے وجود سے ٹکرائی حواس ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر جلدی سے بیدار ہو گئے  
نیند پلوں میں کہیں دور جاسوئی

وہ اسکے کمرے میں کیسے آیا؟؟؟ رات کے اس وقت وہ اسکے کمرے میں کیا کر رہا ہے؟؟؟ گھر میں سے اگر کسی  
نے اس وقت اسے مرہا کے کمرے میں دیکھ لیا تو؟؟؟؟ یقیناً اسے زندہ قبر میں اتار دیں گے۔۔۔۔ سوالوں کی  
اس بوچھاڑ نے اسکے سارے حواسوں کو اپنی جگہ لاٹھا تھا

شمس نے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تو محفوظ ہوتا وہ مسکرایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسکے ایک ایک نقش کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اس چہرے کو کتنے عرصے بعد دیکھ رہا ہو نظریں بھٹکتی ہوئی اسکے  
خوبصورت لبوں کے کنارے پر الجھ گئی۔۔۔۔ اسکے اوپری لب کا کٹا و پہلی نظر میں ہی اسکے دل کو بھا گیا تھا اب  
بھی دل گدگد رہا تھا وہ بے خود سا اسکی طرف جھکا تھا

مرحاکے حواس پل میں جاگے اسے نے جھٹکے سے اپنے اوپر جھکے شمس کو دھکا دیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف  
بھاگی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی

شمس چہرے پر غیض و غضب لیے مرحا کی طرف بڑھا اور ہاتھ دبوج اسکا رخ اپنی جانب کیا

یہ کیا حرکت کی ہے۔۔۔ آئندہ اگر مجھے اس طرح دور دھکیلا تو تمہارے جسم سے روح کھینچ لوں گا " اسکا منہ "  
دبوج وہ غراتے ہوئے بولا

مرحانے ڈبڈائی آنکھوں سے شمس کو دیکھا،، دل نے اسے ابھی تو محبت کی مسند پر بیٹھایا تھا پھر کیوں اتنی جلدی  
وہ اپنے حق سے دستبردار ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے اسے پوری قوت سے خود سے دور دھکیلا

ہم مسلمان ہیں شمس صاحب،، کچھ حدود ہیں جن پر ثابت قدم رہنا ہم پر فرض ہے رات کے اس پہر جانتے "  
بھی ہیں ایک لڑکی کے کمرے میں آپکی موجودگی کیا معنی اخذ کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر آپ کے لیے تو کوئی

ایسی لائن نہیں بنی جسے پار کرنا آپکے لیے مشکل ہو۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں سے آنسو گرٹے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں بولی

بلکل اس طرح شمس صاحب آپ میرے دل کی زمین کی ساری حدود کو پھلانگتے ہوئے میرے اندر تک بس " گئے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن میں شاید بھول گئی تھی کے خوشیاں نصیب والوں کا مقدر ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ میں تو ٹھہری صدا کی بد نصیب۔۔۔۔۔ ایسی خوشیوں پر بھلا میرا کیا حق " وہ مایوسی کی انتہا کو چھو رہی تھی آواز میں اب آنسو کی نمی کے ساتھ ساتھ اتنے سالوں کا درد بھی شامل تھا

اسکے آنسو شمس کی ہمیشہ سے کمزور رہے۔۔۔ اب بھی اسکے آنسو دیکھ وہ تڑپ کے اسکی طرف بڑھا تھا

Kitab Nagri

ایسا نا کہو۔۔۔ تم دل بن کر دھڑکنے لگی ہو اس مقام پر " اس نے اپنے دل کی جگہ پر مرقا ہاتھ پکڑ کے رکھ دیا "

تم کیسے بد نصیب ہو سکتی ہو۔۔۔ تم میرے ساتھ جوڑ گئی ہو اور میں تو خود اپنی بخت کا ستارا ہوں جس سے تم " ہمیشہ روشن رہو گی " شمس نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا وہ اسکے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا مگر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا

وہ اسکے لڑکی آگے سب بھولنے لگتا تھا جیسے اب سب بھول رہا تھا اپنا مقصد۔۔۔۔۔

" \_ تم میری اندھیری زندگی میں روشنی بن کر چمکی ہو،،، بس رویا مت کرو مجھے تمہارے یہ آنسو تڑپاتے ہیں "

آپ کے لفظ مجھے بھی تو تڑپا رہے ہیں " اس نے آنکھیں اٹھا کر بڑے اعتماد سے شمس کی آنکھوں میں دیکھتے " ہوئے کہا

اسکے اس طرح تن کر اپنے سامنے کھڑا دیکھ شمس حوش کی دنیا میں لوٹ کر آیا اور محبت لٹاتی آنکھوں سے اب ہر تاثر غائب تھا وہ دو قدم بڑھ کر آگے آیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہاری کمزوری یہی ہے مرہا کے تم لفظوں کی تیروں سے ہی زخمی ہو جاتی ہو جبکہ دنیا تو بہت ظالم ہے " وہ " اسکے قد تک نہیں آتی تھی اس لیے وہ جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

محبت لفظ نہیں جزیہ ہے اسے سنا نہیں پڑھا جاتا ہے،،، میرے لفظ مت سنو بس میرے جزیوں کو پڑھو " اسکی " آنکھیں کچھ اور کہہ رہی تھیں ت چہرے پر کوئی اور ہی داستان رقم تھی

مرحانے سہمی ہوئی نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا  
شمس اسکا ڈرنا محسوس کر چکا تھا

کیا تم مجھ سے ڈر رہی ہو " وہ اس سے دور ہو گیا اسے لگا شاید وہ اسکی موجودگی سے خوفزدہ ہو رہی ہے "

مرحانے سر کو اثبات میں ہلادیا

شمس کے چہرے کے تیکھے نقوش تن گئے،،، وہ اسے قابل اعتبار نہیں سمجھتی تھی،،، اسکے خون کی گردش مزید  
تیز ہو گئی

www.kitabnagri.com

" \_\_\_\_ لٹل گر کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے "

نہیں۔۔۔ آپ پر بھروسہ ہے۔۔۔۔۔ " وہ ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی "

اس کی یہ خاموشی شمس کو بہت کھلی تھی وہ کیوں بولتے بولتے خاموش ہو گئی تھی

لیکن آپ کی آنکھیں کوئی اور ہی سچ بتاتی ہیں شمس،، اب بتائیں کہ میں کس پر بھروسہ کروں آپ کے سچے جزیبوں "  
"پریا ان آنکھوں پر یہ ان کا ساتھ نہیں دیتی

شمس کو ایک دفعہ تو اس لڑکی کی زہانت پر رشک ہوا جو اسے پرکھ رہی تھی مگر وہ مسکرایا تھا ایک چھپی ہوئی  
مسکراہٹ جو مرحاسے مخفی تھی



اگر ایسی بات ہے تو سنو،، یہ میری نظروں کی پیاس تھی جسے بجھانے میں یہاں چلا آیا۔۔۔ تم سے محبت کی "  
ہے کوئی کھیل تھوڑی ہے "وہ اسکی تھوڑی پر اپنی انگلیوں کی گرفت بناتے ہوئے بولا

میں بہت جلدی الجھ جاتی ہوں اب بھی آپ مجھے باتوں میں لگا رہے ہیں "وہ منہ بسورتے ہوئے بولی "



شمس کو اسکی اس اد پر واقع میں ہی جی بھر کیا پیار آیا وہ اسکی دسترس میں تو تھی مگر ملکیت میں نہیں۔۔۔ اگر وہ اسکی ملکیت میں ہوتی تو اسے اپنے لفظوں نہیں عمل سے جتنا کہ وہ اسکے لیے کتنی خاص ہے

لیکن ابھی کے لیے تو اس نے اپنے دل کو ڈپٹ کر خاموش ہی کر دیا

مرحہ اسکے اوپر نیچے ہوتے چہرے کو دیکھ جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

اب آپکو جانا چاہیے اگر کوئی آگیا تو خواہ مخواہ ہی کوئی بات بن جائے گی اور میں اس پوزیشن میں ہرگز نہیں ہوں " کے اپنی کوئی صفائی پیش کر سکوں " وہ شرمندہ سی چہرہ جھکا کر اسے جانے کے لیے کہہ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا تم سچ میں چاہتی ہو کہ میں چلا جاؤں " وہ ایک آنی برواچکا کر بولا "

مرحانے ہاں میں ایک اور بار گردن ہلا دی

شمس جی بھر کے بد مزہ ہوا

ٹھیک اگر تمہاری مرضی اسی میں ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں "وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا "

یہ کہاں جا رہے ہیں "مرحانے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا "

بھئی ابھی تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں چلا جاؤں،،، تو تمہاری ہی بات پر عمل کر رہا ہوں،،، اب اس میں بھی کوئی "مسئلہ ہے "وہ اب کی بار تنگ آ کر تنگ کے بولا

"آپ یہاں سے ناجائیں "

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کہاں سے جاؤں "وہ حیران ہوتا ہوا بولا "

مرحانے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا

"یہاں سے نیچے چلے جائیں "

اگر یہاں سے نیچے گیا تو یقیناً سیدھا اوپر ہی جاؤں گا "وہ طنزیہ انداز اپناتے ہوئے بولا "

"آپ اس طرح کیوں کہہ رہے ہیں"

تم مجھے مناسب ایک ہی دفعہ کیوں نہیں سیکھا دیتی کے یہ ایسے کرنا ہے اور یہ ایسے بولنا ہے،، پھر مجھے بھی " پریشانی نہیں ہوگی " وہ اسکے خوبصورت لبوں کو فوکس کرتے ہوئے بڑے معنی خیز انداز میں بولا

مرحانے سٹپٹا کے جھکاسر فوراً اٹھایا وہ اسے بڑی ہی عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا  
مرحانے اسکا ہاتھ پکڑا اسے کھڑکی پاس کھڑا کر دیا

اب جائیں گے یہاں سے یا میں یہاں سے نیچے کو دجاؤں کیونکہ آگے ہونے والے تماشے سے تو بہتر ہے کے " میں یہیں سے چھلانگ لگا کر اپنی جان چھڑواؤں " وہ اسکی آر پار ہوتی نظروں سے خائف ہوتی تپے تپے لہجے میں

www.kitabnagri.com

بولی

مجھ پر رعب جمار ہی ہو " وہ کھڑکی سے بندر کی طرح لٹک کر ایک آنکھ سیٹھ کر اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے ابھی کچا " چبا جائے گا

مرحانے گردن اکڑائی اور پھر بولی

"کیا آپ مجھے روکیں گے"

ناجانے کیوں وہ شمس کی محبت پا کر کر مغرور سی ہو رہی تھی اس لیے ہر لفظ سے صرف محبت اور مان ہی جھلک رہا تھا

ارے نہیں نہیں ہم میں اتنی جرات کہاں "وہ پائپ لائن کو پکڑے نیچے اترتے ہوئے سر جھٹک کر بولا "

اسکا انداز اتنا دلفریب تھا کہ مرحا کی جلت رنگ ہنسی فضا میں گونج گئی اور وہ تو جیسے بس کھوسا گیا تھا وہ ہنسی تھی تو اندھیرے کا منظر بھی اتنا روشن روشن لگ رہا تھا وہ مسمرانز سا اسے دیکھے گیا

www.kitabnagri.com

اسکی نظروں کے کی ارتکا ز سے گھبرا کر وہ اندر کی طرف بھاگ گئی اور کھڑکی پٹ سے بند کر دی

شمس کی مسکراہٹ بھی سیمیٹی اور اسے پاس کھڑے نبیل کی موجودگی کا احساس ہوا جو اسے اتنے عرصے بعد ایسے مسکراتا دیکھ خود بھی ہنس رہا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو کیا میرے سر پر سینگ نکل آئے ہیں " وہ واپس اپنے خول میں سمٹ چکا تھا اس لیے اسے " گھر کتے ہوئے بولا

" نہیں شمس بابا وہ تو بس "

شمس نے پیچ میں ہی اسکی بات کاٹ دی

اچھا بس بس زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے تم گھر سے کال کر کے گاڑی منگو الویا کیب سے چلے جاؤ میں " یہاں سے سیدھا کلب جاؤں گا " اسے بنا اپنے آگے بولنے کی محنت دیے وہ اپنی جیب کو فراٹے سے وہاں سے نکال لے گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نبیل اسکی اس اداہ پر پھر بھی مسکرا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اب اپنے آپ سے بھاگ رہا ہے

وہ جانتا تھا وہ غلط کر رہا ہے مگر وہ ہر غلطی پر بھی اسی کا ساتھ دیتا تھا وہ ہمیشہ سے ان کا وفادار رہا تھا اب بھی وہ انکا وفادار ہی تھا جسے صرف مالک کی ہاں میں ہاں ملانی ہوتی ہے

صبح غلط کے سبق تو وہ بھول جاتے ہیں

\*\*\*\*\*

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

یونی کاد اخلی دروازہ پار کرتے ہی مرحا کی نظروں نے انا اور بصیر کے لیے ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا

اس نے چاروں طرف نگاہ گھمائی مگر وہ دونوں اسے کہیں نہیں دیکھے وہ اپنی خوشی ان سے بانٹنا چاہتی تھی

جب فرنٹ سائیڈ پر وہ اسے نہیں دیکھے تو وہ یونی کی بیک سائیڈ کی طرف چل نکلی وہ حصہ آگے سپورٹس گراؤنڈ کی طرف جاتا تھا

وہ اپنے دیہان بلکل گم سم سی چل رہی تھی،،، ادھر ادھر کا حوش تو بلکل بھی نہیں تھا

اگر اسکا دماغ اس وقت کہیں اور ناپہنچا ہوتا تو اسے اندازہ ہوتا وہ چلتے چلتے بلکل ایک سنسان حصے کی طرف نکل آئی ہے۔۔۔۔۔ وہ بس اپنے آپ میں گم بس انا اور بصیر کو ڈھونڈتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

ایک دم روک کر اس نے پیچھے دیکھا ایسے لگا جیسے کوئی اسکے تعاقب میں ہو۔۔۔۔۔ دو منٹ تک ادھر ادھر دیکھنے پر بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا اسے ایک لمحے کو خوف محسوس ہوا مگر اس نے پھر سے چلنا شروع کر دیا



ابھی ایک قدم ہی آگے بڑھایا ہو گا جب کسی نے اسے بازو سے پکڑ پیچھے کی طرف کھینچا اس نے خوف سے چیخنا چاہا جب ایک ہاتھ اسکے لبوں پر جم گیا اور اسکی آواز اندر ہی دب گئی اسکی آنکھیں خوف سے پھٹنے کو ہو گئی ادھر ادھر کوئی زی روح نظر نہیں آرہی تھی

یار مال تو بڑا زبردست ہے " جس شخص نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تھا وہ اپنے ساتھ کھڑے ساتھی سے خباثت " سے بولا

مرحاکا جسم ہولے ہولے لرز نے لگا اب وہ خود کو ہی گالیاں دینے لگی کے اکیلے کیوں اس طرف نکل آئی تھی

چل تھوڑا مزہ ہم بھی چکھ ہی لیتے ہیں " کہتے ساتھ ہی اس نے مرحاکے گرد لپٹا دوپٹہ کھینچ لیا مرحاکا آنکھوں " سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ایسے کھڑی اپنی عزت کا جنازہ نکلتے نہیں دیکھ سکتی تھی اس نے ہمت کی اور اپنی منہ پر مضبوطی سے جمے ہاتھ پر زور سے کاٹ لیا

مخالف نے کراہتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ اس کے چھوڑتے ہی مر حانے بھاگنے کے لیے قدم آگے بڑھائے  
جب اس کے دوسرے ساتھی نے مر حاکو بالوں سے پکڑ کھینچا

سالی ہم سے ہوشیاری کرتی اب دیکھ میں کیا کرتا ہو تیرے ساتھ "اس مر حاکے نازک سے گالوں پر تین چار "  
تھپڑ دے مارے اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا اور وہاں سے خون ریسنا شروع ہو گیا

اسکو تو میں دیکھتا ہوں کمینے نے اتنی زور سے کاٹ ہے "پہلا ساتھی اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے مر حاک کی طرف بڑھا "  
اسے کھینچ کر زمین پر پٹخ دیا

اس کے سر کا پچھلا حصہ زمین سے ٹکرائے کی وجہ سے وہاں سے بھی بھل بھل خون نکلنے لگا

www.kitabnagri.com

وہ شخص مر حاک کی عزت کو تار تار کرنے کے لیے اس پر جھکا تھا مر حاکس پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اتنی  
جدوجہد میں جسم کا ایک ایک حصہ دکھ رہا تھا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے حوش بھی جاتے ہوئے محسوس ہو رہے  
تھے

اس نے اس لمحے شدت سے اللہ کو یاد کیا اور جیسے اللہ نے اسکی دعا فوراً سنی

وہ شخص اس سے پہلے کے مرحا کو چھو تا اسکے سر پر کسی نے زور سے ہاکی دے ماری وہ درد سے بلبلا تے ہوئے  
دوسری طرف جاگرا

اس کے درد سے کراہنے سے مرحانے اپنی بند آنکھیں کھولی اور سامنے شمس کو دیکھا جو ہاتھ میں ہاکی لیے اس  
وقت آنکھوں میں خون لیے ان دو انسان نما شیطانوں کو دیکھ رہا تھا جو شمس کو سامنے دیکھ اب تھر تھر کانپ رہے  
تھے

وہ اس وقت سیلو لیس شرٹ اور شارٹس پہنے ہوئے تھا سردی ہونے کے باوجود اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ رہا  
تھا کالی زہین آنکھیں خون رنگ ہو رہی تھی گردن کی نسیں حد درجہ پھولی ہوئے تھیں

وہ ہاکی میچ کی پریکٹس کر کے ابھی وہاں سے گزر رہا تھا جب اس نے ان میں سے ایک کو مرحا کے حد درجہ قریب  
جھکے دیکھا اسکے رگوں میں خون کی رفتار تیز ہو گئی وہ بھاگتے ہوئے آیا اور ہاکی سیدھا اس کے سر پر دے ماری

سالوں تمہاری اتنی جرات کے اسے ہاتھ لگاؤ۔۔۔۔۔ تمہاری بوٹیاں نوچ کر کتوں کے آگے ڈال دوں گا" وہ " بری طرح ان دونوں پر ہاوی ہوتے ہوئے انہیں ہاکی سے پیٹ رہا تھا

طحہ دوڑتا ہوا وہاں آیا اسے کسی نے بتایا کہ شمس کی کسی سے لڑائی ہو گئی ہے وہ بھی شمس کی ہی طرح کے حلیے میں تھا بس اسکی شرٹ کارنگ مختلف تھا۔۔۔۔۔ اسے پتا تھا جب بھی شمس کی کسی سے جھڑپ ہوتی تھی تو وہ اگلے کوچینے لائق نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

اسکی نظر دیوار کے ساتھ تھر تھر کانپتی مرچا پر پڑی تو اسے سارا معاملہ سمجھ آ گیا۔۔۔۔۔ وہ بغیر دوپٹے پھٹی قمیض میں زخمی حالت میں دیوار کے ساتھ بیٹھی تھی دونوں ہاتھ اپنے ارد گرد لپیٹے ہوئے تھے

Kitab Nagri

طحہ شمس کو چھوڑا اسکی طرف بڑھا کیونکہ اب سارے سٹوڈنٹس جمع ہو رہے تھے اور اس سب میں بہت بدنامی ہو سکتی تھی

شمس نے ان دونوں کو جب ادموا کر دیا تو نظر مرچا کی طرف بڑھتے طحہ پر پڑی وہ غصہ سے بھرا مرچا کی طرف بڑھا

طحہ اسکو ابھی اسے تسلی دے کر کھڑا کر رہا تھا جب شمس نے اسے کالر سے پکڑ پیچھے دھکا دیا

اس نے آگے بڑھ کر مرحا کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا اور اسکا چہرہ چھپا دیا

سالوں سب کے سب دور رہو اس سے۔۔۔۔۔ نہیں تو ایسی جگہ لے جا کر ماروں گا جہاں پینے کو پانی کی ایک " بوند تک نصیب نا ہوگی " وہ انگلی اٹھا کر سب کی طرف گھماتے ہوئے غراتے ہوئے بولا  
طحہ اسکا غصہ دیکھتے ہوئے ایک دفعہ خاموش ہو گیا

تم اکیلی یہاں اس وقت کیا کر رہی تھی۔۔۔ انتظار کر رہی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ کچھ کر دیں " وہ اب نیچے " اس کے سینے سے لگی روتی ہوئی مرحا سے اونچی آواز میں بولا

www.kitabnagri.com

شمس یار بس کر دے اتنا اور رینکٹ مت کر۔۔ اسکی حالت تو دیکھ " طحہ نے جب دیکھا کہ اس کے غصہ کرنے " سے مرحا کے رونے میں اور شدت آگئی ہے تو وہ شمس کو سمجھانے لگا اس نے اپنا رومال اسکی طرف بڑھایا تاکہ وہ مرحا کے کنارے سے بہتا خون روک سکے مگر شمس نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

طرح بس ضبط کیے کھڑا رہا

سالے میں اور رینکٹ کر رہا ہوں۔۔۔ تو سوچ بھی سکتا ہے کہ اگر میں ابھی وقت پرنا آتا تو وہ کمینے بے " غیرت اسکے ساتھ کیا کرتے " غصے سے اسکی آواز پھٹ رہی تھی مگر پارہ نیچے نہیں آ رہا تھا شمس وہ مجھے گندا کر دیتے۔۔۔ " وہ اسکی شرٹ کو سامنے سے پکڑے سوں سوں کرتے ہوئے بولی "

شش بے بی گرل ڈونٹ کرائے۔۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں گندا کرنا تو دور کوئی تمہیں غلط نگاہ سے " دیکھ بھی نہیں سکتا



تو پھر آج یہ سب کیوں شمس " وہ روتے ہوئے ہی سوال کر رہی تھی " آج کے لیے صرف سوری کر دو بے بی گرل نیکسٹ ٹائم میں کبھی ایسی نوبت آنے ہی نہیں دوں گا " وہ اس " اپنے میں چھپائے سٹونٹس کا ہجوم چیرتا ہوا وہاں سے نکل گیا

\*\*\*\*\*

اس نے نبیل کو کال کر کے بلایا اور مر حاکو آرام سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کروہ نبیل کے پاس آیا

مسٹر مینجر میں ہو سپٹل جا رہا ہوں۔۔۔ تم مینو سے کہہ کر ایک ڈریس کا انتظام کرو اور جلدی "وہ پیچھے گاڑی میں" فرنٹ سیٹ پر پیچھے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر لیٹی مر حاکو دیکھتے ہوئے بولا

شمس بابا ہوا کیا ہے سب ٹھیک تو ہے نا "نبیل نے اس کے ہاتھ سے رستے خون کو دیکھتے ہوئے ہریشانی سے پوچھا "

میں اس وقت بہت پریشان ہوں مسٹر مینجر اور تم بہتر جانتے ہو کہ اس طرح کی سچیوشن میں مجھے یہ سوالات کا "سلسلہ کس قدر گھٹیا لگتا ہے" وہ آنکھوں میں سرد تاثر لیے ٹھنڈے لہجے میں بولا اس کا شانیت انداز آنے والے طوفان کا پتہ دے رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

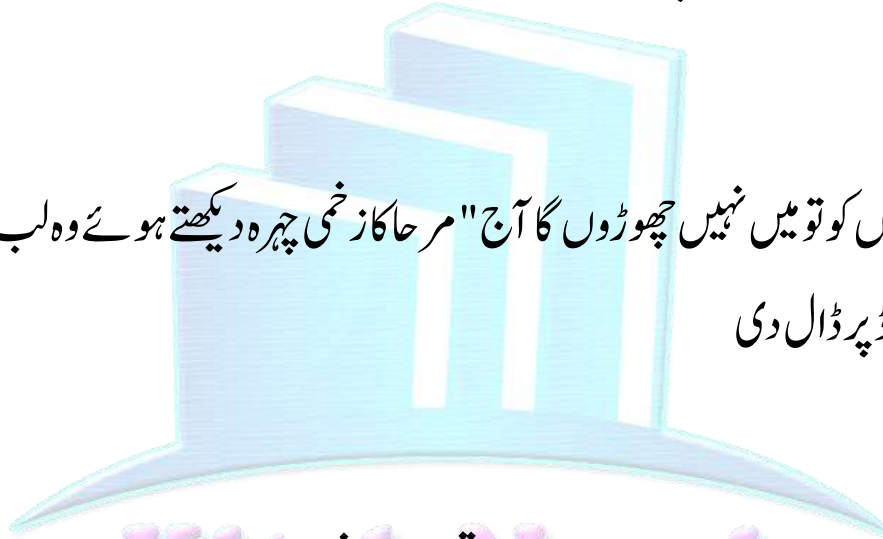
اور جلدی کا مطلب جلدی ہے میں تھوڑی ہی دیر تمہیں یہیں ملتا ہوں۔۔۔ تم مینو سے کہو کہ بہترین ڈریس "کا انتظام کرے"



اسے حکم دے کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور ایک نظر مرہا پر ڈالی جو آنکھیں بند کیے ہوئے تھے اس کے سر پر شمس کار و مال بندھا ہوا تھا شمس اس کے قریب جھکا اور ہونٹ کے زخم پر چپکے بال آرام سے ہٹائے مگر پھر بھی مرہا کی ایک سسکی ابھری

سوری بے بی گرل۔۔۔ "وہ اسکا گال بچوں کی طرح سہلاتے ہوئے بولا اور ہونٹ سختی سے بھیجنے ہوئے تھے "

ان گندے گلی کے کتوں کو تو میں نہیں چھوڑوں گا آج "مرہا کا زخمی چہرہ دیکھتے ہوئے وہ لب بھیجنے کر بولا اور "گاڑی ہو اسپتال والی روڈ پر ڈال دی



اس کا آنکھیں بار بار مرہا کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جو زخمی ہو رہا تھا

www.kitabnagri.com

دل میں ایک فیصلہ کر وہ سوچ چکا تھا کہ اب آگے کیا کرنا ہے

وہ خود اس کے ساتھ جو مرضی کرے مگر کسی دوسرے کو اسے ایک تکلیف تک نہیں پہنچانے دے گا

\*\*\*\*\*

وہ ہوش میں آئی تو خود کو ہو سہٹل کے بیڈ پر لیٹا دیکھ اس نے فوراً اٹھنا چاہا مگر درد سے اس سے اٹھا ہی نہیں گیا سر میں بڑھتے درد کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے

نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو شمس اسے ہی دیکھ رہا اس کے چہرے سے وہ اندازہ نہیں کر پار ہی تھی کہ وہ کیا سوچ رہا ہے مگر وہ جو سوچ رہی تھی اس سے اسکی روح تک لرز رہی تھی اگر آج وہ نا آتا تو۔۔۔۔۔ وہ کیا ہو جاتی اس کے پاس تھا ہی کیا اگر آج عزت بھی گنوا دیتی تو کیا کرتی

اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا اور ہچکیوں سے رونا شروع کر دیا



شمس قدم قدم چلتا اس تک آیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

www.kitabnagri.com

کیوں رو رہی ہو میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا مگر۔۔۔۔۔ میری محبت تم تک آنے والی ہر " مصیبت کو پہلے ہی ختم کر دے گی " اس کے ہاتھ ہٹا کر اس کا لال چہرہ وہ دیکھتے ہوئے بولا

اگر آج کچھ ہو جاتا تو آپکی محبت بھی ختم ہو جاتی شمس "وہ پھر سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی کے "  
یہ اسے کہاں لے کر جائیں گی اب

تمہیں کوئی چھو نہیں سکتا مر حاء۔۔۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ تمہارے آنسو، تمہاری روح، تم پور پور "  
صرف صرف میری ہو "وہ اسکے سلونے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

مرحانے اسکے ہاتھوں میں موجود اپنے ہاتھوں کو دیکھا اسکے حد سے زیادہ سفید ہاتھوں میں اسکے ہلکے گندمی  
رنگت لیے ہاتھ اور بھی سانولے لگ رہے تھے

اس میں ایسا تو کچھ نہیں تھا کہ کوئی اسے دیوانوں کی طرح چاہیے۔۔۔ کوئی عام ہوتا تو بات اور تھی مگر اسکے  
سامنے بیٹھا شخص کوئی اور نہیں شمس علوی تھا [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

جسکا شوبز کی دنیا دنیا میں ایک نام تھا۔۔۔ جو انٹر نیشنل مارکیٹ تک میں پہچانا جاتا تھا۔۔۔ جو لڑکیوں کے دلوں  
دلوں میں دھڑکن کی طرح دھڑکتا تھا اس میں ایسا کیا تھا کچھ بھی تو نہیں کے شمس اسے چاہے

شمس آپ کہتے ہیں کہ آپ محبت کرتے ہیں مجھ سے،،، لیکن محبت کے بھی اصول ہوتے ہیں اگر انہیں نبھایا نہ جائے تو یہ میلی ہو جاتی ہے "مرحانے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ شمس کے ہاتھ سے کھینچ لیے

وہ آج جن کے ہاتھوں میلی ہونے جا رہی تھی وہ بھی مرد تھے اور جو اس وقت اسکا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا وہ بھی مرد تھا لیکن اس نے شمس کو بلا جھجک اپنے ہاتھ تھامنے کی اجازت کیوں دی،،، اس لیے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

اس سوچ نے اسے جھنجھوڑ دیا محبت کوئی رشتہ تو نہیں ہے۔۔۔ تو وہ کیوں اسے اتنا حق دے رہی تھی



شمس چہرے پر حیرت زدہ تاثرات لیے اسے دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

آپ اگر محبت کرتے ہیں تو مجھے اپنا نام دیں شمس۔۔۔ آپکا ہونا ہی نہیں آپکا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے "۔۔۔ جب تک آپ میرے محافظ نہیں بن جاتے آپ بھی میرے لیے انہی دو مردوں کی طرح ہیں جو مجھے گندا کر دینا چاہتے تھے "وہ اسکی حیرانی کو بھانپ گئی تھی

اسکی باتوں سے شمس کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا

میں تمہارے لیے ان دوزلیل حوس کی پجاریوں کی طرح ہوں۔۔۔ میں اگر آج وہاں نہ پہنچتا تو وہ تمہیں نوچ کھاتے اور اس وقت میرے سامنے بیٹھی تم اس کو اس کے بجائے اپنی عزت کے جنازے پر ماتم کر رہی ہوتی " شمس نے آگے بڑھ سختی سے اسکا ہاتھ دبوچ لیا

اس وقت آپ جو کر رہے ہیں وہ بھی مختلف نہیں ہے۔۔۔ آپ میرے ہیں کون جو مجھ پر اپنا حق جتا رہے ہیں "

اس نے اپنا سر اونچا کیا، شمس اس کے چہرے کے قریب جھکا ہوا تھا، مرحانے بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں دیکھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم اس لائق نہیں کے تمہیں عزت دی جائے " شمس نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور کمرے سے نکل گیا "

عزت دینے اور لینے والا میرا رب ہے۔۔۔ اگر اس کا اختیار اس نے دنیا کے بندوں کو دیا ہو تا تو آج سب ہی ایک دوسرے کو نوچ کھسوٹ کر کھا جاتے۔۔۔



اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور دو آدمی کھولتے ہوئے پانی کے بڑے بڑے ٹب ہاتھ میں لیے حاضر ہو گئے

اس نے آنکھ کے اشارے سے انہیں اجازت دی

نبیل اس سب کے دوران خاموش تماشا بنی بنا کھڑا تھا۔۔۔ وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن وہ اسے روک نہیں سکتا تھا

اسکی طرف سے اشارہ ملتے ہی ایک آدمی نے دونوں کے چہرے کو پیچھے بالوں سے پکڑا ونچا کیا اور دوسرے ساتھی نے ان کے چہرے پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دیا



شمس کی چہرے پر اتنی دیر میں اب طمانت بھری مسکان ابھری تھی وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان تک آیا

تم نے آج جس چہرے کو گندا کرنے کی کوشش کی وہ شمس علوی کی امانت ہے۔۔۔ اور جو کوئی بھی میری امانت پر نظر ڈالتا ہے میں اسکا اس سے بھی برا حال کرتا ہوں



وہ ان کے جھلسائے ہوئے چہروں کو حقارت سے دیکھتا ہوا بولا

کھولتے پانی کی وجہ سے انکی کھال موم کی طرح پگھل گئی تھی

وہ دونوں درد سے بے حال ہوتے ہوئے بھی سوچ رہے تھے کہ اس سے برا اب اور کیا ہوگا

شمس نے انہیں اپنی پاؤں سے ٹھوکر مار پیچھے دھکیل دیا اور انکے پاس سے اٹھ کر باہر جانے لگا

شمس بابا ان دونوں کا باپ کتوں کی طرح انہیں ڈھونڈ رہا ہے۔۔ ہم انہیں زیادہ دیر یہاں نہیں رکھ سکتے

www.kitabnagri.com

اسکے بات سن شمس کی پر سوچ نگاہیں پیچھے گرے ان دو لفنگوں پر پڑی

تم ایسا کرو ان دونوں کو مصر سمنگل کروا کر بھیجو اودو۔۔ اس نے سرد سے لہجے میں کہا

شمس بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انکا باپ پی ایم کا بہنوئی ہے۔۔۔۔۔ وہ کسی بھی طرح انکا پتہ لگوالے گا۔۔

اس بات کی فکر تم نہیں کرو۔۔۔ ان کا انتظام میں کروادوں گا۔۔۔ تم بس انکو یہاں سے نکلوانے کا انتظام کرو۔۔۔۔۔ جہاں تک رہی ان کے باپ کی بات تو اسکی طرف ہمارا بہت حساب نکلتا ہے اور کوئی بھی انسان مجھ سے بڑا نہیں ہو سکتا۔۔۔ پھر چاہے وہ پی ایم کا دشتہ دار ہو یا خود پی ایم۔۔۔، اس نے سیگریٹ کیس سے ایک سیگریٹ نکال کر گہرا کش لیتے ہوئے تغاخر سے کہا

نبیل سوچ رہا تھا کہ آج جو اس نے کیا۔۔۔ کیا اس کے بعد کوئی شک رہ جاتا ہے کہ شمس کے لیے شمس سے بڑھ کر کون ہے۔۔



وہ یہ صرف سوچ ہی سکا پوچھ کر وہ اسکے غصے کے وقت اپنی شامت نہیں بلو اسکتا تھا

شمس آکر گاڑی میں بیٹھ گیا اور سیٹ کی پشت پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔۔ آنکھیں بند کی تو مر حاک کی روئی روئی آنکھیں اسکی سامنے آگئی۔۔۔۔۔ اسکی کانچ سی بھوری سبزی مائل آنکھیں۔۔۔۔۔ آنکھیں موندے وہ ان حسین لمحوں کی قید میں تھا۔۔۔

اچانک سے مر حاکانڈروپ سامنے آیا۔۔۔ جو اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔ جن لمحوں میں وہ مسرور ہو رہا تھا اب انہی میں اسے گھٹن ہو رہی تھی

اس کا دل کیا مر حاکے سامنے آجائے اور وہ اسے گردن سے دبوچ لے اور کہے۔۔۔ میں وہ ہوں جسے کچھ بھی حاصل کرنے کے لیے کسی کی اجازت نہیں چاہیے ہوتی۔۔۔ تم ایک پر کٹا پرندہ تھی جسے میں نے پنجرے میں قید کیا۔۔۔ پھر اڑان کے لیے پردیے۔۔۔ مگر تم مجھ سے ہی اب فرار چاہتی ہو۔۔۔

ناکمن مر حاک۔۔۔ تم چاہو بھی تو اب آزادی ممکن نہیں تم مجھے کسی رشتے میں باندھ کر قید نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ جو پر تمہیں اڑنے کے لیے میں نے دیے ہیں ہی انہیں پھر سے کاٹ دوں گا اس نے کہتے ساتھ ہی اپنی آنکھیں کھول دیں

www.kitabnagri.com

اور اپنے اندر بڑھتی گھٹن کو کم کرنے کے لیے اس نے اسلام آباد کی لمبی صاف سڑکوں پر گاڑی چلانے کے بجائے اڑانا شروع کر دی۔۔۔ اسکی فراٹے بھرتی گاڑی کا رخ اب کلب کی طرف تھا

سرپتا چلا ہے کے شمس نے ان دونوں کو اپنے ذرائع استعمال کرتے ہوئے مصر بھیجو ادیا ہے۔۔۔ اسکا پی اے  
معدب سا سر جھکائے کھڑا تھا

وہ چہرے پر ہڈی گرائے اپنی ایزی چئیر کو ارد گرد گھمارتا تھا جب اپنے پی اے کی بات سن اس نے سامنے پڑے  
فائلوں کے پلندے کو جھٹکے سے نیچے پھینک دیا

تم نکلے لوگوں سے کچھ نہیں ہو گا وہ سالاب کی بار پھر جیت گیا۔۔۔

سر میں نے کوشش کی تھی۔۔۔ یہ تو شکر ہے کے انہیں پتا نہیں چلا کے اس سب کے پیچھے کون ہے۔۔۔،،

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس سالے کا تو میں بعد میں کچھ کروں گا پہلے تمہیں ٹھکانے لگانا ضروری ہے۔۔۔،، اس نے پی اے پر دھاڑتے  
ہوئے دراز کھینچ کر اس میں سے گن نکال لی

گن سیدھا اسکے سینے پر تان دی۔۔۔

جتنا درد مجھے شمس کی وجہ سے ملا ہے نا اگر میں یہ ساری گولیاں بھی تمہارے سینے میں اتار دوں تو بھی برسوں سے میرے دل میں سلگتی آگ ٹھنڈی نہیں ہوگی۔۔۔، ہڈی پہنے ہوئے آدمی نے اپنی گن کا دباوا سکے سینے پر بڑھا دیا

سر مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ اب کوئی غلطی نا ہو۔۔۔۔۔ پی اے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے بولا

میری زندگی برباد کرتے وقت کسی نے مجھ سے پوچھا۔۔۔۔۔ نہیں کسی نے نہیں پوچھا تھا۔۔۔ اس دنیا میں اکیلے میں نے خود کو پالا ہے جس طرح مجھ پر رحم نہیں کیا گیا تھا میں بھی کسی پر رحم نہیں کروں گا۔۔۔،، چہرے پر خطرناک ارادوں کا عزم لیے وہ سامنے کھڑے شخص کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھ کر بے رحمی کی حدود کو چھوتا ہوا بولا

www.kitabnagri.com

وہ اسکے سامنے کھڑا رحم کی بھیک مانگ رہا تھا مگر اسے ترس نہیں آیا

چند سیکنڈ بعد ہی کمرے میں ٹھاہ کی آواز گونجی۔۔۔۔۔

ہڈی پہنے شخص نے مسکراتی نظروں سے سامنے خون میں پڑے لت پت شخص کو دیکھا اور اس کے پاس ہی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گیا دھوکے کی گنجائش نہیں ہے میرے پاس ان لوگوں کو مر جانا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ کسی کو دھوکہ دیں

اس نے اس کا خون اپنے ہاتھ پر لگایا اور ہاتھ اپنے چہرے کے قریب کیا۔۔۔ خون کی خوشبو اسے اچھی لگ رہی تھی

شمس بہت جیت لیے تم اب ہارنے کے لیے تیار ہو جاو۔۔۔ تم نے ہمیشہ ہی زندگی سے خوشیاں سمیٹی ہیں اب تمہیں ایسا درد دوں گا کہ تڑپتے رہو گے مگر موت نہیں آئے گی۔۔۔

Kitab Nagri

تمہاری سب سے قیمتی چیز پروار کروں گا شمس۔۔۔ سب سے مزے کی بات یہ ہوگی کہ اب کے بارشکاری بھی تم خود ہو گے اور شکار بھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا کمرے کے کونے میں پڑی کبورڈ کی طرف آیا اسے کھول کر لاکر میں سے ایک تصویر نکالی

اپنا خون سے رنگا ہوا ہاتھ تصویر کے اوپر پھیر دیا

مرحاجو کالی چادر میں لپٹی اس تصویر میں قید تھی اب اس پر خون کے داغ لگ گئے تھے

تصویر کو غور سے دیکھتے ہوئے وہ اتنی زور سے ہنسا تھا کہ آنکھوں کے کنارے تک بھیگ گئے تھے

انتظار کرو اپنی بربادی کا شمس علوی۔۔۔ جلد ہی تم اپنی ہار سے ملنے والے ہو۔۔۔،،، وہ نفرت بھرے لہجے میں بولا

وہ دیوار پر لگی شمس کی لارج سائز تصویر کے پاس آیا اور مرحا کی تصویر عین شمس کے دل کی جگہ پر چپکادی

یہ رہی تمہاری ہار اور میری جیت۔۔۔،،، شمس کے بارعب نقوش دیکھتے ہوئے اسکا چہرہ لال سرخ ہو گیا



تم بہت خوبصورت ہو مرہا۔۔۔،، تمہاری اپنی خوبصورت سے تم خود بھی انجان ہو۔۔۔ تم جانتی بھی نہیں ہو کے تمہاری یہ آنکھیں کس قدر خطرناک ہیں۔۔۔ کوئی ایک دفعہ ان میں ڈوب جائے تو۔۔۔ ان میں سے زندہ واپسی کی امید نہیں کی جاسکتی۔۔۔،، مرہا کے گالوں پر اپنی دو انگلیاں پھرتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسکی انگلیوں کے پوروں نے مرہا کے روئی جیسی ملائم گالوں کو چھوا ہوا ہو

اس نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔۔۔

میرے ہاتھ آگ ہیں سلی گرل ان سے شمس کے ساتھ ساتھ تم بھی جل جاو گی۔۔۔ اپنے خون سے بھرے ہاتھ دیکھتے ہوئے وہ بے بسی کی حدود چھو رہا تھا اسے مرہا پر ترس آرہا تھا اس کی جنگی حیوانیت کا شکار وہ بھی ہونے والی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مگر وہ کیا کرتا۔۔۔ وہ اپنے اندر دیکتی آگ کو بجھانے کے لیے اگر ساری دنیا کو بھی آگ لگا دیتا تب بھی اسکے اندر بھڑکتی آگ میں کمی نہیں آنی تھی۔۔۔ اسکی آنچ سے وہ اس پل جل رہا تھا

بس کچھ انتظار اور۔۔۔ میز پر پڑی شراب کی بوتل کو منہ لگاتے ہوئے خون رنگ آنکھوں سے مسلسل مرھا اور شمس کی تصویر دیکھ رہا تھا

\*\*\*\*\*

نبیل کیا اب تم مجھ سے باتیں چھپاؤ گے۔۔۔ شمس نے اتنا کچھ کر دیا اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔ بڑے سے آفس روم میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے وہ کب سے اس پر برس رہی تھیں

مجھے شمس بابا نے کہا تھا۔۔۔ وہ مجرم بنا بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر شمس کہے گا کہ تم کنویں میں چھلانگ لگا دو تو کیا تم یہ بھی کرو گے۔۔۔ کیا مجھے بتا بھی نہیں سکتے تھے پوچھنا تو چلو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔۔ ہاں بھی آخر کو یہ تمہارے شمس بابا کا حکم تھا۔۔۔۔۔،، لفظوں کو کھینچتے ہوئے وہ تاسف سے سر جھٹک کر بولیں

میں کیا کرتا علیحدہ صاحبہ غدار ی بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ مدھم سے آواز میں اپنی صفائی دی

مجھ سے غداری کر سکتے ہو؟؟؟ جھٹکے سے موڑ کر نبیل کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

آپ سے تو مر کے بھی وفانہانی ہے علینہ صاحبہ۔۔۔۔

زندہ رہتے ہوئے تو پہلے اپنی ذمہ داریاں نبھاؤ پھر مرنے کی بعد بھی سوچ لیں گے۔۔۔۔، وہ بولتے بولتے ایزی ہیڈ چیئر پر آکر بیٹھ گئی

جی بالکل درست کہا آپ نے مجھ جیسے بندے کا تو زندہ ہونا اور مرنا ایک ہی برابر ہے۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بکواس نہیں کرو نبیل تم جانتے بھی ہو کہ مجھ پر کتنی ذمہ داریاں ہیں۔۔۔۔ اور ان سب کی بیچ شمس ہمیشہ میرے لیے مشکلات کھڑی کر دیتا ہے۔۔۔ ایک ہاتھ سے پیشانی ملتے ہوئے وہ تھکے تھکے لہجے میں بولیں

وہ واقع ہی اب تھکنے لگی تھیں۔۔۔ انہوں نے اپنی زندگی بس دوسروں کو خوش کرنے میں گزار دی۔۔۔ اور خود کیا حاصل کیا تھا۔۔۔ خود تو وہ خالی ہاتھ رہ گئی تھیں

نبیل تم تو میری زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہو۔۔۔ میں نے شمس کی خوشیوں کے لیے سب قربان کر دیا اور میرے پاس کیا بچا کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ میں تو آج بھی خالی ہاتھ ہوں۔۔۔،،، وہ بہت دکھی لہجے میں بولیں

میں نے شمس کے لیے اپنے وجود کے ٹکڑے تک خود سے دور کر دیے مگر وہ۔۔۔ وہ بس اپنے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔ آج تک ایک محبت تو کیا اس نے ایک لفظ ہمدردی تک مجھ سے نہیں کہا۔۔۔ اور میں میں اپنا سب کچھ اس پر وار بیٹھی ہوں۔۔۔ جانتے ہو نوال آپنی جاتے جاتے بھی مجھ پر زیادتی کر گئی ہیں۔۔۔ بھلا اتنے سخت وعدوں میں بھی کوئی باندھتا ہے جس طرح وہ مجھے جکڑ کر چلی گئی ہیں۔۔۔ چہرہ پیچھے کی طرف گرائے وہ ماضی کی باتیں یاد کر رہی تھیں

نبیل انکی تکلیف کا اندازہ انکے چہرے سے کر سکتا تھا کتنی تکلیف تھی چہرے پر۔۔۔

انکی ہی طرح وہ بھی تو مجبور تھا۔۔۔ شمس اور وہ اس کے لیے ایک ترازو میں رکھے گئے برابر وزن کے بٹے تھے مگر آج پتا نہیں کیوں شمس کے ترازو کا پلڑہ تھوڑا نیچے جھک گیا تھا

مرحاً تقریباً چھ بجے گھر داخل ہوئی شمس کا ڈرائیور ہی اسے گلی کے کنارے پر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔ اسکی تو ایسی حالت تھی کہ اتنا بھی جاننا سکی کہ صبح جن کپڑوں میں گھر سے نکلی تھی اب انکے بجائے شمس کے لائے ہوئے سوٹ میں تھی۔۔۔ اچھے کپڑوں اور ٹریٹمنٹ سے اسکی حالت کچھ بہتر ہو گئی تھی مگر چہرے پر نشان واضح تھے

مہارانی زرا بتاؤ گی کہاں سے آرہی۔۔۔،،، شازیہ بھا بھی اسے عجیب سے نظروں سے دیکھتے ہوئے بولیں

وہ ان نظروں کا مطلب جانتی تھی۔۔۔ اسکا دل چاہا کہ زمین میں پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔ وہ کوئی بھی جواب دیئے بغیر انکے سامنے سے ہٹ گئی

www.kitabnagri.com

مجھے اس لڑکی کے لچھن سہی نہیں لگتے آنے دو اسکے بھائیوں کو اسکا تواب کی بار کوئی مسقیل علاج کرواتی ہوں

---

بلکل بھئی ہماری بھی لڑکیاں ہیں اسکو اس طرح کی حرکتیں کرتا دیکھ وہ کیا سیکھیں گی۔۔۔۔۔ اکیلہ نے بھی شازیہ کی بات سے اتفاق کیا

مرحانے گزرتے ہوئے انکی باتیں سن لیں۔۔۔ کیا انہیں اسکے زخم نہیں دیکھے۔۔۔ یہ سب اسکے اپنے ہو ہی نہیں سکتے اپنے اس طرح کے ہوتے ہی نہیں

وہ بھاری دل کے ساتھ اندر آئی۔۔۔ اوپر جا رہی تھی جب نظر فون سٹینڈ پر پڑی۔۔۔ وہ اسی کی طرف چلی آئی

چوروں کی طرح اس نے ادھر ادھر دیکھا جیسے کوئی اسے پکڑ لے گا۔۔۔ لب کچلتے ہوئے اس نے انا کا نمبر ملایا

www.kitabnagri.com

مسلسل بیل جا رہی تھی مگر کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا

اس نے بجھے دل کے ساتھ فون واپس کریڈل پر رکھ دیا۔۔۔ اسکے پاس اس وقت کوئی اپنا نہیں تھا جس سے وہ اپنے دل کی بات کی

\*\*\*\*\*

مرحاً کو آج شمس سے بات نا کرتے ہوئے چار دن ہو گئے تھے وہ اسی طرح تھی اسے برا نہیں لگ رہا تھا وہ نارمل تھی

آج کالج کے جی سی کافائنل تھا سب اسی کی پریکٹس کر رہے تھے وہ آڈیٹوریم سے نکل کر وہاں سے گزر رہی تھی جب طح نے اسے روک لیا

سلی گرل کیا تم ٹھیک ہو۔۔۔ وہ اس وقت بلو شرٹ اور بلیک شارٹ نیکر میں موجود تھا اور ہاتھ میں ہاکی پکڑے ہوئے تھا

www.kitabnagri.com

اسے یوں اچانک سامنے دیکھ وہ بوکھلا گئی

آپ نے مجھے ڈرا دیا۔۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھے ڈرتے ہوئے بولی



طحہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا

کیا شمس کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔ اسے اطراف میں نظریں گھماتے دیکھ وہ بولا

نہیں میں انہیں نہیں ڈھونڈ رہی۔۔۔ میرے دوست اتنے دن سے آ نہیں رہے تھے تو میں پریشان تھی بس

سلی گرل پریشان نہیں ہوتے ویسے بھی پریشانی تمہیں سوٹ نہیں کرتی۔۔۔ وہ اسکی اداس اداس شکل دیکھتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ویسے تم پریشان ہونے کے بجائے ایک کام کیوں نہیں کرتی ہمارے ساتھ آؤ آج سٹیڈیم میں ہاکی میچ ہے۔۔۔ میں اور شمس ایک دوسرے کے اگینسٹ کھیل رہے ہیں۔۔۔

پر مجھے گھر جانا ہے۔۔۔ یہ سوچ کے ہی جھر جھری آرہی تھی کہ اگر آج جلدی گھر ناگئی تو یقیناً بھابھیاں کل بھائیوں کے آنے پر یقیناً اسکی کھال ہی ادھڑوا دیں گی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

نہیں تم دیکھنے آرہی ہو۔۔۔ وہ ضدی ہوا

اسکے ضدے پن کو دیکھتے ہوئے اسکو ماننا ہی پڑا

وہ یونی کے سپورٹس سٹیڈیم آئی تو وہ سٹوڈنٹس سے کچا کھچ بھرا ہوا تھا

سب ہی شمس کی ٹیم کو سپورٹ کر رہے تھے اسے چیڑسی ہوئی

میچ بریک میں شمس پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ طحہ کے پاس آیا

تم خودخواہ ہی میرے مخالف کھیل رہے ہو جانتے تو ہو میں قسمت کا سکندر ہوں جیتنا میرا مقدر ہے۔۔۔ وہ تفاخر سے بولا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن ہر بار نہیں ایک بار ہار کر بھی دیکھو یقین کرو تم انجوائے کرو گے۔۔۔  
www.kitabnagri.com

میچ پھر شروع ہوا اور شمس واقع ہی جیت گیا سب ہی اسکی طرف آرہے تھے اور اسے مبارک باد دے رہے تھے  
شمس نے سب کو چھوڑ کر حاک کے لیے نظریں گھمایں وہ اسے کونے میں نظر آگئی

وہ اس تک آکر اسکے سامنے رک گیا

تم نے کہا تھا نا کے ہم میں کوئی رشتہ ہونا چاہیے۔۔۔ وہ دو منٹ کے لیے روک اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

تو آج میں سب کے سامنے مر حاکو اپنی آفیشل گرل فرینڈ ڈکلیئر کر رہا ہوں۔۔۔

اس کے بولنے کی دیر تھی اور سب کیمرے ان کی طرف گھوم گئے

اور مر حاکے اوپر تو جیسے کوئی بم آگرا تھا وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا۔۔۔ یہ کوئی رشتہ تو نہیں تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا۔۔ سب کو لگا جیسے وہ شرمسار ہی ہے اور پھر ایک منٹ میں وہ وہاں سے غائب ہو گئی

شمس تم اس لڑکی کو غلط سمجھ رہے ہو وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔ وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

تمہیں زیادہ اسکا ابا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ یہ تو ابھی کچھ نہیں تم دیکھتے جاو سالی کے ساتھ کرتا کیا ہوں  
۔۔۔ مجھے تھپڑ مارا تھا نا آج سب کے سامنے جس طرح عزت دی ہے کل اسی طرح زلیل کروں گا۔۔۔ وہ  
خباثت سے بول رہا تھا

طحہ کو تو اسکے ارادوں پر پہلے ہی شک تھا لیکن اسکا مرحا کے ساتھ انداز دیکھ کر اسے لگا کے شاید سچ میں اسے پسند  
کرتا ہے اب اپنی سوچ پر اسکا ڈوب مر جانے کو دل کر رہا تھا

تم ہمیشہ خود میں جیتے ہو شمس اس بار نہیں۔۔۔ وہ لڑکی پہلے ہی مشکلوں کا شکار ہے ایک اب تم بھی اسکی زندگی  
جہنم بنا رہے ہو میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچ کر دانتوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے  
اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابے چل یار۔۔۔ چھوڑا تناٹھی ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ لڑکیاں تو آنی جانی چیز ہیں۔۔۔ وہ ایک ہاتھ کو ہوا  
میں گھماتے ہوئے بولا

طحہ کو سچ میں اسکی بات پر افسوس ہوا۔۔۔ وہ بھاگتا ہوا وہاں سے گیٹ کی طرف آیا جہاں سے مر حاروتے ہوئے جا رہی تھی

ہے سلی گرل روکو۔۔۔ طحہ زور سے اسے آواز لگاتے ہوئے اس تک آیا

ہاں بالکل ٹھیک کہا آپ نے میں واقع ایک پاگل کم عقل اور بیوقوف لڑکی ہوں۔۔۔۔۔ وہ غصے سے پلٹی تھی اور ساری بھڑاس اس پر نکال دی تھی

وہ پاگل نہیں تھی لیکن سب نے اسے پاگل کر دیا تھا وہ بیوقوف نہیں تھی لیکن سب نے اسے بیوقوف ہی سمجھا تھا

www.kitabnagri.com

طحہ کو اسکے انداز پر ہنسی آئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن ضبط کیے وہ کھڑا رہا تھا

تم پاگل لڑکی ہی ہو جو ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔۔۔ وہ بیک وقت سنجیدہ ہو گیا

یہ نمبر رکھو میرا شاید تمہیں ضرورت پڑے۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک پرچی پکڑا کر وہ سامنے کی طرف غائب ہو گیا

مرحالتنی ہی دیر غائب دماغی سے اسی جگہ دیکھتی رہی اور پھر گھر کی طرف چل دی جہاں ایک اور امتحان اس کا انتظار کر رہا تھا



\*\*\*\*\*

ابھی ایک قدم اندر رکھا ہی تھا جب سب کی عجیب سی نظریں اس کی طرف اٹھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب سے پہلے شاز یہ بھا بھی نے ہی بولنے میں پہل کی

اب کیا کہتے ہو کامران میں نے تو کہا تھا کہ اتنی اونچا جگہ پڑھنے بھیجنے کی کیا ضرورت ہے مگر تمہیں ہی شوق چڑھا تھا اسے پڑھانے کا اب دیکھ لو کیا گل کھلائے ہیں ارے اس خدا کی بندی سے کوئی پوچھے کے کس طرح یہ لڑکا سب کے سامنے کھڑا اس سے محبت کا اظہار کر رہا ہے۔۔۔ پورا محلہ اب ہم پر تھو تھو کرے گا لیکن اس بد



بخت کو کیا اس نے تو اپنے عشق کی پینگیں لڑالی۔۔۔ شازیہ بھا بھی مگر مجھ کے آنسو بہاتے ہوئے مسلسل اس پر تہمتیں لگا رہی تھیں

اور وہ تو پھٹی بھٹی آنکھوں سے بڑے بھیا کے ہاتھ میں موجود رانیہ کے موبائل پر چلتی اس ویڈیو کو دیکھ رہی تھی جس میں شمس اسکے سامنے کھڑا مسکراتے ہوئے اسے اپنی گرل فرینڈ ڈکلیئر کر رہا تھا اور اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

دیکھنے والوں کو تو یہ ہی لگ رہا تھا جیسے وہ دونوں اس لمحے ایک دوسرے کے فیصلے پر خوش ہیں مگر جو حقیقت تھی وہ تو وہاں سے غائب تھی

کامران بھیا نے فون وہیں پھینکا اور آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پر جڑ دیا وہ لہرا کر فرش پر آگری ابھی تو پچھلے زخم ہی ٹھیک نہیں ہوئے تھے اور یہ سب

ارے بلا اس کم بخت کو جس سے یہ چکر چلائیں ہیں نہیں تو آج ہی تیرے قبر کھود دوں گا۔۔ کامران بھیا اسکے بال جکڑ پیچھے کو کھینچتے ہوئے بولے

میرا یقین کریں بھیا میرا کوئی قصور نہیں میں نہیں جانتی انکے بارے میں کچھ۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑا انکے سامنے  
سسکتے ہوئے بولی

لیکن کامران نے اسکی ایک ناسنی اور پیروں سے اسے مارنے لگے

وہ نڈھال ہو رہی تھی جب طحہ کا خیال اسکے ذہن میں آیا اس نے ہاتھ سے انہیں روکتے ہوئے کہا کہ وہ بولا رہی  
ہے مگر خدا کے لیے اسے اس طرح نہ ماریں

اس نے روتے ہوئے طحہ کو فون کیا اور اسے اپنے ساتھ شمس کو لانے کے لیے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یار چھوڑ کیا کرنا ہے جا کر۔۔۔ شمس بے زاری سے بولا

شمس بے حس مت بنو وہ بہت رورہی تھی۔۔۔

تو میں نے کہا ہے کوئی روئے اب کیا میں گھر گھر جا کر لڑکیوں کے آنسو پونچھوں گا۔۔۔

تم چل رہے ہو شمس اور میں اب اور کچھ نہیں سنوں گا

طحہ نے اسے اپنے ساتھ گاڑی میں گھسیٹا

کچھ ہی دیر میں وہ مر حاکے گھر موجود تھے

مر حاکو نڈھال فرش پر پڑا دیکھ طحہ کی آنکھیں تو حیرت سے پھٹنے کو تھیں کم حال تو شمس کا بھی نہیں تھا

www.kitabnagri.com

پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ سب لوگ کیا حالت کر دی ہے اسکی

طحہ جلدی سے آگے بڑھا جبکہ شمس وہیں جم کر کھڑا تھا

لوجی ہم تو سمجھے تھے کہ اسکا ایک ہی عاشق ہے مگر اس نے تو بازار لگایا ہوا ہے

اکیسہ بھابھی نے گویا اسکی ذات کا مذاق اڑایا

تم۔۔۔ تم ہی ہونا وہ شخص جس نے اس بد ذات کے ساتھ محبت کی پیٹنگیں لڑائی ہیں۔۔۔ اب نکاح کرو اسکے ساتھ اور لے جاؤ اس گند کی پوٹھلی کو یہاں سے

چھوٹے بھیا بڑے جوش سے آگے بڑھے اور شمس کا گریبان پکڑ لیا



شمس نے انہیں جھٹکے سے خود سے دور دھکیلا

www.kitabnagri.com

میرے گریبان تک پہنچنے والا ہاتھ میں کاٹ دیتا ہوں تو بھول کر بھی یہ غلطی مت کرنا

اور کیا کہا نکاح۔۔۔ واٹ آجوک۔۔۔ وہ زور سے ہنسا

میں اس بد صورت لڑکی سے نکاح کروں گا۔۔۔ اس میں ایسا ہے کیا جو میں اس سے نکاح کروں۔۔۔ میری بلا سے کاٹ کے پھینک دیں۔۔۔ بقول آپکے یہ گندہ ہے اور مجھے تو اپنی زندگی میں گندہ بلکل نہیں پسند۔۔۔ چاہیں تو کوڑے میں پھینک دیں مگر میرے سر نامنڈے۔۔۔،،

وہ ہنستے ہوئے ایک ہاتھ سے مر حاکى طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے حقارت سے دیکھ رہا تھا

یہ اسکی زندگی کا وہ لمحہ تھا جس میں اس نے شدت سے موت کی دعا مانگی تکلیف کا احساس ختم ہو گیا

شاید سزا تھی ایک نامحرم سے محبت کی سزا۔۔۔ مگر نہیں اسے شمس اسے محبت نہیں ہوئی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کامران مجھے تو لگتا ہے یہ لڑکی پہلے ہی اسکے ساتھ منہ کالا کر چکی ہے تب ہی تو یہ اسے اپنانے سے انکار کر رہا ہے۔۔۔ شاز یہ بھابھی نے بول کر رہی سہی کسر بھی پوری کر دی

ڈوٹ ایور۔۔۔۔ تم چلو طحہ اس طرح کے تھرڈ کلاس ڈرامے میں اور افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔ اس نے طحہ کو اٹھانا چاہا مگر طحہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

شمس بھی ایک لمحے کو ساکت ہوا

پھر آدھے ہی گھنٹے میں وہ طحہ کے نام لکھ دی گئی اور اسکے سپرد کر اسکے ساتھ اسے نئے ازیت بھرے سفر پر روانہ کر دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

گاڑی ایک گنجان آباد علاقے میں روکی۔۔۔ نظر گھمانے پر دور صرف چند ایک گھر ہی نظر آرہے تھے

طحہ نے خاموشی سے اسکی طرف کا دروازہ کھولا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اندر آگیا

اس نے موڑ کر بھی مرھا کی طرف نہیں دیکھا

وہ خود ہی اندر آئی اور اندر قدم رکھتے ہی اسے ایسا لگا جیسے کالی نگری نکل آئی ہو دیواروں کے پینٹ سے لے کر  
فرنیچر تک ہر چیز کالی تھی

میری زندگی بھی تو اس رنگ کی طرح کالی ہو گئی ہے۔۔۔



وہ سوچتے ہوئے رونے لگی۔۔۔ خود ہی ایک کمرے کو سوچتی ہوئی وہ اندر آئی

www.kitabnagri.com

یہاں آکر تو اسکا سر ہی گھوم گیا طحہ کے کمرے میں اسکی ڈھیروں تصویریں۔۔۔ ہر تصویر میں وہ رو رہی تھی

یہ کیا پہلی تھی



میں تو ان سے کوئی سوال بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ اگر انہوں نے بھی مجھے چھوڑ دیا تو میں کہاں جاؤں گی

وہ نیچے رکھے میٹرس پر ہی لیٹ گئی۔۔۔

اسکا سر میٹرس پر تھا اور پاؤں ٹھنڈے فرش کو چھو رہے تھے

سوچوں کے گرداب میں الجھے الجھے کب اسے نیند آگئی اسے خبر بھی ناہوئی



مرحاً کو چھوڑ کر وہ نیچے بیس منٹ میں آگیا دروازہ کھول کر اندر آیا تو نظر سیدھا عدنان کے سامنے بیٹھی شیزہ پر پڑی

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ اس نے اسے گھورا

ہم سیلیبریٹ کرنے آئے ہیں "اپنے بالوں کو ہوا میں جھٹکا دے وہ ایک اداس سے بولی

طہ چلتا ہوا شیشے کی الماری کے پاس آیا ایک سکاچ کی بوتل نکالی۔۔۔ گلاس میں نکالنے کی زحمت نہیں کی بوتل کو  
ہی منہ لگالیا

حد ہے ویسے طہ ابرار۔۔۔ شیزہ نے غصے سے دیکھتے ہوئے اسے کہا

طہ نے زور سے ہاتھ میں پکڑی شیشے کی بوتل فرش پر پھینک دی ساری شراب فرش پر پھیل گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مت پکارو مجھے۔۔۔ وہ سالہا کمینہ انسان آج پھر مجھ سے جیت گیا

ان باپ بیٹوں نے ہمیشہ چھیننا ہی سیکھا ہے۔۔۔ باپ نے میرے ڈیڈ کو دھوکا دیا اور سارا بزنس ہتھیا لیا اور اس  
کمنے نے تو مجھ سے وہ چھیننا جو روح تھی میری

وہ باسٹر ڈانسان اسے دھوکا دے رہا تھا۔۔۔ جنونی انداز میں اپنے بال جکڑے وہ اونچا اونچا بول رہا تھا

شیزہ اور عدنان بس ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہے تھے

تمہیں خوش ہونا چاہیے طحہ۔۔۔ تم نے مرزا سے محبت کی اور وہ تمہیں کس طرح بن مانگے مل گئی۔۔۔

تو کیا کروں کیا کروں اگر وہ مجھے مل گئی۔۔۔ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ وہ چیختے ہوئے بولا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ اسکی محبت ہے جس سے مجھے نفرت ہے۔۔۔ اب اسکی آواز مدھم ہو رہی تھی

وہ لال انگارہ آنکھوں سے مرزا اور شمس کی تصویر دیکھ رہا تھا

مجھے نہیں پتا۔۔۔ سپاٹ چہرے کے ساتھ اس نے جواب دیا

کھیل نہیں ہے یہ شیرہ یہ تو آگ ہے جس کو اگرنا بجھایا گیا تو سب جل جائے گا۔۔۔

سپاٹ چہرہ سرد لہجہ۔۔۔ عدنان اور شیزہ نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا

یہ واقع ہی آگ ہے میں نے اسکا پاگل پن دیکھا ہے۔۔۔ تنہائیوں نے جو زخم اسے دیے ہیں وہ یہ نہیں بھول سکتا۔۔۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ مرہا کے لیے زندگی اور مشکل ہونے والی ہے۔۔۔ شمس اگر بہتا دریا ہے تو طحہ اس میں اٹھتا طوفان ہے

شینہ اسکو دیکھ کر یہ سوچ رہی تھی

میں جارہا ہوں تم دونوں کا بھی جب دل بھر جائے تو چلے جانا۔۔

اپنے کمرے میں جب آیا تو مر حاکو نیچے لیٹا دیکھ فوراً سے اسکی طرف بڑھا۔۔ اسے نیچے سے اٹھا کر اوپر لیٹا دیا اور  
خود بھی ساتھ ہی براجمان ہو گیا

وہ گھٹیا انسان تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا مرحا۔۔۔ لیکن دیکھو تم اس سے پھر بھی محبت کرتی ہو

کاش اس دن شمس کے بجائے تم مجھ سے ٹکرا جاتی۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں پہلے دن دیکھ کر ہی میں تو تمہارا ہو  
گیا تھا

بس تم میری نہیں ہوئی

اس نے مرہا کو اپنے سینے میں جرب کر لیا اس کے دہتے سینے میں لگی آگ ٹھنڈی پڑ گئی

لیکن اگر آج شمس سے اسکا نکاح ہو جاتا تو۔۔۔ تو آج یہ اسکے ساتھ ہوتی

کتنی تکلیف دہ حقیقت تھی اسکی آنکھیں جل اٹھی اس کی گرفت میں اتنی سختی آگئی کے سوئی ہوئی مرہا سک  
اٹھی



\*\*\*\*\*

شمس کمرے میں اندھیرا کیے بیڈ پر چیت لیٹا ہوا تھا

www.kitabnagri.com

آج مرہا طحہ کی ہو گئی مگر کیسے وہ تو اسکی تھی

اسے زلیل کرنے کا اسے تکلیف دینے اسکے درد کو بڑھانے اور کم کرنے والا صرف وہ تھا لیکن کیوں وہ آج کسی اور کی ہو گئی

اسکو زخم دے کر ان پر مرہم رکھنا اور انہیں پھر کریدنا یہ سب صرف وہ کرنا چاہتا تھا

آج۔۔ آج وہ طحہ کے ساتھ ہو گی اسکے کمرے میں اسکے قریب۔۔

اسکے سینے میں تکلیف کی لہر آ کر گزری اس نے دل پر ہاتھ رکھ لیا



نہیں بالکل نہیں میں نہیں ہاروں تم سے تو کبھی نہیں مرا

میں طحہ سے تمہیں چھین لوں گا

ایک عجیب پر اسرار سے مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا



میں خود میں ایک جیت ہوں ہار کر جیتنا میرے لیے مشکل نہیں مر جاؤں گا لیکن تمہیں خوش نہیں رہنے دوں گا

\*\*\*\*\*

جہاں آج مر حاکی زندگی نے نیا موڑ لیا تھا وہیں انا کی زندگی میں بھی بصیر نے قدم رکھ دیے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس کے کمرے میں اپنے شوہر کہ سچ سجائے بیٹھی تھی



کمرے کا دروازہ کھولا انا نے زور سے آنکھیں بند کر لیں

وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا

کیسا لگ رہا ہے میری بیوی بن کر۔۔۔ خوش تو بہت ہو گی تم آخر میری خوشیوں کے قبر پر تم سچ کر بیٹھی

کیسے زہریلے تیر پھینک رہا تھا وہ انانے بامشکل آنسوؤں کو بہنے سے روکا

تم اس قابل نہیں تھی۔۔۔۔

بصیر نے انکا مہندی سے سجا ہاتھ پکڑا سے بیڈ سے نیچے دھکیل دیا

بصیر۔۔۔۔ انکا لبوں نے ہلکی سی سرگوشی کی

وہ اپنا بھاری لہنگا سنبھال کر کھڑی ہوئی اور اسکے سامنے آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج مرد ہونے پر غرور ہو رہا ہے نا۔۔۔ کہاں گئی بصیر آپکی وہ محبت جو آپ بچپن سے مجھے دیتے آئے ہیں  
۔۔۔ دوست مانتے ہیں نا تو پھر یہ کیسی دوستی ہوئی۔۔۔۔ میں تو عورت تھی میرے انکار کو تو کسی نے اہمیت تک  
نہیں دی مگر آپ۔۔۔ آپ تو مرد تھے۔۔۔۔ لیکن سزا آپ صرف مجھے دے رہے ہیں۔۔۔۔ یہ کہاں کا  
انصاف ہے۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی

اسکے الفاظ بصیر کو کمزور کر رہے تھے۔۔۔ اسے لگا کہ یہ لڑکی جو اسکی محبت تو نہیں تھی مگر اسکے لیے ضروری تھی۔۔۔ وہ آج اسے اسکے فیصلے سے ہلا دے گی

نکلو یہاں سے۔۔۔ تمہارا کوئی حق نہیں کے تم میرے کمرے میں روکو۔۔۔

اسے بازو سے گھسیٹتے ہوئے وہ کمرے سے نکال رہا تھا جب انانے اپنا ہاتھ کھینچا

حق تو بہت ہیں بصیر۔۔۔ اور یہ حق مجھے اپنی زندگی میں شامل کر آپ نے خود مجھے دیے ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ چیخی تھی اور بے عزتی اپنے پاک جزبات کی وہ نہیں کروا سکتی تھی

حق کی بات مت کروانا۔۔۔ حق تو مجھے بھی بہت حاصل ہیں

اسکے خوبصورتی سے تراشے حسن کو دیکھتے ہوئے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا

انا کا دل دہل گیا۔۔۔ یہ کیسی نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ان میں محبت تو نہیں تھی۔۔۔ یہ نظریں تو ایسی تھی جو آپار چھید کر رہی تھیں

بصیر آگے بڑھا اور بے دردی سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا

بصیر کچھ بھی ایسا مت کریئے گا کے بعد میں آپ پچھتا بھی ناسکیں۔۔۔



پچھتاوے تو اب تمہیں ہوں گے انا۔۔۔

www.kitabnagri.com

کہتے ساتھ ہی وہ اسکا احتجاج مدھم کر چکا تھا

\*\*\*\*\*

رات کے ڈھائی بجے وہ اب اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ کمرے میں انا کے بکھرے وجود کو روتا بلکتا چھوڑ آیا تھا

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔۔ میں اتنا کیسے سے گر سکتا ہوں

وہ بیوی ہے میری۔۔۔۔۔ ہا ہا بیوی ضمیر نے اندر سے جھنجھوڑا

وہی بیوی جس کے ساتھ ابھی جانوروں جیسا سلوک کیا ہے



نہیں میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں اس سے

کیا کہا محبت مزاق مت کرو۔۔۔۔۔ تم تو مرنا سے محبت کرتے تھے

نہیں میں نے صرف انا سے محبت کی ہے۔۔۔۔۔ بس بہک گیا تھا

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنی

بات کی نفی کی

میں معافی مانگ لوں گا اس سے۔۔۔ وہ بہت محبت کرتی ہے مجھ سے مجھے معاف کر دے گی۔۔۔ وہ کہتے ساتھ  
اندر کی طرف بڑھا تھا مگر ضمیر نے قدم روک دیے

اب اگر اسکے پاس گئے تو دھتکار کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا بصیر۔۔۔



نہیں میں اسکی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتا  
میں بہت دور چلا جاؤں گا اس سے

اس نے وہ فیصلہ کر لیا جو وہ پہلے سے سوچے ہوئے تھا

\*\*\*\*\*

رضیہ بچے ابھی تک نہیں اٹھے جا کر اٹھاؤ۔۔۔ انا کو پار لے بھی جانا ہے



افشاں بیگم ایک نظر گھڑی پر ڈالتے ہوئے بولیں

میں تو صبح سے تین دفعہ دروازہ بجاچکی ہوں مگر مجال ہے جو یہ دروازہ کھول دیں۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولیں

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔ وہ بھی ہنستے ہوئے بصیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

جب کافی بارناک کرنے پر بھی دروازہ نا کھولا تو انہوں نے ناب گھمائی اور وہ کھلتی چلی گئی

وہ خوش خوش سی ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئیں تو انکی چیخ نکل گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انانیچے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی بال ایک طرف کو ڈھلکے ہوئے تھے دوپٹہ ایک طرف پڑا اسکے ساتھ ہوئے سلوک کا پتا دے رہا تھا

افشاں تڑپ کر بیٹی کی طرف بڑھیں۔۔۔۔ یہ سہاگن روپ تو نا تھا ایک سہاگن کاروپ تو مہکتا ہوا ہوتا ہے

اس کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی عزت کے لٹیرے نے اس کے جسم کی بوٹیاں نوچی ہوں

وہ تو کھلی آنکھوں سے بس سامنے دیوار پر ناجانے کیا تلاش کر رہی تھی

افشاں کی چیخ سن کر رضیہ بھی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے انا کی اجڑی حالت دیکھ انہیں بھی چکر آ گئے

آپا بصیر کو بلائے۔۔۔ وہ روتے ہوئے بیٹی کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولی جس کے جسم میں زرا سی بھی جنبش نہیں ہو رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انہوں نے اسے کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ میں دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھا پورا گھر دیکھ لیا مگر بصیر ہوتا تو ملتا

اس کے نمبر پر بھی کال کی مگر وہ مسلسل بند جا رہا تھا

انہوں نے تنگ آکر اسکے دوست کو کال ملائی وہاں سے ملنے والی خبر نے انکے حواس جھنجھوڑ دیے

آپا کیا بات ہے کچھ ہتا چلا۔۔۔

مجھے معاف کر دو افشاں۔۔۔ گھٹی سے آواز با مشکل انکے گلے سے نکلی

آپا خیر تو ہے بتائیں تو ہوا کیا ہے میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے

بٹی کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا احساس انہیں ہولا رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

افشاں وہ انا کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ وہ ہماری بچی کو چھوڑ کر چلا گیا

کیا کہہ رہی ہیں آپ کہاں چلا گیا اور ایسے کیسے۔۔۔

بے یقینی سے پوچھا ایک ہاتھ مسلسل انا کے بال سہلار ہاتھ جس کے اندر کوئی حرکت ہی نہیں تھیں

وہ انا کو چھوڑ کر لندن چلا گیا افشاں۔۔۔

اس خبر کو سنتے ہی افشاں نے اپنا دل تھام لیا اور آہستہ آہستہ نیچے فرش پر گرتی چلی گئی

انا جو کب سے پتھر کا مجسمہ بنی بیٹھی تھی اسکے وجود نے حرکت کی

ترپ کر ماں کو پکڑا اور ڈرائیور کے ساتھ مل کر انہیں ہسپتال لے کر آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تین گھنٹے کے لمبے آپریشن کے بعد جب ڈاکٹر باہر آئے تو افشاں کی موت کی خبر ساتھ لے کر آئے

جھوٹ جھوٹ ہے سب میری ماما مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی

اس نے ڈاکٹر کا گریبان پکڑ لیا

انا بچے سنبھالو خود کو۔۔۔ عابد صاحب نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا

کیسے سنبھالوں کیسے۔۔۔۔۔ وہ میرا محافظ ہی میرا سب کچھ لوٹ کر لے گیا

بصیر۔۔۔۔۔ نیچے فرش پر بیٹھ کر وہ زور سے چیخی

میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپکو۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

کروٹ بدلنے کی کوشش کے باوجود بھی جب اس سے ناہلا گیا تو آنکھیں کھول دیں اسکے چہرے کے بالکل قریب  
ہی طحہ لیٹا ہوا تھا

اس نے غور سے اسکے چہرے کے نقوش کو دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔ گھنی پلکوں نے آنکھوں کا گھیرا کیا ہوا تھا۔۔۔ عنابی لب ایک دوسرے میں پیوست تھے اسکا چہرہ بالکل ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح تھا شانت وہ اسے دیکھنے میں اتنی گم تھی کہ یہ بھی بھول گئی کہ وہ اسکی بانہوں کے حصار میں ہے

جیسے ہی احساس ہوا فوراً سے نکلنے کے لیے پیچھے ہوئی

اسی کی کوشش دیکھ طحہ کی کاٹ دار آواز نے چھتے لفظ اس پر برسائے

کیا اگر یہاں شمس ہوتا تو بھی تم اسی طرح فرار حاصل کرتی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی آواز سن وہ ساکت ہو گئی

آپ سب کیوں مجھے ہر بار امتحان میں ڈالتے ہیں میں انسان ہوں۔۔۔ کوئی کھلونا نہیں جس سے جس کا جب دل چاہے کھیل لیا اور جب دل کیا پھینک دیا۔۔۔ ناہی کوئی جانور ہوں جس کو جس مرضی کے ساتھ کھوٹے سے باندھ دیا جائے۔۔۔، نظریں جھکی ہوئی لہجہ رویا رویا

اب ہلنے کی کوشش بھی کم کردی آخر اسکی گرفت سے نکلنا اس کے بس میں تو نہیں تھا

تم لوگوں کا کھلونا خود بنی ہو۔۔۔ اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ نظروں کے سامنے کیا

آنکھوں کو ارد گرد گھما کر اسکے چہرے کو دیکھا جو اس وقت اسکے بہت قریب تھا

اسے اب اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ وہ قریب ہوا تھا اس کے

میرا اور تمہارا ساتھ ہونا طے تھا اسکے لیے سب کوئی بھی بنا ہو مجھے پروا نہیں۔۔۔ لیکن اب ماضی کو بھول جاو گی تو تمہاری اور میری زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔



لہجہ جزبات سے بوجھل ہو رہا تھا آنکھیں بند کیے وہ اسکی خوشبو محسوس کر رہا تھا

www.kitabnagri.com

مرحہ اسکے اتنے قریب آجانے سے بو کھلا گئی۔۔۔ رات تصویروں کو دیکھ وہ سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اب طحہ کا اسکے اتنے قریب ہونا۔۔۔ اسے اپنانا۔۔۔ اسے چھپے لفظوں میں آئندہ مستقبل کا احساس دلوانا یہ سب اسے بہت کچھ سمجھا رہا تھا



طحہ پلیر۔۔۔۔۔ اس نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ اسے آگے بڑھنے سے روکا

طحہ جو جزبات کی رو میں بہہ کر کچھ کرنے ہی والا تھا فوراً اسے اسکے پاس سے اٹھ گیا اور شاہرہ لینے چل دیا

اسے تمہاری قربت تکلیف دیتی ہے طحہ وہ تمہارے قریب نہیں رہنا چاہتی اور شیرہ کہتی ہے کہ میں خوش نصیب ہوں کیسے مان لوں یہ سب وہ تو میری جگہ شاید شمس کی بانہوں میں ہونا پسند کرے گی۔۔۔ ایک ایسے انسان کے ساتھ رہنا چاہے گی جو اسے صرف زلت بھری زندگی ہی دے سکتا

ٹھنڈ میں بھی ٹھنڈا پانی اس کے اندر جلتی آگ نہیں بجھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ تو شمس کو تکلیف دینے چاہتا تھا لیکن کیا ہو اوہ خود جل کر بھبھوت بن رہا تھا

\*\*\*\*\*

Page 243

بیوی ہے وہ میری۔۔۔ اس کے بارے آئندہ ایسی فضول بکواس کی تو برداشت نہیں کروں گا میں۔۔۔

طحہ کیا کر رہا ہے یا ایک معمولی سی لڑکی کے لیے دوست سے لڑ رہا ہے۔۔۔ معیز نے آگے بڑھ کر طحہ اور شمس کو الگ کیا

طحہ خون رنگ آنکھوں سے شمس کو دیکھ رہا تھا اور شمس مسکراتی مزاق اڑاتی نظروں سے

وہ معمولی تھی جب میری نہیں تھی۔۔۔ اب میری ہے تو میرے لیے خاص ہے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم بھول رہے ہو بہت وقت گزارا ہے میں نے اس کے ساتھ اور کبھی کبھی تو تنہائی میں۔۔۔۔

خبردار شمس اس کے کردار کو مت گھسیٹنا ورنہ آج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔ اسکا ہاتھ ایک دفعہ پھر اس کے گریبان پر گیا

شمس نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا

دوسری باریہ غلطی کی ہے اب بھگتنے کے لیے تیار رہنا

شمس نے اسے کالر سے پکڑ کر قریب کیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اسے آنے والے وقت کے لیے وارننگ بھی دے دی

ٹھہ اندر جانے کے بجائے واپس گھر کی طرف آگیا وہاں رک کر کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

گھر آتے ہی وہ اپنے کمرے میں آیا

چہرہ سرخ ہو رہا تھا ادھر ادھر دیکھنے پر بھی مر حاکہیں نظر نہیں آئی

مرحہ۔۔۔۔۔ وہ چلایا تھا

بو تل کے جن کی طرح وہ دو منٹ میں حاضر ہوئی تھی

غضب ناک انداز میں وہ اسکی طرف بڑھ رہا تھا مر حاکہ ایک دم گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی طحہ ایک جست میں اس تک پہنچا تھا

کس طرح کے تعلقات تھے تمہارے شمس کے ساتھ۔۔۔ اسکا چہرہ اپنی پتھریلی گرفت میں لیا

www.kitabnagri.com

ایک لمحے میں آنسو مر حاکہ کے گالوں پر بہہ نکلے اب وہ اس بات کی وضاحت کیسے دے طحہ اسکا شوہر تھا اب وہ اسے اپنی ذات کی صفائی کیسے دیتی

دل کیا تھا کاش وہ سیاہ پنے اسکی زندگی سے ختم ہو جائیں

لیکن وہ اسی طرح تھے آنکھیں بند کر لینے سے منظر بدل نہیں جایا کرتے

بولو کچھ پوچھ رہا ہوں میں----

میں آپکو وضاحت نہیں دے سکتی----

کیوں کیوں نہیں دے سکتی۔۔ وہ اسکے چہرے کے قریب جھکا تھا گرفت میں نرمی آئی تھی جو ہاتھ کچھ دیر پہلے اسکا چہرہ دبوچے ہوا تھا اب اسی ہاتھ سے وہ اسکے چہرہ کے ایک ایک نقوش کو چھو رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محبت جانتی ہو کیا ہوتی ہے۔۔ وہ اسکی آنکھوں کی گیلی پلکوں پھونک مارتے ہوئے بولا اسکا بس نہیں چل رہا تھا  
کے اسکی آنکھوں سے بہتے آنسو پی لے

پھر وہ رکا نہیں تھا بلکہ اپنے لب اسکے گال پر رکھ دیے اور بہتے آنسو اپنے لب پر چن لیے مرحانے سختی سے اسکے  
کندھے سے شرٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا

طہ نے اپنا سر اسکے سر کے ساتھ جوڑ دیا اور ایک لمبی سانس لی جیسے بہت لمبی مسافت طے کر کے آیا ہو

میں نے کبھی نہیں دیکھی کوئی تھا ہی نہیں کرنے والا۔۔۔ تمہارا شمس جس سے تم محبت کرتی ہو

مرحانے فوراً سے سر کو دائیں بائیں ہلایا

ٹھیک ہے مان لیتے ہیں تم نہیں کرتی تھی۔۔۔ لیکن وہ تو کرتا تھا

میں ترسا ہوں چار سال کا تھا جب میرے باپ کو مار دیا گیا

ہم بہت خوش تھے میرے بابا نے بزنس کی پہلی کامیابی حاصل کی تھی۔۔۔۔

وہ رکاتا تھا اسکی آنکھ سے ایک آنسو بہہ کر بے مول ہوا دل پر بھاری قیامت گزر رہی تھی

مرحاکو لگا جیسے اسکا اور طحہ کا دکھ ایک سا ہے وہ بھی اتنی بڑی دنیا کی بھیڑ میں تنہا ہے جیسے وہ اکیلی تھی اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی

دس سال کا تھا جب شیزہ کے بابا مجھے ایک دکان پر ملے میں شیزہ کی کتابیں پڑھ رہا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا  
کے میں پڑھنا چاہتا ہوں

www.kitabnagri.com

میں نے ہاں کہہ دیا۔۔۔۔

وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے آئے میں جب سترہ برس کا ہوا تو ایک دن میرے گلے میں جھولتا لاکٹ خود بخود ٹوٹ گیا اور اس سے وہ راز افشاں ہوئے جس نے مجھ میں بدلے کی آگ جلا دی۔۔۔۔ وہ ایسے پردرد لہجے میں بول رہا تھا جیسے اس وقت وہ یہاں نہیں بلکہ ان لمحوں میں ہو



میرے بابا کا قتل شمس کے بابا نے کیا تھا وہ پیسوں کے پجاری تھے انہیں دولت سے غرض تھی اور انہوں نے اس دولت کے لیے مجھے یتیم کر دیا ہے آسرا

اسی طرح ایک دن انکے گھر میں بھی سناٹا تھا جانتی ہو موت جیسا سناٹا؟؟؟؟۔۔۔ اس نے روک کر اسکی آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

نہیں۔۔۔ دبی سی آواز میں کہا

موت کا سناٹا شمس نے اس دن اپنے باپ کے خون سے ہولی کھیلی تھی اسکے باپ نے جس دولت کے لیے اپنے دوست یعنی میرے بابا کو دھوکا دیا تھا مر حاسی دولت کی وجہ سے شمس نے اپنے باپ کی جان لے لی۔۔۔۔ آنسوؤں سے لبریز آواز

مرحا کرنے کو ہو گئی طمہ نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا

ہاں مر حاسکے باپ نے ساری حائیداد شمس کی ماں یعنی علینہ کے نام کر دی تھی اور اٹھارہ سال کے شمس کو جب یہ بات پتا چلی تو اس نے اپنے ہی باپ کی جان لے لی

www.kitabnagri.com

مرحانے شاکڈ نظروں سے اسے دیکھا

طمہ اسکی حالت دیکھ کر مسکرایا تھا

وہ ایسا ہی ہے خود غرض۔۔۔

طمہ کمزور پڑ رہا تھا

مرحہ مجھے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔ کیا تم مجھے سہارا دے سکتی ہو۔۔۔ وہ بو جھل لہجہ میں بولا  
اسکی بھاری ہوتی آواز نے مرحا کو سمجھا دیا کہ اسے کس سہارے کی ضرورت ہے  
طہ میں ابھی۔۔۔

کچھ مت کہو مرحا میری محبت کی تکمیل کرنے دو۔۔۔ مرحا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا  
کیا مطلب تھا اسکا محبت وہ بھی مرحا سے۔۔۔

ہاں مرحا تم سے محبت اس وقت ہوئی تھی جب تمہیں بس میں گھبرائے گھبرائے دیکھا تھا۔۔۔ اس وقت ایسا  
لگا جیسے کوئی اور بھی ہے جو میری ہی طرح تنہا ہے۔۔۔۔۔  
اس کی حیران آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بولا

آپ تو شیرازہ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ اس نے تھوڑے غصے سے کہا  
طہ دھیرے سے مسکرایا

www.kitabnagri.com

جیلز ہو رہی ہو۔۔۔ مرحا نے پھر دائیں بائیں گردن کو جنبش دی اسکی بات کی نفی کی

شیرازہ سے محبت تو نہیں دوستی ہے۔۔۔ محبت کا نائک صرف شمس کے لیے تھا۔۔۔ میں نے اسے اپنا بالکل مختلف  
رخ دیکھا یا تاکہ وہ مجھ تک کبھی رسائی نہ کر سکے اور دیکھو وہ نہیں کر سکا۔۔۔

لیکن اب وقت آگیا ہے کے اسکا اور میرا سامنا ہو جائے۔۔۔ اس کے گال سہلاتے ہوئے وہ بولا  
آپ نے پہلے کبھی کیوں نہیں بتایا کے آپکو مجھ سے محبت ہے۔۔۔ مر حانے کلاتر کرتے ہوئے کہا  
کیونکہ مجھے لگتا تھا کے ہمیشہ کی طرح یہ خوشی بھی صرف شمس کے نصیب میں ہے  
لیکن نصیب تو اپنا اپنا ہوتا ہے۔۔۔ مر حاتنی اچانک بولی کے طحہ کا قہقہہ گونجا  
وہ خفیف سے ہو گئی

ہاں نصیب اپنا اپنا ہوتا ہے دیکھو جب ہی تو تم میرے اتنے قریب ہو۔۔۔ اور میں اتنا حق رکھتا ہوں کے کچھ بھی  
کر سکتا ہوں۔۔۔ اس کے لہجے کی آنچ سے مر حاکا دل زوروں سے دھڑکا تھا  
اس نے جانے کے لیے پر تو لے تو طحہ نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال اسے روک دیا  
آج نہیں سلی گرل۔۔۔ تم بھاگ نہیں سکتی کیونکہ تم مجھے ایسے ملی ہو کے اب تو میں بھی چاہ کر نہیں جانے دوں  
گا۔۔۔ اسکی گردن کے قریب سرگوشی ہوئی تھی گرم سانسیں اسکا تن جلانے لگی تھی  
طحہ نے اسکی گردن پر اپنے لمس چھوڑا تو اس نے زور سے آنکھیں بند کر لیں  
طحہ نے ایک دم سے اسے اٹھا کر اپنی بانہوں میں بھرا اور اسے بیڈ تک لے آیا  
اسے بیڈ پر لیٹا کر اس نے لائٹ آف کر دی

صبح کی کرنیں بڑی خوبصورتی سے اندر آئی تھیں بلکل ایسے جیسے طمہ اور مرحا کی زندگی کا اندھیرا ختم کر رہی ہوں

طمہ نے کسماتے ہوئے مرحا کو اپنے اندر بھینچ لیا مرحانے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سہانی رات آنکھوں کے پردے پر لہرا گئی

یہ زندگی کتنی خوبصورت ہے طمہ نے کتنے اچھے سے اسے احساس دلوایا تھا کتنی نرمی سے اسے ایک مکمل روپ دیا تھا



اسے کل تک کسی سے محبت نہیں تھی خود سے بھی نہیں لیکن آج اسے محبت ہو رہی تھی زندگی سے

کسی کلی کی طرح کھلتی خوشبو اسے اپنے ہر طرف محسوس ہو رہی تھی

وہ آرام سے اٹھی نہادھو کر سب سے پہلے اپنے رب کا شکر ادا کیا اس نے اسے بھٹکنے سے بچالیا تھا

اگر امید انسانوں کے بجائے اللہ سے کی جائے تو ناامیدی کبھی نہیں ہوتی

وہ کچن میں آگئی اور طحہ کے لیے ناشتہ بنانے کے لیے جب فریج کھولا تو خالی فریج نے شکل دیکھائی

اس کا منہ زرا سا ہو گیا وہ اسے سر پر انڈر دینا چاہ رہی تھی اور اس کے ساتھ یہ ہو رہی تھی

ابھی تو صرف سات بجے ہیں کیا میں باہر سے کچھ لے آؤں۔۔۔

لیکن اگر اکیلی گئی تو کہیں انہیں برا ہی نالگ جائے۔۔ کوئی بات نہیں میں منالوں گی۔۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی

رکھے وہ دلکشی سے مسکرائی اور قدم رکھ دیا اپنے خوبصورت سفر سے اختتامی منزل پر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باہر تو ہر جگہ سناٹے تھے دور نظر گھمانے پر ہی کچھ نظر آرہا تھا

وہ ادا اس ہو کر واپس پلٹ رہی تھی جب منہ پر کسی نے رومال رکھ دیا

اس کے حواس آہستہ آہستہ ساتھ چھوڑنے لگے اور جو آخری سرگوشی اسکے کانوں میں ہوئی شمس کی آواز تھی



وہ تو ایسے سویا جیسے برسوں کی تھکن اتر گئی ہو۔۔۔۔ گیارہ بجے فون کی چیختی چنگھاڑتی آواز نے اسے جگایا

ایک انجان نمبر دیکھ کر اس نے کال انگور کرنا چاہی لیکن پھر کچھ سوچ کر کال اٹھالی

اور کتنا سونے کا ارادہ ہے طحہ ابرار۔۔۔۔ موبائل سے شمس کا بے ہنگم قہقہہ گونجا

طحہ ایک لفظ پر تھم گیا ابرار۔۔۔۔

اوو او اتنی خاموشی کیا ہوا جھٹکا لگا۔۔۔۔ فون کے دوسری طرف وہ ہونٹوں کو باہر نکالتے ہوئے آہستہ سے بولا

تمہیں کیا لگا میں انجان ہوں۔۔۔۔۔ میں خود سے بے خبر ہو سکتا ہوں لیکن اپنے دو شمنوں سے نہیں طحہ ابرار

اس دن مرحا کو پامال کرنے کے لیے وہ گلی کے کتے تم نے ہی بھیجے تھے نا۔۔۔۔ وہ غرایا

شمس بکو اس بند کرو میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔۔۔۔ میں نے صرف تمہیں ڈرانے کے لیے کیا تھا۔۔۔۔ اس نے

جلدی سے اپنے اوپر چادر سائیڈ پر پھینکی اور پاؤں میں جلدی جلدی جوتی اڑیسی اور چابی اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا

مرحا کو ہر جگہ دیکھا وہ کہیں نہیں تھا ایک خوف دل میں ایک دم ابھرا اور اس خوف کا نام تھا شمس علوی

اس دن وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی تھی آج میری کچھ نہیں لگتی تو میں سوچ رہا ہوں کیوں نا آج میں وہ ادھورا کام

پورا کر دوں جو اس دن تمہارے دو کوڑی کے گنڈے نہیں کر پائے۔۔۔۔۔ وہ فون کو دیکھ کر ایسے ہنسا جیسے

سامنے طحہ موجود ہو



اللہ غارت کرے تمہیں بے غیرت انسان،،، اگر تم نے میری بیوی کو زرا سا بھی چھوا تو زندہ درگور کر دوں گا  
تمہیں۔۔۔۔۔ وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ پاس سے گزرتے ایک دو آدمیوں نے روک کر اسے دیکھا

اوو تم ہاتھ کہہ رہے ہو میں تو پوری کی پوری چکھنا چاہوں گا۔۔۔ وہ سفاکی سے بولا

شمس ایک بات میری یاد رکھنا مرہا کو اگر کچھ بھی ہوا یا زرا سی بھی تکلیف تم نے اسے دی تو میں تمہیں زندہ جلا  
دوں گا۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے دبی دبی آواز کھینچتے ہوئے بولا

تم آج بھی ایک معصوم چوزے ہو رو سکتے ہے معافی مانگ سکتے ہو میرے آگے جھک سکتے ہو گڑ گڑا سکتے  
ہو۔۔۔۔۔ وہ زور زور سے ہنستے ہوئے اسکا مزاق بنا رہا تھا

طہ نے اور اسکی بکواس سننے کا اردا ترک کر دیا اور فون بند کر دیا

یا اللہ میں فقیر ہوں اور تو عطا کرنے والا تجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں تیری حکمت کے آگے ہم بے بس ہیں میرے لیے بہتر فیصلہ کر دے میری مر حاجے لوٹا دے مجھے ہمت دے کی اپنی بیوی کو اس ابلیس سے بچا کے لاسکوں۔۔۔۔۔ اس کے جسم کا حصہ حصہ اللہ کے آگے دعا گو تھا

میں نے آج تک کوئی شکوہ نہیں کیا کیوں کی تیرے فیصلے تیرے بندوں کے لے برحق ہوتے ہیں میری بیوی تیری عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک ہے میری نعمت مجھے باحفاظت صبح سلامت لوٹا دے میرے مالک میرے گناہ معاف فرما دے میرے مالک

اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔۔۔ جبرے بھینچے ہوئے لب آپس میں سختی سے پیوست کیے ہوئے تھے سٹیرنگ پر گرفت سخت تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

\*\*\*\*\*

انا کو خاموش ہوئے آج چار دن ہو گئے تھے اور چار دن سے وہ صرف پانی پر زندہ تھی ایک لقمہ بھی ہلک سے اتارنا اس نے گوارا نہ کیا تھا ایک پل ایسا نہیں گزرا تھا جس میں بصیر کو اس نے ناکو ساہو

کیا تھا جو وہ اسے سمجھ لیتا اسکی بات سن لیتا اگر اسکی محبت قبول نہیں کر رہا تھا تو کوئی بات نا تھی اپنی دوستی کا مان رکھ لیتا

مگر وہ اپنے غرور اور مردانگی میں سب ختم کر گیا تھا اور پیچھے انا کے بے جان وجود کو کھوکھلا کر چھوڑ گیا تھا

انا کچھ کھا لو بیٹا تم نے اتنے دن سے کچھ نہیں کھایا ایسے رہو گی تو مر جاو گی میری لال----- رضیہ نے اس کے سر میں انگلیاں چلاتے ہوئے بہت پیار سے کہا

خالی مر تو میں اسی روز گئی تھی جب بصیر نے مجھے بے وقعت کیا تھا خالہ میں تو انہیں اپنی زندگی میں شوہر بنا کر شامل کیا تھا لیکن وہ----- وہ تو مجھے ایک بازاری عورت کی طرح استعمال کر کے چلے گئے----- خالہ اس سے بھی دل نہیں بھرتا تو ایک اور صدمہ انکی طرف سے میرے لیے تیار تھا

خالی ویران بیابان آنکھیں اسکی رضیہ کا دل دہلا رہی تھی اپنی پھول سے بھانجی کو خوشیاں دینے کے بجائے وہ اسے بڑے صدمے سے دوچار کر گئی تھیں

وہ مجھے اپنی جدائی کا عندیہ تو دے ہی گئے تھے لیکن میری ماں بھی مجھ سے چھین لی

خالہ وہ شخص میرے لیے صرف میرا شوہر نہیں تھا دل کی دھڑکن کی طرح میں نے اسے اپنے ساتھ دھڑکتے محسوس کیا تھا لیکن وہ تو مجھ سے میری دھڑکنیں ہی چھین کے لے گیا۔۔۔ وہ خاموش ہو گئی تھی اب ایک لفظ اور نابولنے کی قسم کھالی جب اسکی خالہ کے لفظوں نے اسکے جسم سے روح کھینچی لی

انا بصیر واپس آرہا ہے آج۔۔۔۔



انہوں نے اسکی سماعتوں پہ بم پھوڑا وہ اسے لاچاری سی دیکھ رہی تھیں  
ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا وہ واپس نہیں آسکتا اگر وہ واپس آیا تو جو چند سانسیں وہ مجھے ادھار دے گیا تھا انکو بھی ختم کر دوں گی اور با قسم خالہ وہ میرے دکھوں اور میری زندگی کا ساری زندگی قرض دار رہے گا جس قرض سے نا اسی اس جہاں رہائی ملی گی ناروز محشر

وہ ایک دم پھٹ پڑی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی ایک دم سے اسکی حالت خراب ہونے لگی تو رضیہ بیگم کے ہاتھ پیر پھول گئے

انکے بیٹے کا گناہ واقعی ہی بہت بڑا تھا وہ اس قابل تو ہر گز نہیں تھا کہ اسے معاف کیا جاتا اور اس نے معافی تو طلب بھی ناکی تھی بس بنا کوئی ازالہ کیے انا کو تڑپنے کے لیے چھوڑ گیا تھا

وہ خاموش ہو گئی اور انکی زندگی کا فیصلہ اللہ کے سپرد کیا کیونکہ وہ بہتر فیصلے کرنے والا ہے اسکے آگے نا آج تک کسی کی چلی ہے نا چل سکتی ہے



طہ کے ساتھی نے اسے شمس کا پتہ ٹریس کر کے دیا شہر سے دور بنے وہ اپنے پرانے گودام میں موجود تھا اسے وہاں تک پہنچنے میں ہی گھنٹہ لگ گیا اور یہ گھنٹہ طہ کے لیے کتنا بھاری گزرا تھا یا تو خود طہ جانتا تھا یا اسکا خدا

وہ دبے قدموں سے چھپتے ہوئے اندر داخل ہوا

ہر طرف طاری خاموشی کی لہر اسکے اندر خوف بڑھا رہی تھی موت کا خوف نہیں مر حاکو کچھ ہو جانے کا خوف

وہ شمس سے ہر قسم کہ امید کر سکتا تھا

لو آگیا تمہارا سوکا لڈ شوہر کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔۔۔ شمس نے منہ پر گن رکھی اور سوچنے کے انداز میں اسے اپنے سر پر اوپر نیچے گھمانے لگا اور نظر سامنے سکریں پر پریشان حال طحہ پر مرکوز تھی

ہاں آگیا یاد،، مجھے پورا یقین ہے کہ میرے طحہ مجھے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ اس نے مرحا کے کچھ دیر پہلے کہے گئے الفاظ کو اسی کے انداز میں دہراتے ہوئے ایک بے ہنگم قہقہہ لگایا

تم ایک نفسیاتی مریض ہو شمس اسکے سوا کچھ نہیں تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر کچھ کرنا ہوتا تو اب تک کر چکے ہوتے صرف بڑے بڑے بول بولنے کے علاوہ تم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ اس نے کرسی پر اپنے جسم کو آگے کھینچتے ہوئے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکی بے تکی بات نے شمس کو ایک دفعہ پھر مسکرا نے پر مجبور کر دیا

ویسا کتنا فضول بولنے لگی ہو۔۔۔ یہ سب اس طحہ کی وجہ سے اور سب سے بڑی غلط فہمی ہے تمہاری کے میں  
تمہارے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا میں بس ایک زلیل انسان کے پہنچنے کا انتظار کر رہا ہوں جس نے میری چیز مجھ  
سے چھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اس نے خاموشی سے انکے کمرے کی طرف بڑھتے طحہ کی فوٹیج دیکھتے ہوئے کہا

اور پھر جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گا تو تمہاری ہی نظروں کے سامنے یہ پوری گن میں اسکے سینے میں خالی کر دوں گا

اس کے شیطانی ارادے سن کر مرزا کے لیے سانس لینا مشکل ہو گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں وہ نہیں چھوڑے گا اسے جو شخص اپنے باپ پر رحم نہیں کر سکتا وہ کسی اور پر گولی چلاتے ہوئے کیا رحم کرے  
گا

پلیز سٹمس تم کچھ نہیں کرو گے انہیں میں میں بھیک مانگتی ہوں تم سے تم مجھ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو میں طحہ کو لے کر  
یہاں سے کہیں بہت دور چلی جاؤں گی



آگے آتے ہی مر حاکو بالوں سے پکڑا اسکا سر اونچا کیا اور ایک زناٹے دار تھپڑ سے اسکا گال لال کر دیا مر حاکے لیے اسکا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ وہ بے ہوش ہو گئی

تم دور نہیں جاسکتی مجھ سنا تم نے تم دور نہیں جاسکتی مجھ سے تمہیں دور کرنے کا ہر سبب میں صفا ہستی سے مٹا دوں  
گا اسکے بے ہوش چہرے کے قریب جھکا وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے بولتا چیخا تھا

اور کمرے میں موجود ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر پھینکتے ہوئے وہ صرف ایک بات دہرا رہا تھا

www.kitabnagri.com

مرحایا تو شمس کی ہے یا کسی کی بھی نہیں۔۔۔۔۔

اسکی بے تاب پیاسی نظریں مرا کے نقوش میں الجھی اپنی دید کی پیاس بجھا رہی تھیں

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم یا یہ دنیا مجھے روک سکتے ہیں بھلا آگ سے بھی کبھی کوئی کھیتا ہے۔۔۔۔۔ چہرے پر  
پر اسرار مسکراہٹ سجائے اپنی گن سے اسکے چہرے پر وہ اپنے نام کے نقش گہرے کر رہا تھا



تیرے عشق وچ پاگل ہويا

کملا ہويا دیوانہ ہويا

بھول گئے نے سبق سارے

یاد اکو جملہ ہويا

میں تیرا جوگی ہويا

میں تیرا جوگی ہويا

\*\*\*\*\*

بصیر مجھے سمجھ نہیں آرہی جو غلطی تم کر کے آئے ہو اسکے باوجود بھی تم لوٹنے کی ہمت کر رہے ہو " اسے اپنے بیگ تیزی سے پیک کرتے دیکھ اسکا پرانا دوست کبیر جھنجھلا کے بولا

ان چار دنوں میں بصیر نے اپنی ایک ایک پریشانی اسکے گوش گزار کر دی تھی اسکی بے چینیاں انا سے دور ہونے پر عروج پر پہنچی ہوئی تھی

وہ جو اسے چھوڑ آیا تھا یہ پرواہ کیے بغیر کے وہ زندہ ہے یا مر گئی اب اسکے بغیر گزرتا ایک ایک لمحہ اسے گھٹن میں مبتلا کر رہا تھا

وہ میری زندگی ہے کبیر اسکے بغیر مر جاؤں گا خفا ہونا اس کا حق ہے لیکن وہ محبت کرتی ہے مجھ سے مجھے معاف " کر دے گی میں کچھ بھی کر کے اسے منالوں گا " وہ بیٹھتے ہوئے بولا

یہ سہی ہے پہلے لڑکیوں کی محبت کو اپنے پاؤں کے نیچے سکنے کے لیے تڑپنے کے لیے چھوڑ دو اور جب اپنی " محبت کا احساس ہو جائے تو انہیں انکی ہی محبتوں کے واسطے دے کر منالو بڑا ہی عجیب انصاف ہے بھی " کبیر کو پہلے



پر سکون رہو بصیر میں تمہیں یہی سمجھانا چاہ رہا تھا عورت کا ظرف بڑا ہوتا وہ تو مجبور ہو کر اپنے مرد کو بانٹ لیتی " ہے لیکن ہم مرد یہ قطعی برداشت نہیں کرتے کہ ہماری عورت ایک نظر ستائش بھی کسی اور پر ڈالے

اس کی بات سن کر بصیر نے اسکا کالر چھوڑ دیا اور زمین پر ہی بیٹھ کر اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا

میں کیا کروں کبیر اندر سے بہت ڈر رہا ہوں اگر وہ مجھے معاف نہ کر سکی تو۔۔ تو میں مرجاؤں گا میں نا جانے " کیوں اس محبت سے اب تک انجان رہا اب جب یہ ریت کی طرح میرے ہاتھ سے پھسل رہی ہے تو میں اسے پکڑ بھی نہیں پارہا ہوں " نیچے بیٹھے ہوئے سر پیچھے صوفے پر ٹکا دیا

آنکھیں بند کرنے سے انا کے ساتھ قربت میں بتائے پل اسکی آنکھوں میں فلم کی طرح چلنے لگے جہاں صرف انا کی سسکیاں تھیں اس کے اندر وحشت بڑھنے لگی جب دل پر بوجھ بڑھنے لگا تو ایک آنسو بے قابو ہو کر رخسار پر بہہ نکلا

انا میری جان میری زندگی تم سے جدائی عزاب ہے مجھے اس عزاب سے نکال لو میرے پاس آ جاؤ اور میری " گھٹی سانسوں کو معطر کر دو " لبوں پر اسکی بڑبڑاہٹ نے کبیر کو اس پر ترس کھانے پر مجبور کر دیا

تم واپس جاو بصیر اور اپنی غلطی کی معافی مانگو دیر نہیں کرو نہیں تو یہ غلطی گناہ بن جائے گی اور گناہوں کی " معافی نہیں سزا ہوتی ہے میں دعا کروں گا کہ انا بھابھی تمہیں معاف کر دیں " اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ اس نے بصیر کو حوصلہ دیا

بصیر چند ثانیے تک بس اسے خاموشی سے دیکھے گیا اور پھر اثبات میں سر ہلا کر اٹھ گیا

اسے اپنی انا کے پاس جانا تھا اسکی انا جو معصوم تھی چنچل سی بے ضرر تھی جس سے اسے ہمیشہ سے محبت تھی



طہ دے قدموں سے اس دروازے کے آگے آرکا جس کے پار اسکی زندگی موجود تھی

اس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ اسے اندر کی طرف دھکیلا تو ایک آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

آوٹھ ابرار آو میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا تمہیں کیا لگا کہ تم مجھے ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئے ہو تو تم بالکل غلط ہو تمہیں یہاں تک لانے والا کوئی اور نہیں میں ہی ہوں طہ ابرار

طہ اسکی آواز سن جلدی سے اندر آیا اور اندر آکر جو منظر اس نے دیکھا اس کے ہوش بھک سے اڑ گئے

مرحاکا سر کر سی پر پیچھے جھول رہا تھا وہ تڑپ کر اسکی طرف بڑھا کے شمس نے اسے پیچھے بازو سے دبوچ لیا

طحہ نے بنا ایک سیکنڈ کی پرواہ کیے ایک مکہ اس کے منہ پر دے مارا

کیا کر دیا ہے تم نے اس کے ساتھ طحہ نے جلدی سے شمس کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ایک اور گھونسا اس کے منہ پر جڑ دیا

میں اسکے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہے لیکن تمہیں میں بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا کیونکہ تم نے میری سب سے عزیز چیز مجھ سے چھینی ہے۔۔۔ شمس لڑکھڑا کر سیدھا ہوا اور اسکے سامنے آکھڑا ہوا

بھول ہے تمہاری تمہیں اس سے کوئی لگاؤ نہیں اگر اتنی ہی عزیز ہوتی تو اس دن اسے وہاں سسکنے کے لیے نا چھوڑتے عزیز چیزوں کو دھتکارا نہیں جاتا پاس رکھا جاتا دل کے قریب۔۔۔ وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا

تم ہو کون طحہ جو مجھے بتا سکے کہ میری لیے کیا اہم ہے کیا نہیں



ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں کچھ نہیں ہوں کیونکہ میرے پاس اللہ کا یقین ہے میں گناہ گار ہونے سے انکار نہیں کرتا لیکن تم کیا ہو ایک ایسا خطا کار جس نے اپنے باپ کی جان بھی لی اور اس پر کوئی پچھتاوا نہیں تم خدا بننا چاہتے ہو شمس لیکن بھول رہے ہو تم سے بڑی خدائی اسکی ہے جس نے تمہیں بنایا ہے۔۔۔۔۔

یار بہت ہی کوئی پار سا قسم کے بندے ہو جب ملتے ہو تمہاری باتوں سے میرا دماغ آوٹ ہونے لگتا ہے اور جو میرے لیے بے سکونی کا سبب بنتے ہیں میں انہیں ختم کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ پہلے بیزاری سے بولتا ہوا وہ یکدم ہی سنجیدہ ہو گیا

ان کی اتنی اونچی ہوتی آواز میں جھڑپ سن مر حانے مندی مندی آنکھیں کھولیں شمس کے ہاتھ میں موجود گن سے ہوتی اسکی نظر جب طحہ پر گئی تو وہ تڑپ کے چیخی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

طحہ یہاں سے چلیں جائیں پلیز زریہ یہ مار دیں گے آپکو آپ دور چلیں جائیں یہاں سے۔۔۔۔۔ کرسی پر بندھے اپنے ہاتھ مسلسل کھولنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہو رہی تھی



ٹھیک پانچ منٹ بعد کمرے میں فائر کی آواز گونجی اور اسکے ساتھ ہی مرہا کی سانسیں تھم گئی آنسوؤں کا ایک سیلاب تھا جو فوراً اسکی آنکھوں میں امنڈ آیا تھا

\*\*\*\*\*

چار سال بعد



ولید میرے بچے پلیز خاموش ہو جاو ماماہیں نا اپنے بیٹے کے پاس

انا اپنے تین سالہ بیٹے کو گود میں لیے مسلسل جھلا رہی تھی اسے بہت تیز بخار تھا گھر پر کوئی بھی نہیں تھا جس کے ساتھ وہ اسے لے جاتی اور جو موجود تھا اسے تو وہ پچھلے چار سال سے فراموش کیے ہوئے تھے اور یہی اسکی پریشانی کا سبب تھا

لیکن اب اسکی بس ہو گئی تھی اسکی زندگی میں اسکے لیے سب سے اہم اسکا بیٹا تھا اس سے بڑھ کر اسکے لیے اسکی انا  
اسکی خوداری بھی نہیں

وہ سب بھول کر نیچے آئی اور ولید کو ملازمہ کو پکڑا کر وہ رات کے ایک بجے آج اس دروازے کے آگے کھڑی  
تھی

اس نے دروازہ ناک کرنے لے لیے ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ کانپ گئے ایک بے آواہی اسکی اسکی لبوں سے نکلی اس نے  
آگے بڑھ کر ایک بار پھر کوشش کی اسکی ناک کرنے کے ٹھیک دو منٹ بعد دروازی کھولا گیا

انا تم۔۔۔۔۔ تم اس وقت یہاں سب ٹھیک تو ہے ولید تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ بصیر خوشی سے بولا اسے لگا جیسے وہ  
کوئی خواب دیکھ رہا اسکے دروازے پر انا تھی اسکی قیمتی متاع  
www.kitabnagri.com

بصیر ولید ٹھیک نہیں ہے وہ مسلسل رو رہا ہے اسے بہت تیز بخار ہے اگر اسے بھی کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی

تم پریشان نہیں ہو میں گاڑی کی چابی لاتا ہوں تم ولید کو لے کر آؤ ہم ابھی اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے  
سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس نے اسے تسلی دی اور خود گاڑی کی چابیاں لینے اندر چلا گیا

جب وہ ولید کو لے کر گاڑی میں بیٹھی تو اس نے روتے ہوئے پھر بصیر سے سوال کیا

بصیر اگر میرے بیٹے کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔ تو میں کیا کروں گی بصیر۔۔۔۔۔ میرے پاس میرے جینے کی صرف  
ایک یہ ہی وجہ ہے اگر میں نے اسے بھی کھو دیا تو یقین کریں میں مر جاؤں میں زندہ نہیں رہ سکوں گی  
۔۔۔۔۔ اسنے مسلسل آنسو بہاتے ہوئے ولید کے چہرے پر بے تابانہ ڈھیر سارا پیار کر ڈالا

فضول باتیں نہیں کروانا نا ہی ہمارے بیٹے کو کچھ ہو گا اور نا ہی میں تمہیں کہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔ وہ اس کی نا  
امیدی کی باتیں سن اسے ڈپٹتے ہوئے بولا  
www.kitabnagri.com

انا تو اسکے لفظ ہمارے بیٹے میں ہی الجھ گئی ہاں ولید اسکا بھی تو بیٹا تھا لیکن ان چار سالوں میں وہ اسے دیکھ ایسی ہو  
جاتی تھی کہ اسکا غصہ اسکے ہی بس میں نہیں رہتا تھا اور اس سب میں وہ یہ بھی فراموش کر گئی کہ ولید بصیر کا  
بھی بیٹا ہے

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اسی وجہ سے وہ ولید کو بھی اس سے دور رکھتی تھی یہ سوچے بغیر کے ولید اسکا بھی بیٹا ہے ولید کو ماں کے پیار کے ساتھ ساتھ باپ کے پیار کی بھی ضرورت ہے

\*\*\*\*\*

ایک گھنٹے بعد وہ ولید کو لے کر گھر پہنچے تو وہ سو رہا تھا ڈاکٹر نے اسے سردی کا بخار بتایا تھا اور ایک انجیکشن لگایا جس کے زیر اثر اب وہ پرسکون سا سو رہا تھا

انا سے اوپر اپنے کمرے میں لائی اور اسے بے بی کاٹ میں لٹا دیا اسے لٹا کر جب وہ پیچھے مڑی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ اسکی نظروں کے سوال سے انجان بن کر وہاں سے گزرنے لگی جب بصیر نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

مجھے معاف کر دو انا یہ سب اور برداشت نہیں کر سکتا میری زندگی کی خلاء کو تمہارے علاوہ کوئی نہیں بھر سکتا

www.kitabnagri.com

میں اپنی زندگی تمہیں اور اپنے بیٹے کو لا کر اپنی زندگی کی تصویر مکمل کرنا چاہتا ہوں

اس کی بات سن وہ غصے سے مڑی اور اسکی طرف دیکھا تو دھک سے رہ گئی وہ رو رہا تھا



ہاں کچھ اور نہیں اسکی آنکھوں میں آنسو تھے اس درد کے آنسو جو انا کے بے رخی سے اسے ملتا تھا

انا نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا وہ پہلے سے بہت کمزور ہو گیا تھا جو چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا تھا وہ اب مرجھایا ہوا تھا وہ نرم پڑ گئی

بصیر آپ جب مجھ سے معافی مانگتے ہیں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے آپ کے لیے آپکا کیا گا جرم اتنا معمولی تھا جو ایک معافی پر معاف ہو جائے گا۔۔۔ اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تو بصیر نے تڑپ کر اسے سینے سے لگا لیا



نہیں انا ایسا نہیں ہے کسی کی محبت کی تزیل ایک معمولی جرم ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ اس کے بالوں پر نرمی سے بوسہ لیا

لیکن اگر تم مجھے معاف کر دو گی تو یقین کرو میں تمہارے لیے اپنا آپ بچ کر تمہاری محبت کا فقیر بن جاؤں گا تمہارا بصیر تمہارا جو گی ہو جائے گا۔۔۔۔۔ بصیر نے اسکا چہرہ اونچا کر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا جو آنسوؤں سے تر تھا

بصیر نے نفی میں سر ہلا دیا

تو میں کیسے آپکو معاف کر دوں جبکہ آپ خود بھی جانتے ہیں آپکا گناہ معافی کے قابل نہیں۔۔۔۔۔ وہ استہزائیہ ہنسی



میں مرجاؤں گا انا۔۔۔ وہ ملتجی ہوا

تو مر جائیں۔۔۔۔۔ وہ بھی سفاک بن گئی

ٹھیک ہے اگر یہ سب کرنے سے تمہیں خوشی ملتی ہے تو میں تمہارے لیے باخوشی اپنی جان کا نظر انہ پیش کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ اس نے انا کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ کھینچ اسکا چہرہ آواز کر دیا

انے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ آہستہ آہستہ پیچھے جا رہا تھا

وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھی

انا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میری روح کے سکون کے لیے۔۔۔۔۔ تم میری روح کا سکون ہو اگر تم میرے مرنے کے بعد بھی مجھ سے ناراض رہی تو میری روح تمہارے ناراضگی سے تڑپتی رہے گی۔۔۔۔۔

وہ اب بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس کے لفظوں کی کڑیاں ابھی اسکے ذہن میں جوڑی رہی تھیں جب وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گیا

www.kitabnagri.com

اس نے ہوش میں آتے ہی اس جگہ دیکھا جہاں ابھی محض دو سیکنڈ پہلے تک وہ اس سے معافی طلب کر رہا تھا مگر اب وہاں نہیں تھا نا وہ اسکی معافی طلب کرتی اسکی بے بس نگاہیں

\*\*\*\*\*

وہ بھاگ کر کھڑکی کے قریب آئی جہاں سے وہ نیچے کود گیا تھا نیچے جھک کر دیکھا تو منہ کے بل نیچے گرا ہوا تھا سر سے بھل بھل نکلتا خون فرش بھگور رہا تھا

اس کا سر چکرا گیا وہ سب چھوڑ تیز تیز سڑھیاں اتر رہی تھی ڈوپٹہ پیچھے ہی کہیں چھوٹ گیا تھا ڈوپٹے کی پرواہ اسے تھی بھی نہیں جو شخص دور جا رہا تھا وہ اسکی سانسوں سے جڑا تھا اور اب اس کی سانسیں اس سے پچھڑ رہی تھیں بصیر ایک ہی بار میں کیوں نہیں مار دیتے مجھے اس طرح روز روز سسک سسک کر نہیں مر سکتی میں۔۔۔۔۔

اس کا خون آلود سر جلدی اپنی گود میں رکھا اسکا سفید جوڑا اسکے خون سے لال ہو رہا تھا

وہ بند ہوتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

تم خوش رہو اس لیے تو دور جا رہا ہوں،،، مجھے تو پتا بھی نہیں چلا کہ کب تم میرے لیے میری زندگی سے بھی بڑھ کر عزیز ہو گئی اور جو چیز خود سے بھی بڑھ کر عزیز ہو جائے اس کی خوشی کے لیے جان کا نذرانہ باخوشی پیش کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھی آنسو بے مول ہو کر اسکے گود میں سر رکھے اسکے اثاثے کو بھگور رہے تھے اور وہ اس سب سے بے نیاز وہ اسے ایک سزا سن رہا تھا جس کو کتنی آرام سے وہ اسکی خوشی کا نام دے رہا تھا

انا کا دل کیا بھی اسے گریبان سے پکڑے اور پوچھے اگر جو اتنی ہی خوشی دینا چاہتے تھے تو میری آنکھوں جھانک کر اپنی محبت کے جلتے دیپ کیوں نادیکھ سکے جو ان چار سالوں کی تیز طوفانی ہواؤں سے بھی ناجھ سکے تھے میں نے پیار کیا ہے آپ سے بصیر اور جس سے پیار کیا جاتا ہے اس سے نفرت تو بہت دور کی بات ہے اس کی تو برائی بھی اچھائی لگتی ہے۔۔۔۔۔

پگلی میری جھلی بہت دیر نہیں کر دی یہ بات کرنے میں۔۔۔۔۔

غلط میں نے کوئی دیر نہیں کی آپ نے جلد بازی کی ہے جیسے ہر بار کرتے ہیں اور ہمیشہ ہی غلط کر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔

اس کے سر سے بہتے خون کو روکنے لے لیے جلدی سے اسکے سر پر اپنی قمیض کا دامن پھاڑ کر پیٹی کی طرح اسکے سر کے گرد لپیٹ دیا۔۔۔۔۔

لیکن اس بار شاید صبح کام کیا ہے بغیر کوئی غلطی کیے۔۔۔۔۔ وہ اب بھی اسے تنگ کرنے کے لیے دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

مجھے تکلیف دے کر آپ کو ہمیشہ ہی خوشی ہوتی ہے نا۔۔۔۔۔ اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا

ایسے نادیکھو ظالم وقت صبح نہیں ہے ورنہ ان آنکھوں کو چوم کر تمہارے شکوے دور کر دیتا

اس کی بات پر وہ اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی

بصیر نے ایک کھینچتی ہوئی سانس لی اور انا کا بازو زور سے تھام لیا

انا بہت محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ بصیر کی آنکھوں کے گوشے بھگنے لگے

میں کہیں نہیں جانے دوں گی آپکو اتنے عرصے بعد تو ملے ہیں اور اب جا بھی رہے ہیں

سہی سے الوداع تو کرنے دیا ہوتا۔۔۔۔۔ وہ بھگے لہجے میں ضد سے بولی

اللہ سے ضد لگاؤ گی۔۔۔۔۔ وہ اس حالت میں بھی اسکے ضدی پن سے محظوظ ہوا

اچھا بتاؤ مجھے معاف تو کر دو گی نا۔۔۔ وہ لجاجت سے بولا اگر مجھے چھوڑ کر گئے تو کبھی نہیں کروں گی۔۔۔ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اس پر ٹکی تھیں بصیر کی سانس اکھڑنے لگی اس نے جلدی سے ڈرائیور کو بلایا گھر پر چوکیدار بھی موجود نہیں تھا

ڈرائیور کی مدد سے اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا اور خود اسکا سر گود میں لے کر بیٹھ گئی

اس نے جھک کر اسکی پیشانی پر بوسہ دیا اسکے لب مسکرا دیے وہ اب صرف اسے محسوس کر رہا تھا آنکھیں تکلیف کی شدت سے کھلنے سے انکاری تھیں

پلیز گاڑی تیز چلائیں۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے ڈرائیور کو دیکھ کے بولی

پندرہ منٹ بعد اسے لے کر ہو سپٹل پہنچی تو اسے فوراً ایڈمٹ کر لیا گیا

خالہ اور خالو کو بھی فون کر کے بولا لیا تھا اب سب کے ہاتھ صرف اسکی لمبی زندگی کی دعا کے لیے اٹھے ہوئے تھی



خالہ دیکھ رہی ہیں ناکتنے ضدی ہیں ہر بار مجھے ایک نئے امتحان سے لڑنے کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے ہونٹوں کو باہر نکالتے ہوئے خالہ سے شکایت کی

وہ اسکی حالت کتنی دیر سے دیکھ رہی تھی کہاں تو چار سال سے وہ اسکے سلام کا جواب بھی نہیں دیتی تھی اور اب رورو کر اسکی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی

انہوں نے بھی دل کے درد کو کم کرتے ہوئے بھانجی کو ساتھ لگالیا

میری پیاری بیٹی تم بس دعا کرو اللہ میری بچی کی سب مشکلیں دور کر دے گا اور اسکا سہاگ اسے سہی سلامت لٹا دے گا۔۔۔۔۔ انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا

جی کیوں نہیں خالہ ان سے توجہ ناراض تھی تب بھی سلامتی کی دعا کرتی تھی تو اب کیسے نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ وہ بول رہی تھی اسی اثنا میں وارڈ کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر انکی طرف آئے

پریشانی کی بات نہیں گیلی مٹی پر گرنے کی وجہ سے کافی بچت ہو گئی ہے لیکن سر پر کسی نوکیلی چیز کے لگنے کی وجہ سے گہری چوٹ آئی ہے،،، لیکن اس میں بھی بروقت پیٹی نے زیادہ خون بہنے نہیں دیا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کی تسلی سے ان سب کی کب کی اٹھی سانسیں بہاں ہو گئی

ڈاکٹر کیا اب میں مل لوں ان سے۔۔۔۔۔

انانے اپنی خالہ کی طرف دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا



نہیں ابھی نہیں ابھی وہ دواؤں کے زیر اثر نیند میں ہیں کچھ ہی دیر میں انہیں شفٹ کر دیں گے پھر آپ ان سے مل سکتی ہیں۔۔۔۔۔

انانے مسکراتے ہوئے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اب اس نے اسے نئی مصیبت سے دوچار نہیں کیا تھا

\*\*\*\*\*

ہیپی بل دے تو یو ہیپی بل دے دیر ماما ہیپی بل دے تو یو۔۔۔۔۔ اس کی جان سے پیاری چھوٹی سی گڑیا اپنے ننھے ہاتھوں سے تالیاں بجاتے ہوئے خوشی سے اسے برتھ ڈے وش کر رہی تھی

اس کا دل جھوم رہا تھا احساسات میں ایک ایسی کشش تھی جو زندگی کو حسین رنگوں سے رنگ رہی تھی وہ لڑکی جس کو کبھی کسی نے پیار نہیں کیا تھا وہ آج زندگی سے چھوٹی سے چھوٹی خوشیاں بھی کشید رہی تھی

ماما یو نو یو ر بیا لوز یو سوچ۔۔۔۔۔ اسکی بیٹی نے سٹول پر چڑھ کر اسے اپنے سامنے آنے کو کہا وہ مسکراتی ہوئی اس کے سامنے آگئی

پھر بہت پیار سے اسکی بیٹی نے اسکے ایک گال کو چوما اور اسی طرح دوسرے گال کو

اسکی اس حرکت پر اسکی آنکھیں بھگنے لگی

ممایا تو آپتی آنیز بہت پتند ہیں (ممایا کو آپکی آنیز بہت پسند ہیں) آپ لوتے ہوئے بہت کیوٹ لگتی ہیں (آپ روتے ہوئے بہت کیوٹ لگتی ہیں) اس کے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے اس نے کہا

اس کے آنکھوں کے سامنے کتنے ہی منظر چلنے لگے اس کی آنکھوں سے گرتے اشک کسی اور کو بھی بہت پسند تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دل کا درد بڑھنے لگا وہ شخص جب بھی یاد آتا تھا مر حاکا دل اسی رفتار سے دھڑکتا تھا اور کبھی کبھی اسے اپنی دھڑکنیں رکتی معلوم ہوتی

اس کی زندگی نے اگر اسے بہت کچھ دیا تھا تو بہت کچھ چھین بھی لیا تھا

اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کر لیں کیونکہ اسکی بیا پریشان ہو رہی تھی اگرچہ اسے اسکی روتی ہوئی  
آنکھیں پسند تھیں لیکن وہ پھر بھی اسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی  
بلکل اسکی طرح وہ بھی اسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

مما تیت تھلاونا (مما کیک کھیلاونا) وہ اب لاڈ سے بولی

مرحامیم باہر کوئی گیسٹ آئیں ہیں کہہ رہے ہیں آپ سے ضروری ملنا ہے

نہیں میلی ممما بھی نہیں دائیں گی۔۔۔ بیانے آگے بڑھ کر اسکے گلے میں اپنی بانہیں ڈال دیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارے میلے بچے اگر ممما نہیں گئی تو گیسٹ ناراض ہو جائیں گے اور میری بیا تو جانتی ہے نا گیسٹ کو ناراض نہیں  
کرتے۔۔۔۔ اس کی پھولی ناک پکڑ کر کھینچ دی

غصہ کرنے میں وہ بلکل اپنے باپ جیسی تھی اور ضد کرنے میں تو اس سے بھی آگے

اس نے اسے زور سے پکڑ لیا جیسے باہر جانے نہیں دے گی اسکی ماما نے ابھی اسے کیک نہیں کھلایا تھا

ویری بیڈ بیا۔۔۔ آپ ویٹ کرو ماما بس ابھی آجائیں گے۔۔۔ اسے ویل ڈیکور بیڈ کمرے میں بیٹھا کر وہ جانے لگی تو اس کے ایک لفظ پر وہ مسکرا دی

گندی ماما۔۔۔۔۔ وہ منہ بنا کے بولی

وہ سچ میں اپنے باپ پر گئی تھی اس بار ہنسی نے لمبے وقت کے لیے اسکے ہونٹوں کا ساتھ دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باہر لانچ میں موجود ہستی کو دیکھ وہ ٹھٹھک کر رک گئی

یہ کیسے ممکن تھا

یہ باب تو اس نے آج سے چار سال پہلے بند کر دیا تھا سب خود ختم ہوا تھا

پھر ایک کڑوی حقیقت کی طرح اسکے سامنے تھا وہ کیا تھا

وہ گرنے لگی جب سامنے سے دو ہاتھوں نے اسے تھام لیا  
اس نے وہی گیلی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو سامنے والے کی دل کی دنیا ہمیشہ تہہ وبالا کر دیا کرتی تھیں

\*\*\*\*\*

وارڈ کا دروازہ کھول جب وہ اندر آئی تو وہ آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا  
آج اسے ہو سپٹل میں چار دن ہو گئے تھے لیکن اس نے ایک دفعہ بھی اپنی آنکھیں کھول کر انا کے دل کا حال  
جاننے کی کوشش نہیں کی تھی  
اسے لگتا تھا وہ سب جو اس نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے دیکھا تھا وہ ایک خواب تھا لیکن اب جب آنکھیں  
کھولے گا تو حقیقت اس کے سامنے ہو گی جس میں انا کہیں نہیں تھی  
www.kitabnagri.com  
وہ محسوس کر رہا تھا وہ اس کے پاس آئی تھی اور اب اس کے چہرے پر انا کی نگاہیں گڑی تھیں

آپ جانتے ہیں آپ کی پروہلم کیا ہے آپ ایک ڈرپوک انسان ہیں۔۔۔۔۔ اس کی کٹیلی آواز پر بصیر نے آنکھیں  
کھول دیں اور اب چھت پر نظریں گاڑ دیں

ہاں سہی کہا میں ڈر پوک ہوں اور جس بھی شخص کو محبت ہوگی وہ ڈرے گا کیونکہ وہ دنیا کے ہر خوف سے لڑ سکتا ہے سوائے محبت کے لوٹ جانے کے

میں اب دوبارہ کبھی آپکو یقین نہیں دلوں گی کہ مجھے آپ سے محبت ہے کیونکہ میں اتنا ہی کر سکتی تھی آپ کے لیے اب اور سکت نہیں ہے مجھ میں اسکی آواز اب دب رہی تھی کتنا دکھ تھا اسے کہ وہ اسکے ساتھ سے زیادہ مرنے کو ترجیح دے رہا تھا

اگر میں ضروری تھی تو میرے ساتھ ضروری تھا یا معافی یہ سوال کب سے اسکے دل میں کھلبلی مچائے ہوئے تھا

انا کیا تم میرے لیے، تمہاری والہانہ محبت کے لیے میری اب تک کی گئی خطاؤں کو معاف کر سکتی ہو۔۔۔ وہ بڑی گہری ہوتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

آج سے پہلے اس نے کبھی اسے ایسے نہیں دیکھا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ لاکھ اسکے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر چکی تھی لیکن وہ اب بھی ان نظروں سے جھنپ رہی تھی

بصیر اسے شرمنا جھجکنا بہت اچھے سے محسوس کر رہا تھا اور اسکا اسطرح اس سے شرمنا اسے بہت لطف دے رہا تھا میں اب کیا کہوں۔۔۔ وہ دھیرے سے منمائی تھی

تم اقرار کرو۔۔۔ ہائے اسکی مخمور آواز اسکے لیے تو اب نظر اٹھانا ہی دو بھر تھا کجا کہ وہ اسے کوئی جواب دیتی

جس طرح وہ اس سے فرار اچاہتا تھا اب وہ فرار ہونے کا سوچ رہا تھی

ابھی بھاگنے کے لیے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس کی بھاری آواز سماعتوں سے ٹکرائی

بھاگنا مت بیگم اب اس کھیل کو ختم کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے مڑ کر شکایتی نظروں سے اسے دیکھا

اسے سمجھ آ گیا ہو کس بات کی شکایت کر رہی ہے

اچھا بھئی اب نہیں تنگ کرتا۔۔ اس نے لبوں پر مچلتی ہنسی کو قابو کرتے ہوئے ہاتھ کھڑے کرنے چاہے مگر وہ تکلیف کی وجہ سے اٹھا نہیں پایا

اس کی کراہتی آواز سن وہ جس طرح تیزی سے گئی تھی اسی طرح پلٹ کر اس تک آئی تھی

اسکی کندھے سے ہاتھ گزار کر اسے سہارا دے کر دوبارہ سیدھا کر کے لیٹایا اور بعد میں موڑ کر جانے لگی

لیکن اب کی بار اسکی کوشش کو بصیر کے ہاتھ نے ہاتھ نے ناکام بنا دیا جو اسکا سر دہاتھ تھام چکا تھا

www.kitabnagri.com

بس کرو اب تھکنے کا نہیں اس تھکنے کو اتارنے کا وقت ہے جو ایک دوسرے کی سنگت میں زندگی کے خوبصورت

پل دھیرے دھیرے سرائیت کرتے ہوئے اتار دیں گے۔۔۔ اسکی ہلکی ہلکی آواز میں ہوتی مدھم سرگوشی نے

اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا وہ مسکراہٹ جو ایک عرصے سے غائب تھی اب لبوں پر کھل رہی تھی

کیا اب ولید مجھے بابا کہہ سکتا۔۔۔ اسکی مسکراہٹ سے ساری ناراضگی کے بادل چھٹتے دیکھ کچھ سوال کرتا لب و

لہجہ تھا



اسے یاد تھا جب ولید ایک سال کا بولنا شروع ہوا تھا تو اس نے ماں سے پہلے با۔۔۔ بارک رک کر کہنا سیکھا تھا یہ لفظ کسی چابک کی طرح اسے پڑے تھے جسے وہ ایک زرہ برابر اہمیت نہیں دینا چاہتی تھی اسکا بیٹا اس سے بھی پہلے اسے پکار رہا تھا اس نے فوراً ہی ولید کو جھڑک دیا تھا

خاموش ولید کوئی بابا نہیں ہیں تمہارے صرف ماما ہیں۔۔۔ ایک سال کا بیچارا ولید ماں کی ڈانٹ سن کر سہم گیا تھا اور وہ جو بیٹے کے پکارنے پر خوش فہم ہوا تھا اسکے احساسات پر فوراً ہی اس پر گئی تھی

اس بات کو یاد کرتے کرتے وہ خواہ مخواہ ہی شرمندہ سی ہو گئی

اسکو آپ کی پہچان میں نے ہی کروائی تھی۔۔۔ اس نے جیسے اپنی صفائی میں دلیل پیش کی

اور پہچان چھین کون رہا تھا۔۔۔ وہ بڑی کینہ توڑ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ وہ۔۔۔ ہاں وہ تو میں تو اس وقت آپ سے ناراض تھی نا۔۔۔ وہ ہڑاڑا کر بولتی کچھ جواز پیش کرنا چاہتی تھی کے ایک دم سے اسے اپنی ناراضگی یاد آگئی تو جھٹ سے بولی

اس کے ایک دم بولنے پر وہ بلند بانگ قہقہہ لگاتا ہنس دیا

اور وہ شرمندہ سی کھڑی غصے سے اسے اپنا مزاق اڑاتا دیکھ رہی تھی



آپ یہاں کیوں آئیں ہیں۔۔۔۔۔ یہ سوال مر حانے کیا تھا جس میں قطعاً کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا تھا

طحہ نے اسکے سوال کرنے پر گھور کر اسے دیکھا جس پر اس نے گھبراتے ہوئے نظریں نیچی کر دیں

میرے اوپر ایک قرض ایک بوجھ تھا جو میں اداہ کرنے آئی ہوں

طحہ اور مر حادونوں نے ہی چونک کے انہیں دیکھا کیسا قرض اداہ کرنا چاہتی تھیں وہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مر حاک کی آنکھوں میں تو آنسو تھے وہ انکی قرض دار تھی یا وہ اسکی

شمس نے جو کچھ بھی کیا وہ غلط تھا بلکہ یہ کہنا سہی ہو گا اس نے کبھی کوئی کام سیدھا کیا ہی نہیں یہ غلط راستوں کا انتخاب اسے وراثت میں ملا ہے جیسے علوی صاحب تھے وہ بھی ویسا ہی بن گیا۔۔۔۔۔

اب مر حاکى سمجھ ميں آگيا کى وہ کيا بات کر رہى ہيں

ميں وہ قرض اتارنے آئى ہوں جو شمس کے والد نے چھينا تھا ميں وہ واپس کرنے آئى ہوں طحہ۔۔۔۔۔ بولتے  
بولتے انہوں نے آخر ميں طحہ کو مخاطب کيا

ہميں کچھ نہيں چاہيے مسز علوى اسى ليے ہم۔۔۔۔۔

ايک سيکنڈ طحہ بيٹا۔۔۔۔۔ مسز علوى نہيں مسز نبيل۔۔۔۔۔

انکى بات پر وہ دھيرے سے مسکرا ديا اسکى مسکراہٹ سے مر حانے اندازہ لگايا جيسے وہ سب جانتا ہے وہ بلا کا زہين  
ثابت ہوا تھا

ميں جانتا ہوں مسز نبيل آپ آگے بوليں۔۔۔ اس نے مسز نبيل پر زور ديا

نبیل سے میری شادی آپنی نے طے کی تھی لیکن علوی صاحب نے مجھے جھوٹ کے جال میں پھنسا کر آپنی کی خواہش کو ختم کر مجھ سے شادی کی لیکن میں اب اس جھوٹ کی دنیا سے نجات چاہتی ہوں اس لیے تمہیں تمہارا سب کچھ واپس کرنے آئی ہوں۔۔۔۔۔ وہ ایک ایک لفظ بڑے رساں سے بولتی گئی

آپ اس سب کے بعد کہاں جائیں گی۔۔۔۔۔ یہ سوال مر حانے کیا تھا

میرے لیے پریشان مت ہو بیٹا میں اب اپنی دنیا میں لوٹ جاؤں گی۔۔۔۔۔ وہ وہی اپنے شگفتہ لہجے میں بولیں

ٹھیک ہے آپکا وکیل میرے وکیل سے مل کر سارے معاملات طے کر لے گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مر حانے شاکی نظروں سے اسے دیکھا وہ کتنی آسانی سے مان گیا تھا

آپ کچھ دیر رکیں ایسے بغیر کسی مہمان نوازی کی میں آپکو جانے نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔ انہیں اٹھ کر جاتا دیکھ  
مر حاجلدی سے انہیں روکنا چاہا



ہم یہاں اس لیے آئیں ہیں کیونکہ ہم ماضی سے نکل کر اپنا مستقبل بہتر بنانا چاہتے تھے۔۔۔

بلکل میری جان اور اسی وجہ سے جب بھی ہمارے ماضی کا کوئی بھی کردار میرے سامنے آتا ہے تو میں خود پر کنٹرول کھونے لگتا ہوں۔۔۔ شش کچھ مت بولو بس مجھے سمجھو اور اپنا وقت صرف میرے اور ہماری بیٹی کے لیے وقف کر دو۔۔۔۔۔ اسے اپنی بات کے بیچ میں کچھ بولتا دیکھ اس نے اسکی ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ اسے بولنے سے باز رکھا

وہ خاموش ہو گئی تھی



طہ نے اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے اپنے سینے سے لگایا تھا

www.kitabnagri.com

مرحامیں جانتا ہوں شمس کو تم چاہ کر بھی بھول نہیں پاتی کیونکہ اسکے آخری دفعہ بولے گئے جملے تمہیں ایسا نہیں کرنے دیتے لیکن میں تمہیں اسکے علاوہ اور کسی چیز سے الجھتا نہیں دیکھ سکتا وعدہ کرو مجھ سے آج کے بعد ان سب کے بارے میں کچھ نہیں سوچو گی۔۔۔۔۔ اسکی تھوڑی کے نیچے اپنی دو انگلیاں رکھ وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیے ہوئے پوچھ رہا تھا



مرحانے مسکراتے ہوئے ہاں میں اپنا جواب اسے دیا

دیٹس لائٹ آگڈ گرل۔۔۔۔ اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے بولا تو مر حاک ایک دم سے ہڑبڑائی

اسے یاد آیا اس کی بیٹی کو وہ ابھی ناراض کر اس کی گندی ممان گئی تھی اس لیے جلدی سے اس کے حصار کو توڑ وہ بھاگنے کے پر تونے لگی



کدھر۔۔۔ اپنے مخصوص لمحوں میں اسے بھاگتا دیکھ وہ خفگی سے بولا

مجھے آپ کی بیٹی نے گندی ممان کہا تھا اب اسے ہی منانے جارہی ہوں۔۔۔۔ وہ فوراً سے دروازے تک آئی تھی

تم سچ میں گندی لڑکی ہو۔۔۔۔ وہ ناراضگی سے بولا تو مر حاک جلت رنگ قہقہہ ہوا میں بکھر گیا

وہ ان دونوں کے لیے بیک وقت اچھی نہیں بن سکتی تھی

\*\*\*\*\*

ولید ماما کی جان سو جاو اب بابا کو دیکھو انہیں غصہ آرہا ہے۔۔۔ انا نے اسے تھپکی دیتے ہوئے کہا وہ پچھلے ایک گھنٹے سے اسے سلانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ سو ہی نہیں رہا تھا

بصیر اسکے انتظار میں بیٹھتا تھا اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ ہی لے کر جائے گا آج،، وہ اسے بھیج کر دو دن سے ولید کے پاس ہی سو جاتی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن آج وہ ٹھان کے بیٹھا تھا کہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر ہی جائے گا اور ہر گز رتی گھڑی کے ساتھ اسکا غصہ بھی بڑھتا ہی جا رہا تھا

تو ماما بابا چلے جائیں نا مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے آپ ادھر ہی رک جائیں

ابے ڈر کے بچے مرد بن کیا ساری زندگی ایسی ہی ماما کے ساتھ چپکے رہنا ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کی عجیب و غریب بات سن اس نے اسے فوراً جھڑک دیا

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

www.kitabnagri.com

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

تو بابا آپ بھی تو مرد ہیں آپ اکیلے سو جائیں میں تو ابھی بچہ ہوں نا۔۔۔ اپنی طرف سے تو اس نے بڑی سمجھداری کی بات کی تھی لیکن بصیر کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ اسے اپنے بیٹے کی یہ سمجھداری قطعی پسند نہیں آئی

تم اٹھو یہاں سے اس کے تو یہ روز کے ڈرامے ہیں۔۔۔ وہ اپنے ہی بیٹے کے بارے میں ایسے بول رہا تھا جیسے وہ انکی کہانی کا ولن ہو

انف بابا آپ روز ماما کے ساتھ سوتے ہیں میرا بھی دل کرتا ہے کے میرے ساتھ کوئی سوئے وہ میری بھی ماما ہیں۔۔۔۔ وہ ایک دم سے اچھل کے کھڑا ہو کر لڑاکا عورتوں کی طرح اپنے باپ سے لڑنے کھڑا ہو گیا

ابے بابا کے بچے تیری ماں سے پہلے وہ میری بیوی ہے،،، سو جا چپ کر کے۔۔۔ بصیر نے اپنی بات کا متعلق اثرنا ہوتے دیکھ اسے جھڑک دیا

Kitab Nagri

انا حیرانی سے دونوں باپ بیٹے کو لڑتا دیکھ رہی تھی،،، کوئی بھی کمپر ومانز کے لیے تیار نہیں تھا

لیکن میں بھی اکیلا نہیں سوؤں گا۔۔۔۔ وہ بھی اپنے باپ کی اولاد تھا ڈھیٹ بن کر اسکے سامنے کھڑا رہا

بچے اس کے لیے تمہیں بہت انتظار کی ضرورت ہے، لیکن زیادہ نا سہی تمہارے یہ بابا تمہیں ایک عدد بہن یا بھائی گفٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔ وہ اپنی دھن میں بولتا گیا اور اسکی بات سن کر پانی پیتی انا کو ایک ناروکنے والا پھندہ لگ گیا

شرم لحاظ عقل شعور سب ختم ہو گئے ہیں آپکے پاس بچے سے کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔ وہ جلدی سے پانی کے گلاس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ اسکے پاس آئی

ارے تم کیوں لال پیلی ہو رہی ہو یہ سب میرے پاس ہے اور شرم میں نہیں کر سکتا جس نے کی شرم اسکے پھوٹے کرم،،

اور شرم تو میں کر ہی نہیں سکتا ویسے بھی میرے بیٹے نے تو تمہیں اکیلا چھوڑنا نہیں اس لیے میں آج رات ہی اس پر کام کرنے والا ہوں تاکہ آئندہ ہمیں اس قسم کی کوئی پریشانی نا آئے۔۔۔

www.kitabnagri.com

بصیر خاموش ہو جائیں۔۔۔۔ اس کی بے تکی باتوں سے شرماکر وہ فوراً سے باہر کودوڑ گئی اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کا یہ شوہر اب بے لگام ہو گیا ہے اس لیے اسکی باتوں سے وہ اپنے بیٹے کا دماغ خراب نہیں کر سکتی تھی

ولید میرے پیارے بیٹے آپ آرام سے سو جاؤ کیوں کہ آج آپکی ماما آپکے پاس نہیں آئیں گی۔۔۔ اس کے سر پر پیار کر وہ اسکے منہ بنانے کی پرواہ کیے بغیر باہر آگیا

لیکن اس نے کوثر کو اسکے پاس بھیج دیا تھا

وہ کمرے میں آیا تو انا نہیں تھی اسے پتا تھا وہ اس سے چھپ کر پیچھے لان میں گئی ہوگی وہ بھی اسی طرف چل دیا

تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھ سے بھاگ سکتی ہو



اس نے پیچھے سے آکر نرمی سے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا

www.kitabnagri.com

آپ سے بھاگنا کون چاہتا ہے۔۔۔

انہ نے اپنا سر پیچھے اسکے سینے پر ٹکا دیا اور آنکھیں موند لیں

بصیر نے پہلے جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا اور پھر اندھیری رات میں پہلی رات کے چاند کو دیکھا

جوانکے دکھ سے خوشیوں تک کے سفر کا گواہ بنا تھا

\*\*\*\*\*

سرخ گلابوں سے سچی قبر کے پاس کھڑی وہ بڑی محویت سے اسے دیکھ رہی تھی  
وہ نہیں بھول سکی تھی اسے وہ اسے بھول کر آگے بڑھ بھی نہیں سکتی تھی

وہ اسے جانے سے پہلے اپنا مجرم ٹھہرا کر گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے کہا تھا میں جیت ہوں لیکن تمہاری محبت میں زندگی ہار رہا ہوں۔۔۔

اسکے یہ الفاظ کانوں میں گونجنے تو آنکھوں سے گرم سیال بہنا شروع ہو گیا اور بہتا ہی چلا گیا



ماضی

شمس طحہ پر گن تانے کھڑا تھا اسکی زندگی اور موت کا فاصلہ صرف ایک ٹریگر پر تھا جو شمس کی انگلی کے نیچے دبا تھا

شمس طحہ کو کچھ مت کریں اگر مارنا ہے تو مجھے مار دیں۔۔۔ وہ اسکے انگلی کی حرکت دیکھ اپنے رسیوں سے جکڑے  
جسم کی پرواہ کیے بنا اٹھنے کی کوشش کرتی چلائی

شمس نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور ایک پہر کے لیے دیکھتا ہی چلا گیا

کیا پیار کرتی ہو اس سے۔۔۔ شمس نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا وہ آج تک ہر میدان میں جیتا آیا تھا اور یہاں  
ہوتی ہار اسے اندر ہی اندر مار رہی تھی

شمس وہ شوہر ہے میرا اور ہر لڑکی کو اپنے شوہر سے محبت ہوتی ہے۔۔۔

اس کے الفاظوں سے طحہ کو طمانت کا احساس ہوا دل کے ہر کونے میں سکون سرایت کرنے لگا برسوں کی تھکن اسکے بولے گئے الفاظوں نے لمحوں میں ختم کر دی

تم تو مجھ سے بھی محبت کی دعویٰ دار تھی۔۔۔ اس نے سخت جنونی انداز میں ایک جھٹ سے اسکا بازو اپنی گرفت میں لیا



طحہ یہ دیکھ کر آگے بڑھا

خبردار طحہ ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا ورنہ میں اسے مار دوں گا۔۔۔ اسکے بات میں پختگی دیکھ طحہ اپنی جگہ جم کے کھڑا ہو گیا

یاد کریں شمس میں نے آپکو کبھی نہیں کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔۔۔ شمس کی گرفت ایک دم ڈھیلی پڑ گئی وہ سہی کہہ رہی تھی اس نے کبھی اس سے نہیں کہا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے

وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہونے لگا

مرحائیں سب سے لڑ سکتا ہوں تم سے کیسے لڑوں نہیں معلوم کب تم میری رگوں میں خون کی طرح بہنے لگی  
مجھے اندازہ ہی ناہوا۔۔۔ اب جب یہ خون ہی نچوڑ جائے گا تو کیسے زندہ رہوں گا جانتی ہو میں جیت ہوں لیکن  
تمہاری محبت میں زندگی ہار رہا ہوں۔۔۔

مرحانے نا سمجھی کی حالت سے اسے دیکھا

تمہارے لیے اپنے زندگی وار رہا ہوں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے اس کے ساتھ خوش نہیں دیکھ سکتا اگر میں  
زندہ رہا تو اسے مرنا ہو گا لیکن میں تمہاری خوشیوں کے لیے اپنی زندگی کا صدقہ دے رہا ہوں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سنو یا رامیرے ہمد

تمہیں کچھ آج ہے کہنا

محبت کے سمندر میں

ترے ہی سنگ ہے بہنا

وہاں عشق کی وادی میں

ترے ہی ساتھ ہے رہنا  
زندگی کی پر خار راہوں کو  
تیرے ہی ساتھ ہے سہنا  
سنو اے چاند تاروں تم  
اس پل کے گواہ ہو تم  
کہ ان الفت کے لمحوں میں  
فقط اتنا ہی ہے کہنا  
تیرا جوگی میں ہو یا ہوں  
تیرا جوگی ہی ہے رہنا



وہ کرب زدہ حالت میں کھڑا یہ آخری شعر ادا کر رہا تھا مر جانے اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ ساتھ اپنا  
عکس دیکھا

اور کچھ ہی دیر میں فائر ہوا وہ اپنی آنکھوں میں مر حاکا چہرہ سموئے انہیں ہمیشہ کے لیے بند کر چکا تھا

وہ تکلیف دہ لمحات اب ہو میں تحلیل ہو چکے تھی لیکن انکی ازیت اب بھی سینے میں ویسے ہی اٹھتی تھی وہ اسکی خوشیوں کے لیے اپنی زندگی ہار گیا لیکن کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ اسکی موت کے بوجھ کو کس طرح اٹھائے ہوئے تھی

طہ دور کھڑا کافی دیر سے اسکی واپسی کا انتظار کر رہا تھا وہ ہر سال اس دن یہاں ضرور آتی تھی لیکن کبھی بھی طہ اسکے ساتھ نہیں ہوتا تھا وہ اسے منع کرتا تھا کہ اسکو وہاں نہیں جانا چاہیے لیکن وہ اسے ہمیشہ یہ کہہ کر خاموش کروادیتی تھی کہ اگر نہیں گئی تو وہ جی بھی نہیں پائے گی



چند منٹ گزرنے کے بعد وہ اسے واپس آتی دیکھائی دی

اور خاموشی سی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی طہ بھی برابر والی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا

اس نے گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی طہ نے دیکھا وہ خاموش ہے ہمیشہ کی طرح وہ واپسی پر چپ کی چادر اوڑھ لیتی تھی

طحہ نے گاڑی چلاتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو مرحانے اسکی طرف دیکھا اور دھیمے سے مسکرا دی طحہ نے بھی اسے دیکھتے ہوئے ایک زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اسکو دی

وہ دونوں ٹوٹے ہوئے تھے اور دونوں نے ہی ایک دوسرے کو سہارا دیا تھا

اور وہ جو گیمنوں مٹی تلے سویا ان سے دور ہو رہا تھا

\*\*\*\*\*



ختم شد۔۔

# Tera Jogi Hoya novel complete by Taiba Zainab

Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/OfficialSocialMediaWriters)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)